کلامِ طاہر

KALAM-E-TAHIR

Kalaam-e-Tahir-

A collection of Urdu poems of:
Hadhrat Mirza Tahir Ahmad-
Imam and the Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at-
Khalifatul Masih IV

First Published by:
Lajna Imaa' Allah Karachi in 1995
Second (revised) edition in 1997
Third (updated) edition [Germany] in 1998
Fourth (revised and updated) edition Published in UK in 2001
Present Edition in India 2004

Present edition published by :
Nazarat Nashro Ishaat
Sadr Anjuman Ahmadiyya
Qadian - 143516
Distt. Gurdaspur (Punjab) India

Printed in India by:
Printwell,
146-Industrial Focal Point,
Amritsar (Punjab) India.

ISBN 1 85372 718 0 (UK)
ISBN 81-7912-060-0 (India)

عرضِ ناشر

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے منظوم مجموعۂ کلام ''کلامِ طاہرؒ'' کی اس سے قبل لجنہ اماء اللہ کراچی نے بہت محنت اور لگن کے ساتھ خوبصورت اور دیدہ زیب طباعت کروائی تھی۔ پھر اسکا جدید ایڈیشن سابقہ ایڈیشن میں کی جانے والی بعض تصحیحات اور ترامیم کے علاوہ نئی نظموں کے اضافہ کے ساتھ اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ لندن نے شائع کیا تھا۔

اب نظارت نشر و اشاعت قادیان اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ کے نسخہ کو ہی فور کلر میں مزید جاذبیت پیدا کرنے کی غرض سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ لیکن ''کلامِ طاہرؒ'' کے متعلق محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کا ایک مضمون بعنوان ''الہام کلام اس کا'' کو سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق کہ آئندہ جب بھی ''کلام طاہرؒ'' چھپے اس مضمون کو بھی ضرور شامل اشاعت کیا جائے۔ لہذا حضور انور رحمہ اللہ کی اس خواہش کو پورا کرتے ہوئے اس ایڈیشن میں مذکورہ مضمون کو بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے۔

اللہ کرے یہ کلام بہتوں کیلئے راحت و ہدایت کا موجب ہو آمین۔

ناظر نشر و اشاعت، قادیان

پیش لفظ

لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی صد سالہ جشنِ تشکر کے موقع پر کُتب شائع کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ لیکن اتنے بڑے ثمر ملیں گے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات پر قربان جانے کو جی چاہتا ہے۔

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام "کلامِ طاہر" کی صورت میں جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ حضور نے لجنہ کے شعبہ اشاعت کی درخواست پر شائع کرنے کی اجازت اور سعادت مرحمت فرمائی ہے۔ اور ساتھ ساتھ پوری رہنمائی بھی کی ہے۔

دُعا کی خاطر عرض کرتی ہوں کہ اس کتاب کی تیاری میں لجنہ اماء اللہ کراچی کی سیکرٹری اشاعت محترمہ امۃ الباری ناصر کی انتہائی کاوش شامل ہے۔ انہوں نے کتاب کو مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ مشکل الفاظ کے صحیح تلفظ اور پھر ان کے معانی لکھ کر مطلب سمجھنے میں آسانی پیدا کر دی ہے۔ اشاعت کے مختلف مراحل میں جن لوگوں نے تعاون فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ اور اس خدمت کو صدقہ جاریہ بنا دے۔

قارئین کرام ضرور اپنے محبوب امام کے کلام میں پیار کی جھلک دیکھ کر اُن کی صحت و سلامتی کی دُعا مانگیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس نام کو رہتی دنیا تک زندہ و تابندہ رکھے۔ آمین

سلیمہ میر

عرضِ حال

خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کو نظر ثانی شدہ کلامِ طاہر حتی المقدور حسنِ صورت کے ساتھ شائع کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ قبل ازیں شائع شدہ کلامِ طاہر دیکھ کر خیال آتا یہ مئے عرفان اور یہ جام! کچھ تو شایانِ شان ہونا چاہیئے۔ اپنی بضاعتی کے احساس پر کچھ قابو پاکر حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں اشاعت کی اجازت مرحمت فرمانے کی درخواست کر دی۔ اب فقط اتنا یاد ہے کہ 'کُل جاسم سم' میں نے کہا تھا پھر چکا چوند خزانوں کی بھیڑ میں ایسا کھوئی کہ اب واپس آنے کا ہوش ہے نہ ارادہ ۔ حضور پُرنور نے نظر ثانی کی ضرورت کا ذکر فرمایا اور پھر خاکسار کی درخواستوں پر وقت نکال کر ازراہِ شفقت نظر ثانی فرمائی۔ خاکسار کی خوش قسمتی کہ اس سلسلے میں آپ جیسے بلند پایہ سخن شناس سے کچھ قلمی گفتگو رہی تنقید کی ضخیم کتب پر بھاری ایک ایک جملہ۔ الفاظ کی تراش اور انتخاب کے اسلوب سمجھاتا ہوا۔ مفاہیم کا سمندر سموئے ایک ایک شعر، آپ کی نکتہ پروری، فن پر گرفت اور عارفانہ نظر کی ماورائیت تائیدِ غیبی ہے۔ ؎

خیرات ہو مجھ کو بھی اِک جلوۂ عام اُس کا
پھر یوں ہو کہ ہو دِل پر الہام کلام اُس کا

آپ کے کلام کی تہ تک اُترنا، وسعتوں کو پانا اور رفعتوں تک نگاہ کرنا صرف اُسی صورت میں ممکن ہے کہ کوئی وہ تمام سفر آپ کے دِل ونظر کے ساتھ طے کرے جو آپ نے اللہ پاک کی اُنگلی پکڑ کر کیا ہے۔ اس لئے تحسین کا حق ادا کرنا حدِّ امکان سے باہر ہے۔ اس سے آگے قلم کے قدم نہیں اُٹھتے۔

اس بابرکت کام میں تعاون کرنے والوں کے لئے تہِ دل سے ممنونیّت کے ساتھ دُعا کی درخواست کرتی ہوں۔

فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدارین خیراً

خاکسار

امۃ الباری ناصر

تیرا ہی فیض ہے کوئی میری عطا نہیں
"ایں چشمۂ رواں کہ بخَلقِ خدا دِہَم"

ترتیب

نمبر شمار	نظم کا پہلا مصرع	صفحہ نمبر
1	اک رات مفاسد کی وہ تیرہ و تار آئی	1
2	اے شاہ مکی و مدنی، سید الوریٰ	4
3	حضرت سیدِ وُلدِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم	7
4	ذکر سے بھر گئی ربوہ کی زمیں آج کی رات	11
5	ہیں بادہ مست بادہ آشامِ احمدیت	13
6	دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو! آفتِ ظلمت و جور ٹل جائے گی	15
7	پیغام آرہے ہیں کہ مسکن اُداس ہے	17
8	اے مجھے اپنا پرستار بنانے والے	19
9	کیا موج تھی جب دل نے جپے نام خدا کے	23
10	دیارِ مغرب سے جانے والو! دیارِ مشرق کے باسیوں کو	26
11	آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے دن اپنی تسکین جاں کے لئے	28
12	دیکھو اِک شاطر دشمن نے کیسا ظالم کام کیا	31
13	پورب سے چلی پُرنم پُرنم بادِ روح و ریحان وطن	34
14	تو مرے دل کی شش جہات بنے	41
15	ہر طرف آپ کی یادوں پہ لگا کر پہرے	43
16	ہم آن ملیں گے متوالو، بس دیر ہے کل یا پرسوں کی	44
17	گلشن میں پھول، باغوں میں پھل آپؐ کے لیے	46
18	تری راہوں میں کیا کیا ابتلا روزانہ آتا ہے	49
19	دَشتِ طلب میں جابجا، بادلوں کے ہیں دَل پڑے	53

20	یہ دل نے کس کو یاد کیا، سپنوں میں یہ کون آیا ہے	55
21	ان کو شکوہ ہے کہ ہجر میں کیوں تڑپایا ساری رات	58
22	جائیں جائیں ہم روٹھ گئے، اب آکر پیار جتائے ہیں	60
23	وقت کم ہے۔ بہت ہیں کام۔ چلو	62
24	جو درد سسکتے ہوئے حرفوں میں ڈھلا ہے	64
25	گھٹا کرم کی، ہجوم بلا سے اُٹھی ہے	66
26	اپنے دیس میں اپنی بستی میں اِک اپنا بھی تو گھر تھا	68
27	کبھی اذن ہو تو عاشق دربار تک تو پہنچے	71
28	نہ وہ تم بدلے نہ ہم، طور ہمارے ہیں وہی	74
29	تری بقا کا سفر تھا قدم قدم اعجاز	77
30	ہے حسن میں ضوغم کے شراروں کے سہارے	79
31	یہ پُر اسرار دھندلکوں میں سمویا ہوا غم	81
32	بہار آئی ہے، دل وقفِ یار کر دیکھو	85
33	ہیں آسمان کے تارے گواہ، سورج چاند	87
34	توخوں میں نہائے ہوئے ٹیلوں کا وطن ہے	89
35	جب اپنی راہ اُس کے فرشتے کریں گے صاف	93
36	آ ؤ سجنو مل بیٔے تے گل اوس یار دی چلّے	94
37	مرے درد کی جو دوا کرے، کوئی ایسا شخص ہوا کرے	97
38	اک برگد کی چھاؤں کے نیچے	99
39	خدا کرے کہ مرے اک بھی ہم وطن کے لیے	101
40	اذانیں دے کے دُکھاؤ نہ دل خدا کے لئے	103

41	سوچا بھی کبھی تم نے کہ کیا بھید ہے مُلّاں	104
42	Have you ever pondered over the secret - O Mullah	106
43	جھوٹو تم نے ٹھیک الزام دھرا ہو گا	107
44	توحید کے پرچارک۔ مرے مرشد کا نام محمدؐ ہے	109
45	دن آج کب ڈھلے گا۔ کب ہو گا ظہورِ شب	111
46	جاتی ہو میری جان خدا حافظ و ناصر	112
47	روٹھ کے پانی ساگر سے جب بادل بن اُڑ جائے	113
48	تم نے بھی مجھ سے تعلق کوئی رکھا ہوتا	116
49	اذن نغمہ مجھے تو دے تو میں کیوں نہ گاؤں	120
50	منصورہ لے کر آئی ہے	123
51	ہارٹلے پول میں کل ایک کنول ڈوب گیا	126
52	اے عظیم۔ انڈونیشیا	129
53	وہ روز آتا ہے گھر پر ہمارے ٹی وی پر	132
54	باپ کی ایک غم زدہ بیٹی	134

ابتدائی کلام کے چند نمونے

نمبر شمار	نظم کا پہلا مصرع	صفحہ نمبر
55	تیرے لئے ہے آنکھ کوئی اشکبار دیکھ	138
56	لوح جہاں پہ حرف نمایاں نہ بن سکے	140
57	بہیں اشک کیوں تمہارے انہیں روک لو خدارا	141
58	کبھی اپنا بھی اک شناسا تھا	142
59	میرے بھائی آپ کی ہیں سخت چنچل سالیاں	144
60	گو جدائی ہے کٹھن دور بہت ہے منزل	145
61	بذل حق محمود سے میری کہانی کھو گئی	146
62	منتظر میں ترے آنے کا رہا ہوں برسوں	147
63	اِک پیسہ پیسہ جوڑ کر بھائیوں نے شوق سے	149
64	یہ دو آنکھیں ہیں شعلہ زا۔ یا جلتے ہیں پروانے دو	151
65	ہیں لوگ وہ بھی چاہتے ہیں دولتِ جہاں ملے	152
66	اُف یہ تنہائی تری الفت کے مٹ جانے کے بعد	154

ظہورِ خیرالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

اِک رات مَفاسِد کی وہ تِیرہ و تار آئی　　جو نور کی ہر مَشعل ظلمات پہ وَار آئی
تاریکی پہ تاریکی ، گمراہی پہ گمراہی　　اِبلیس نے کی اپنے لشکر کی صَف آرائی
طُوفانِ مَفاسِد میں غرق ہوگئے بحر و بَر　　اِیرانی و فارانی ۔ رُومی و بُخارائی
بَن بیٹھے خدا بندے ۔ دیکھا نہ مَقام اُس کا
طاغوت کے چیلوں نے ہَتھیا لِیا نام اُس کا

تب عرشِ مُعلّیٰ سے اِک نور کا تخت اُترا　　اِک فوج فرشتوں کی ہمراہ سوار آئی
اِک ساعتِ نورانی، خورشید سے روشن تر　　پہلو میں لئے جَلوے بے حدّ و شمار آئی
کافور ہوا باطِل ، سب ظُلم ہوئے زائل　　اُس شمس نے دِکھلائی جب شانِ خود آرائی
اِبلیس ہُوا غارت ، چوپَٹ ہُوا کام اُس کا
تَوحید کی یُورِش نے دَر چھوڑا نہ بَام اُس کا

وہ پاک محمدؐ ہے ہم سب کا حبیب آقا   انوارِ رسالت ہیں جس کی چمن آرائی
محبوبی و رعنائی کرتی ہیں طواف اُس کا   قدموں پہ نثار اُس کے جمشیدی و دارائی
نبیوں نے سجائی تھی جو بزمِ مہ و انجم   واللہ اُسی کی تھی سب انجمن آرائی

دن رات درُود اُس پر ہر ادنیٰ غُلام اُس کا
پڑھتا ہے بصد مِنّت چپتے ہوئے نام اُس کا

آیا وہ غنی جس کو جو اپنی دعا پہنچی   ہم در کے فقیروں کے بھی بخت سنوار آئی
ظاہر ہُوا وہ جلوہ جب اُس سے نِگہ پلٹی   خود حُسنِ نظر اپنا سو چند نِکھار آئی
اے چشمِ غزاں دیدہ کُھل کُھل کہ سماں بدلا   اے فطرتِ خوابیدہ اُٹھ اُٹھ کہ بہار آئی

نبیوں کا اِمام آیا ، اللہ اِمام اُس کا
سب تختوں سے اونچا ہے تخت عالی مُقام اُس کا

اللہ کے آئینہ خانے سے شریعت کی   نکلی وہ دُلہن کرکے جو سولہ سنگار آئی
اُترا وہ خدا کوہِ فارانِ محمدؐ پر   موسیٰ کو نہ تھی جس کے دِیدار کی یارائی
سب یادوں میں بہتر ہے وہ یاد۔ کہ کچھ لمحے   جو اُس کے تصوّر کے قدموں میں گزار آئی

وہ ماہِ تمام اُس کا ، مہدی تھا غلام اُس کا
روتے ہوئے کرتا تھا وہ ذِکر مُدام اُس کا

مرزائے غُلام احمد۔ تھی جو بھی مَتاعِ جَاں　　کر بیٹھا نِثار اُس پر۔ ہو بیٹھا تمام اُس کا

دِل اُس کی مَحبّت میں ہر لحظہ تھا رام اُس کا　　اِخلاص میں کامل تھا وہ عاشقِ تام اُس کا

اِس دَور کا یہ ساقی، گھر سے تو نہ کُچھ لایا　　مَے خانہ اُسی کا تھا، مَے اُس کی تھی، جام اُس کا

سازِندہ تھا یہ، اِس کے۔ سب ساجھی تھے میت اُس کے

دُھن اِس کی تھی، گیت اُس کے۔ لب اِس کے، پیام اُس کا

اِک میں بھی تو ہوں یاربّ، صیدِ تہِ دام اُس کا　　دِل گاتا ہے گُن اُس کے لَب جپتے ہیں نام اُس کا

آنکھوں کو بھی دِکھلا دے، آنا لبِ بام اُس کا　　کانوں میں بھی رس گھولے، ہر گام خِرام اُس کا

خَیرات ہو مجھ کو بھی۔ اِک جلوۂ عام اُس کا　　پھر یُوں ہو کہ ہو دِل پر، اِلہام کلام اُس کا

اُس بام سے نُور اُترے، نغمات میں ڈھل ڈھل کر

نغموں سے اُٹھے خوشبو، ہوجائے سُرود عنبر

✲ ✲ ✲

یہ نعت ۱۹۷۶ء میں لکھی تھی۔ بعد میں اس میں بعض اضافوں اور تبدیلیوں کے ساتھ پہلے ۱۹۹۳ء کے جلسہ سالانہ انگلستان میں اور پھر جلسہ سالانہ جرمنی میں پڑھی گئی۔

اَے شاہِ مکّی و مدنی سیّدالوریٰ

(بزبان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

اس کی شانِ نزول یہ ہے کہ رؤیا میں ایک شخص کو دیکھا کہ انتہائی درد میں ڈوبی ہوئی لے کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نعت اس انداز سے پڑھ رہا ہے گویا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم سامنے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے آپ کے حضور حالِ دل پیش کیا جا رہا ہو۔ آپ کا وہ کلام تو اٹھنے پر لفظاً لفظاً میرے ذہن میں نہیں تھا مگر اس کے ٹیپ کا مصرعہ

ع اے میرے والے مصطفیٰ

خوب ذہن پر نقش ہو گیا کیونکہ وہ اسے بار بار ایک خاص کیفیت میں ڈوب کر دہراتا تھا۔

پس اسی روز گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی میں اس اثر کو اپنے لفظوں میں ڈھالنے کی کوشش کی جو اس نعت کو سنتے ہوئے دل پر نقش ہو گیا۔ اگرچہ معیّن الفاظ کی صورت میں نہیں ڈھلا۔ اور کوشش یہی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نعتوں میں سے ہی کچھ مضمون اخذ کر کے پیش کیا جائے اور جہاں ممکن ہو آپ ہی کے اشعار زینت کے طور پر جَڑ دیئے جائیں۔

اَے شاہِ مکّی و مَدَنی ، سیّدُ الوَریٰ　　تجھ سا مجھے عزیز نہیں کوئی دوسرا
تیرا غلامِ دَر ہوں ، ترا ہی اسیرِ عشق　　تو میرا بھی حبیب ہے ، محبوبِ کبریاؐ

تیرے جلَو میں ہی مِرا اٹھتا ہے ہر قدم　　چلتا ہوں خاکِ پا کو تری چُومتا ہُوا
تو میرے دل کا نور ہے، اَے جانِ آرزو　　روشن تجھی سے آنکھ ہے، اے نیّرِ ہُدیٰؐ
ہیں جان و جسم، سو تری گلیوں پہ ہیں نثار　　اولاد ہے، سو وہ ترِے قدموں پہ ہے فِدا
تو وہ کہ میرے دِل سے جگر تک اتر گیا　　مَیں وہ کہ میرا کوئی نہیں ہے ترِے سِوا

اے میرے والے مصطفیٰؐ، اے سیّدُ الوَریٰؐ
اے کاش ہمیں سمجھتے نہ ظالم جُدا جُدا

ربِّ جلیل کی ترا دِل جلوہ گاہ ہے　　سِینہ ترا جمالِ الٰہی کا مُستقَر
قِبلہ بھی تُو ہے، قِبلہ نُما بھی ترا وجُود　　شانِ خدا ہے تیری اداؤں میں جلوہ گر
نور و بشر کا فرق مِٹاتی ہے تیری ذات　　" بعد از خدا بزرگ توئی قِصّہ مختصر"
تیرے حضور تہ ہے مِرا زانُوئے ادب　　میں جانتا نہیں ہوں کوئی پیشوا دِگر
تیرے وُجُود کی ہوں مَیں وہ شاخِ باثمر　　جس پر ہر آن رکھتا ہے ربُّ الوَریٰ نظر
ہر لحظہ میرے درپئے آزار ہیں وہ لوگ　　جو تجھ سے میرے قُرب کی رکھتے نہیں خبر
مُجھ سے عِناد و بُغض و عداوَت ہے اُن کا دِیں　　اُن سے مجھے کلام نہیں لیکن اِس قدر
اَے وہ کہ مُجھ سے رکھتا ہے پرَخاش کا خیال　　" اَے آں کہ سُوئے من بدَوِیدی بَصد تبَر

از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم
بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم
گر کفر ایں بوَد بخدا سخت کافرم''

آزاد تیرا فیض زمانے کی قید سے — برسے ہے شرق و غرب پہ یکساں ترا کرم
تُو مشرِقی نہ مغرِبی اے نورِ شش جہات — تیرا وطن عرب ہے، نہ تیرا وطن عجم
تُو نے مجھے خرید لیا اِک نگہ کے ساتھ — اب تو ہی تو ہے تیرے سوا میں ہوں کالعدم
ہر لحظہ بڑھ رہا ہے مرا تجھ سے پیار دیکھ — سانسوں میں بس رہا ہے ترا عشق دم بدم
میری ہر ایک راہ تری سمت ہے رواں — تیرے سوا کسی طرف اٹھتا نہیں قدم
اَے کاش مُجھ میں قوّتِ پرواز ہو تو مَیں — اُڑتا ہوا بڑھوں، تری جانب سُوئے حرم
تیرا ہی فیض ہے کوئی میری عطا نہیں — '' ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم

یک قطرۂ زِ بحر کمالِ محمدؐ است
جان و دِلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است''

صَلَّى اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

حضرتِ سیّدِ وُلدِ آدم ، صلّی اللہ علیہ وسلّم
سب نبیوں میں افضل و اکرم ، صلّی اللہ علیہ وسلّم
نام محمدؐ ، کام مُکرّم ، صلّی اللہ علیہ وسلّم
ہادیؑ کامل ، رَہبرِ اعظم ، صلّی اللہ علیہ وسلّم
آپؐ کے جلوۂ حُسن کے آگے ، شَرم سے نوروں والے بھاگے
مِہر و ماہ نے توڑ دیا دَم ، صلّی اللہ علیہ وسلّم
اِک جلوے میں آناً فاناً بھر دیا عَالَم ، کردیئے روشن
اُتّر دَکّھن پُورب پَچھّم ، صلّی اللہ علیہ وسلّم

اَوّل و آخر ، شارِع و خاتَم
صلّی اللہ علیہ و سلّم

ختم ہوئے جب کُل نبیوں کے دورِ نبوّت کے افسانے
بند ہوئے عِرفان کے چشمے ، فیض کے ٹوٹ گئے پیمانے
تب آئے وہ ساقئ کوثر ، مَستِ مئے عِرفان ، پیَمبر
پیرِ مُغَانِ بادۂ اَطہر ، مَے نوشوں کی عید بنانے
گِھر آئیں گھنگھور گھٹائیں ، جھوم اُٹھیں مخمور ہوائیں
جُھک گیا ابرِ رَحمتِ باری ، آبِ حیاتِ نَو برسانے
کی سیراب بُلندی پَستی ، زِندہ ہوگئی بستی بستی
بادہ کشوں پر چھا گئی مَستی، اِک اِک ظرف بھرا بَرکھا نے

اِک برسات کرم کی پیہم
صلّی اللہ علیہ وسلّم

چارہ گروں کے غم کا چارہ ، دُکھیوں کا اِمدادی آیا
راہنما☆ بے راہرووں کا ، راہبروں☆ کا ہادی آیا
عارِف کو عِرفان سکھانے ، مُتّقیوں کو راہ دِکھانے
جس کے گیت زَبور نے گائے ، وہ سَردار مُنادی آیا

☆ انہیں الف کی مد کے ساتھ ’’رآہ نما اور رآہ بروں پڑھنا ہے۔

وہ جس کی رَحمت کے سائے یکساں ہر عاَلَم پر چھائے
وہ جس کو اللہ نے خود اپنی رَحمت کی رِدا دی ، آیا
صدیوں کے مُردوں کا مُحی ، صَلِّ عَلَیــہِ کَیفَ یُحـیِ
موت کے چنگل سے انسان کو دِلوانے آزادی آیا

جِس کی دعا ہر زخم کا مرہَم
صلّی اللہ علیہ و سلّم

شیریں بول ، اَنفاس مطّہر ، نیک خَصائل ، پاک شمائل
حامِلِ فرقاں ، عالم و عامِل ، عِلم وعَمل دونوں میں کامِل
جو اُس کی سرکار میں پہنچا ، اُس کی یوں پلٹا دی کایا
جیسے کبھی بھی خام نہیں تھا ، ماں نے جنا تھا گویا کامل
اُس کے فیضِ نگاہ سے وَحشی ، بن گئے حِلم سکھانے والے
مُعطی بن گئے شہرۂ عالم ، اُس عالی دربار کے سائل
نبیوں کا سرتاج ، ابنائے آدم کا معراج مُحمدؐ
ایک ہی جَست میں طے کرڈالے ، وَصلِ خدا کے ہَفت مراحِل

ربِّ عظیم کا بندۂِ اعظم
صلّی اللہ علیہ وسلّم

وہ اِحسان کا اَفسوں پُھونکا ، موہ لِیا دِل اپنے عَدُو کا
کب دیکھا تھا پہلے کِسی نے ، حُسن کا پیکر اِس خُوبُو کا
نخوت کو اِیثار میں بدلا ، ہر نفرت کو پیار میں بدلا
عاشق جان نِثار میں بدلا ، پیاسا تھا جو خار لہُو کا
اُس کا ظُہور ، ظُہور خدا کا ، دِکھلایا یوں نور خدا کا
بتکدہ ہائے لات و منات پہ طاری کردیا عَالَم ہُو کا
توڑ دیا ظُلمات کا گھیرا ، دُور کیا ایک ایک اندھیرا
جَـاءَ الـحَـقُّ وَ زَهَـقَ البَـاطِل☆ - اِنَّ البَـاطِـلَ كَـانَ زَهُوقـا

گاڑ دیا توحید کا پَرچم
صلّی اللہ علیہ وسلّم

☆ شعر میں یہاں وقف کرنا ہے اس لئے باطلُ کی بجائے باطل پڑھا جائے

آج کی رات

ربوہ میں ۲۷ رمضان المبارک کی رات کے روح آفریں مناظر سے متأثر ہو کر

ذِکر سے بھر گئی ربوہ کی زمیں آج کی رات
اُتر آیا ہے خداوند یہیں آج کی رات

شہر۔ جنت کے مِلا کرتے تھے طعنے جس کو
بن گیا واقعۃً خُلدِ بریں آج کی رات

وا درِ گریہ، کشا دیدہ و دل، لب آزاد
کِس مزے میں ہیں ترے خاک نشیں آج کی رات

کوچے کوچے میں بپا شور "مَتٰی نَصرُ اللّٰہ"
لاجرم نصرتِ باری ہے قریں، آج کی رات

جانے کِس فکر میں غلطاں ہے مِرا کافِر گر
اِدھر اِک بار جو آ نکلے کہیں آج کی رات

"غیر مسلم" کسے کہتے ہیں۔ اُسے دِکھلائے
ایک اِک ساکنِ ربوہ کی جبیں، آج کی رات

"کافر و مُلحد و دجّال" بلا سے ہوں مگر
تیرے عُشّاق کوئی ہیں تو ہمیں۔ آج کی رات

آنکھ اپنی ہی ترے عشق میں ٹپکاتی ہے وہ لہو جس کا کوئی مول نہیں ۔ آج کی رات
دیکھ اس درجہ غمِ ہجر میں روتے روتے مر نہ جائیں ترے دیوانے کہیں۔ آج کی رات

جن پہ گزری ہے وہی جانتے ہیں ۔ غیروں کو
کیسے بتلائیں کہ تھی کتنی حسیں آج کی رات
کاش اُتر آئیں یہ اُڑتے ہوئے سیمیں لمحات
کاش یُوں ہو کہ ٹھہر جائے یہیں آج کی رات

خُدّامِ احمدیّت

ہیں بادہ مَست بادہ آشامِ احمدیّت　　چلتا ہے دورِ مینا وَ جامِ احمدیّت
تشنہ لَبوں کی خاطِر ہر سَمت گھومتے ہیں　　تھامے ہوئے سُبوئے گلفامِ احمدیّت
خُدّامِ احمدیّت ، خُدّامِ احمدیّت

جب دہریت کے دَم سے مَسمُوم تھیں فضائیں　　پُھوٹی تھیں جا بجا جب اِلحاد کی وَبائیں
تب آیا اِک مُنادی ۔ اور ہر طرف صَدا دی　　آؤ کہ اِن کی زَد ۔ سے اِسلام کو بچائیں
زورِ دُعا دِکھائیں ، خُدّامِ احمدیّت

پِھر باغِ مصطفٰےؐ کا دِھیان آیا ذُوالمِنَن کو　　سینچا پھر آنسوؤں سے احمد نے اِس چمن کو
آہوں کا تھا بُلاوا پھولوں کی اَنجمن کو　　اور کھینچ لائے نالے مُرغانِ خوش لحَن کو
لَوٹ آئے پھر وَطَن کو ، خُدّامِ احمدیّت

چمکا پھر آسمانِ مشرق پہ نامِ احمدؑ   مغرب میں جگمگایا ماہِ تمامِ احمدؑ
وَہم و گُماں سے بالا عالی مَقامِ احمدؑ   ہم ہیں غلامِ خاکِ پائے غلامِ احمدؑ
مُرغانِ دَامِ احمدؑ ، خُدّامِ احمدیّت

ربوہ میں آجکل ہے جاری نِظام اپنا   پر قادیاں رہے گا مرکز مُدام اپنا
تبلیغِ احمدیّت دنیا میں کام اپنا   دَارُالعَمَل ہے گویا عالَم تمام اپنا
پوچھو جوَ نام اپنا ، خُدّامِ احمدیّت

اُٹھو کہ ساعَت آئی اور وَقت جارہا ہے   پِسرِ مسیحؑ دیکھو کب سے جگا رہا ہے
گو دیر بعد آیا از راہِ دُور لیکن   وہ تیز گام آگے بڑھتا ہی جارہا ہے
تم کو بُلا رہا ہے ، خُدّامِ احمدیّت!

یہ نظم ربوہ کی تعمیر کے دوران ۱۹۴۸ء میں کہی گئی تھی۔بعض اضافوں اور تبدیلیوں کے ساتھ ۱۹۸۹ء میں صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر پڑھی گئی۔

مردِ حق کی دُعا

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو! آفتِ ظُلمت و جَور ٹَل جائے گی
آہِ مومن سے ٹکرا کے طُوفان کا ، رُخ پلَٹ جائے گا، رُت بدل جائے گی
تم دُعائیں کرو یہ دُعا ہی تو تھی ، جِس نے توڑا تھا سَر کِبر نَمرُود کا
ہے اَزَل سے یہ تقدیرِ نَمرُودیت ، آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی
یہ دُعا ہی کا تھا مُعجزہ کہ عصا ، ساحِروں کے مُقابل بنا اَژدھا
آج بھی دیکھنا مَردِ حق کی دُعا ، سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی
خوں شہیدانِ اُمّت کا اے کم نظر ، رائیگاں کب گیا تھا کہ اَب جائے گا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے ، پُھول پھل لائے گی ، پُھول پھل جائے گی
ہے ترے پاس کیا گالیوں کے سِوا ، ساتھ میرے ہے تائیدِ رَبّ الورٰی
کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغِ دُعا ، آج بھی ، اِذن ہوگا تو چل جائے گی

دیر اگر ہو تو اندھیر ہرگز نہیں ، قولِ اُمْلِی لَھُم اِنَّ کَیْدِی مَتِین
سُنّتُ اللہ ہے ، لاَجَرَم بِالیَقیں ، بات ایسی نہیں جو بدل جائے گی

یہ صَدائے فقیرانہ حق آشنا ، پھیلتی جائے گی شَش جِہَت میں سَدا
تیری آواز اے دُشمنِ بَد نَوا ، دو قدم دور دو تین پَل جائے گی

عصرِ بیمار کا ہے مَرَض لا دَوا ، کوئی چارہ نہیں اَب دُعا کے سوا
اے غلامِ مسیحؑ الزماں ہاتھ اُٹھا ، مَوت بھی آگئی ہو تو ٹل جائے گی

(جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۳ء)

موسیٰ پلٹ کہ وادیٔ اَیمن اُداس ہے

پیغام آرہے ہیں کہ مسکن اُداس ہے — طائر کے بعد اُس کا نشیمن اُداس ہے

اِک باغباں کی یاد میں سَرو و سَمن اُداس — اہلِ چمن فسُردہ ہیں گُلشن اُداس ہے

نَرگس کی آنکھ نَم ہے تو لالے کا داغ اُداس — غنچے کا دِل حزِیں ہے تو سوسَن اُداس ہے

ہر موج خونِ گُل کا گریباں ہے چاک چاک — ہر گُل بدن کا پیرَہنِ تن اُداس ہے

آزُردہ گُل بہت ہیں کہ کانٹے ہیں شاد کام — بَرقِ تپاں نہال، کہ خرمَن اُداس ہے

سینے پہ غم کا طُور لئے پھر رہا ہے کیا — موسیٰ پلٹ کہ وادیٔ اَیمن اُداس ہے

بَس نامہ بَر، اَب اِتنا تو جی نہ دُکھا کہ آج — پہلے ہی دِل کی ایک اِک دھڑکن اُداس ہے

بَن باسیوں کی یاد میں کیا ہوں گے گھر اُداس — جتنا کہ بن کے باسیوں کا مَن اُداس ہے

مجنوں کا دشت اُداس ہے صحنِ چمن اُداس — صحرا کی گود، لیلیٰ کا آنگن اُداس ہے

چشمِ حزِیں میں آ تو بسے ہو مرے حبیب — کیوں پھر بھی میری دِید کا مَسکن اُداس ہے

گھبرا کے دَردِ ہجر سے اَے میہمانِ عشق — جس مَن میں آ کے اُترے ہو وہ مَن اُداس ہے

آنکھوں سے جو لگی ہے جھڑی تھم نہیں رہی — آ کر ٹھہر گیا ہے جو ساوَن اُداس ہے

بَس یادِ دوست اور نہ کر فرشِ دل پہ رقص — سُن! کتنی تیرے پاؤں کی جھانجن اُداس ہے

لو نغمہ ہائے دَردِ نِہاں تم بھی کچھ سُنو — دیکھو نا، میرے دِل کی بھی رَاگن اُداس ہے

(جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۸۴ء)

آ رہے ہیں مری بگڑی کے بنانے والے

اے مجھے اپنا پرستار بنانے والے
جوت اِک پریت کی ہِردے میں جگانے والے
سَرمَدی پریم کی آشاؤں کو دِھیرے دِھیرے
مَدھ بھَرے سُر میں مَدُھر گیت سُنانے والے
اے محبت کے اَمَر دِیپ جلانے والے
پیار کرنے کی مجھے رِیت سکھانے والے
غمِ فرقت میں کبھی اِتنا رُلانے والے
کبھی دِلداری کے جُھولوں میں جُھلانے والے
دیکھ کر دِل کو نکلتا ہُوا ہاتھوں سے کبھی
رس بھری لوریاں دے دے کے سُلانے والے

کیا ادا ہے مِرے خالق ، مِرے مالِک ، مِرے گھر

چُھپ کے چوروں کی طرح رات کو آنے والے

راہ گیروں کے بَسیروں میں ٹھکانا کر کے

بے ٹھکانوں کو بنا ڈالا ٹھکانے والے

مجھ سے بڑھ کر مِری بخشش کے بہانوں کی تلاش

کس نے دیکھے تھے کبھی ایسے بہانے والے

تُو تو ایسا نہیں محبوب کوئی اور ہوں گے

وہ جو کہلاتے ہیں دِل توڑ کے جانے والے

تُو تو ہر بار سرِ رَہ سے پلٹ آتا ہے

دِل میں ہر سَمت سے پَل پَل مِرے آنے والے

مُجھ سے بھی تو کبھی کہہ رَاضِیَۃً مَّرضِیَّہ

رُوح بیتاب ہے رُوحوں کو بُلانے والے

اِس طرف بھی ہو کبھی ، کاشِفِ اَسرار ، نگاہ

ہم بھی ہیں ایک تمنّا کے چُھپانے والے

اے مِرے دَرد کو سینے میں بَسانے والے

اپنی پلکوں پہ مِرے اَشک سَجانے والے

خاک آلُودہ ، پَراگندہ ، زَبوں حالوں کو

کھینچ کر قدموں سے زانو پہ بٹھانے والے

مَیں کہاں اور کہاں حرفِ شکایت آقا!

ہاں یونہی ہَول سے اُٹھتے ہیں سَتانے والے

ہو اِجازت تو ترے پاؤں پہ سَر رَکھ کے کہوں

کیا ہوئے دِن تیری غَیرت کے دِکھانے والے

یہ نہ ہو روتے ہی رہ جائیں ترے دَر کے فقیر

اور ہنس ہنس کے رَوانہ ہوں رُلانے والے

ہم نہ ہوں گے تو ہمیں کیا ؟ کوئی کل کیا دیکھے

آج دِکھلا جو دِکھانا ہے دِکھانے والے

وقت ہے وقتِ مسیحا نہ کِسی اور کا وقت

کون ہیں یہ تری تحریر مِٹانے والے

چھین لے اِن سے زمانے کی عِناں ، مالِکِ وقت

بنے پِھرتے ہیں کم اَوقات ۔ زمانے والے

چشمِ گردُوں نے کبھی پھر نہیں دیکھے وہ لوگ

آئے پہلے بھی تو تھے آکے نہ جانے والے

سُن رہا ہوں قدمِ مالِکِ تقدیر کی چاپ
آرہے ہیں مِری بگڑی کے بنانے والے

کرو تیّاری ! بَس اب آئی تمہاری باری
یوں ہی ایّام پھِرا کرتے ہیں باری باری
ہم نے تو صبر و توکّل سے گزاری باری
ہاں مگر تم پہ بہت ہوگی یہ بھاری باری

(جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۸۴ء)

دِل سے زباں تک

کیا مَوج تھی جب دل نے جپے نام خدا کے
اِک ذِکر کی دھونی مِرے سینے میں رَما کے
آہیں تھیں کہ تھیں ذِکر کی گھنگھور گھٹائیں
نالے تھے کہ تھے سیلِ رواں حَمد و ثنا کے
سکھلا دیئے اُسلوب بہت صبر و رضا کے
اب اور نہ لمبے کریں دِن کرب و بَلا کے
اُکسانے کی خاطِر تیری غیرت تیرے بندے
کیا تُجھ سے دُعا مانگیں سِتم گر کو سُنا کے
رَکھ لاج کچھ اِن کی مِرے ستّار کہ یہ زخم
جو دِل میں چُھپا رکھے ہیں پُتلے ہیں حَیا کے

لاکھوں مرے پیارے تیری راہوں کے مُسافر
پھرتے ہیں ترے پیار کو سینوں میں بَسا کے

ہیں کتنے ہی پابندِ سَلاسِل وہ گنہگار
نکلے تھے جو سِینوں پہ ترا نام سَجا کے

میں اُن سے جُدا ہوں مُجھے کیوں آئے کہیں چَین
دِل مُنتظر اُس دِن کا کہ ناچے اُنہیں پا کے

عُشّاق ترے جِن کا قَدَم تھا قَدَمِ صِدق
جاں دے دی نبھاتے ہوئے پیمان وفا کے

چَھت اُڑ گئی سایہ نہ رہا کتنے سَروں پر
اَرمانوں کے دِن جاتے رہے پیٹھ دِکھا کے

اِتنا تو کریں اُن کو بھی جا کر کبھی دیکھیں
ایک ایک کو اپنا کہیں سینے سے لگا کے

آداب محبّت کے غُلاموں کو سِکھا کے
کیا چھوڑ دیا کرتے ہیں دِیوانہ بنا کے؟

دیں مُجھ کو اِجازت کہ کبھی میں بھی تو رُوٹھوں
لُطف آپ بھی لیں رُوٹھے غُلاموں کو مَنا کے

لیکن مُجھے زیبا نہیں شکوے میرے مالک
یہ مُجھ سے خطا ہوگئی اوقات بُھلا کے

دِیوانہ ہوں دِیوانہ ۔ بُرا مان نہ جانا
صَدقے مِری جاں ، آپ کی ہر ایک اَدا کے

سُنیئے تو سہی پگلا ہے دِل پگلے کی باتیں
ناراض بھی ہوتا ہے کوئی دِل کو لگا کے

ٹھہریں تو ذرا ۔ دیکھیں ، خفا ہی تو نہ ہو جائیں
جانا ہے تو کُچھ دَرس تو دیں صبر و رَضا کے

جو چاہیں کریں ۔ صرف نِگہ ہم سے نہ پھیریں
جو کرنا ہے کر گُزریں مگر اپنا بتا کے

فِطرت میں نہیں تیری غلامی کے سِوا کُچھ
نوکر ہیں اَزَل سے تیرے چاکر ہیں سَدا کے

اِس بار جب آپ آئیں تو پھر جا کے تو دیکھیں
کر گزروں گا کُچھ ۔ اب کے ذرا دیکھیں تو جا کے

(جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۸۶ء)

اے میرے سانسوں میں بسنے والو

دیارِ مغرب سے جانے والو! دیارِ مشرق کے باسیوں کو
کِسی غریبُ الوطَن مُسافر کی چاہتوں کا سَلام کہنا
ہمارے شام وسَحر کا کیا حال پُوچھتے ہو کہ لمحہ لمحہ
نصِیب اِن کا بنا رہے ہیں تمہارے ہی صُبح و شام کہنا
تمہاری خوشیاں جَھلک رہی ہیں مرے مُقدّر کے زائچے میں
تمہارے خونِ جگر کی مَے سے ہی میرا بَھرتا ہے جام کہنا
الگ نہیں کوئی ذات میری ، تمہی تو ہو کائنات میری
تمہاری یادوں سے ہی مُعَنون ہے زِیست کا اِنصِرام کہنا
اے میرے سانسوں میں بسنے والو ! بھلا جُدا کب ہوئے تھے مجھ سے
خدا نے باندھا ہے جو تَعلُّق رہے گا قائم مُدام کہنا

تمہاری خاطر ہیں میرے نغمے ، مری دعائیں تمہاری دولت
تمہارے دَرد و اَلَم سے تَر ہیں مرے سجود و قِیام کہنا

تمہیں مِٹانے کا زُعم لے کر اُٹھے ہیں جو خاک کے بگُولے
خدا اُڑا دے گا خاک اُن کی ، کرے گا رُسوائے عام کہنا

خدا کے شیرو! تمہیں نہیں زیب خوف جنگل کے باسیوں کا
گرجتے آگے بڑھو کہ زیرِنگیں کرو ہر مُقام ۔ کہنا

بِساطِ دنیا اُلٹ رہی ہے ، حَسین اور پائیدار نقشے
جہانِ نَو کے اُبھر رہے ہیں ، بدل رہا ہے نِظام ۔ کہنا

کلیدِ فتح و ظَفَر تھمائی تمہیں خدا نے اب آسماں پر
نشانِ فتح و ظَفَر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا

بڑھے چلو شاہراہِ دینِ مَتیں پہ دَرّانا ، سائباں ہے
تمہارے سر پر خدا کی رَحمت قدم قدم ، گام گام کہنا

(جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۸۶ء)

پُھول تم پر فرشتے نچھاور کریں

آ ئے وہ دِن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے دِن اَپنی تسکینِ جاں کے لئے
پھر وہ چہرے ہَویدا ہوئے جن کی یادیں قِیامت تھیں قلبِ تپاں کے لئے
جِن کے اِخلاص اور پیار کی ہر اَدا ، بے غرض ، بے رِیا ، دِلنشیں ، دِلرُبا
بے صَدا جن کی آنکھوں کا کَرب و بَلا ، کربَلا ہے دِلِ عاشِقاں کے لئے
پیار کے پُھول دِل میں سَجائے ہوئے ، نورِ ایماں کی شمعیں اُٹھائے ہوئے
قافلے دُور دیسوں سے آئے ہوئے ، غمزدہ اِک بَدیس آشیاں کے لئے
دیر کے بعد اے دُور کی راہ سے آنے والو ! تمہارے قدم کیوں نہ لیں
میری ترسی نگاہیں کہ تھیں مُنتظر ، اِک زمانے سے اِس کارواں کے لئے
پُھول تم پر فرشتے نچھاوَر کریں ، اورکشادہ ترقی کی راہیں کریں
آرزوئیں مِری جو دُعائیں کریں ، رَنگ لائیں مِرے میہماں کے لئے

میرے آنسو تمہیں دیں رَمِ زِندگی ، دُور تم سے کریں ہر غمِ زندگی
میہماں کو مِلے جو دَمِ زِندگی ، وہی اَمرت بنے میزباں کے لئے

نور کی شاہراہوں پہ آگے بڑھو ، سال کے فاصلے لمحوں میں طَے کرو
خُوں بڑھے میرا تم جو ترقّی کرو ، قُرَّۃُالعَین ہو ساربان کے لئے

تم چلے آئے میں نے جو آواز دی ، تم کو مَولیٰ نے توفیقِ پرواز دی
پَر کریں ، پَر شِکَستہ وہ کیا جو پڑے رہ گئے چشمکِ دُشمناں کے لئے

میری ایسی بھی ہے ایک رُودادِ غم ، دِل کے پردے پہ ہے خُون سے جو رَقَم
دِل میں وہ بھی ہے اِک گوشۂ محترم ، وَقف ہے جو غمِ دوستاں کے لئے

یاد آئی جب اُن کی گھٹا کی طرح ، ذِکر اُن کا چلا نَم ہوا کی طرح
بجلیاں دِل پہ کڑکیں بَلا کی طرح ، رُت بنی خُوب آہ و فُغاں کے لئے

پھر اُفُق تا اُفُق ایک قَوسِ قُزَح ، اُن کے پیکر کا آئینہ بن کر سجی
اِک حَسیں یاد لے جیسے انگڑائیاں عالَمِ خواب میں خُفتگاں کے لئے

ہر تصوُّر سے تصویر اُبھرنے لگی ، نام بن کر زُباں پر اُترنے لگی
ذِکر اِتنا حَسیں تھا کہ ہر لفظ نے فرطِ اُلفت سے بوسے زُباں کے لئے

اُن کی چاہت میرا مُدّعا بَن گیا ، میرا پیار اُن کی خاطِر دُعا بَن گیا
بالیَقیں اُن کا ساتھی خدا بَن گیا ، وہ بنائے گئے آسماں کے لئے

حَبس کیسا ہے میرے وطن میں جہاں ، پا بہ زَنجیر ہیں ساری آزادیاں
ہے فقَط ایک رَستہ جو آزاد ہے ، یُورشِ سَیلِ اَشکِ رَواں کے لئے
ایسے طائر بھی ہیں جو کہ خُود اپنے ہی آشیانے کے تِنکوں میں مَحصور ہیں
اُن کی بگڑی بنا میرے مُشکِل کُشا ، چارہ کر کچھ غمِ بیکساں کے لئے
بن کے تسکین خود اُن کے پہلو میں آ ، لاڈ کر ، دے اُنھیں لوریاں ، دِل بڑھا
دُور کر بَد بَلا ، یا بتا کتنے دِن اور ہیں صبر کے اِمتحاں کے لئے ؟

(جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۸۷ء)

جَاءَ الحَقُّ وَ زَھَقَ البَا طِل

دیکھو اِک شاطر دُشمن نے کیسا ظالم کام کیا
پھینکا مکر کا جال اور طائرِ حق زیرِ اِلزام کیا
ناحق ہم مجبوروں کو اِک تُہمت دی جلّادی کی
قتل کے آپ ارادے باندھے ہم کو عبث بدنام کیا
دیکھو پھر تقدیر خدا نے ، کیسا اُسے ناکام کیا
مکر کی ہر بازی اُلٹا دی ، دَجل کو طشت از بام کیا
اُلٹی پڑ گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دَغا نے کام کیا
دیکھا اِس بیماریٔ دِل نے ، آخر کام تمام کیا
زِندہ باد غلامِ احمد ، پڑ گیا جس کا دشمن جھوٹا
جَآءَ الحَقُّ وَ زَھَقَ البَاطِل ، **اِنَّ البَاطِلَ کَانَ زَھُوقا**

جب سے خُدا نے اِن عاجز کندھوں پر بارِ اَمانت ڈالا
راہ میں دیکھو کتنے کٹھن اور کتنے مَہیب مَراحِل آئے

بھیڑوں کی کھالوں میں لِپٹے ، کتنے گُرگ مِلے رَستے میں
مقتولوں کے بھیس میں دیکھو ، کیسے کیسے قاتِل آئے

آخر شیرِ خدا نے بپھر کر ، ہر بَن باسی کو للکارا
کوئی مُبارِز ہو تو نکلے ، سامنے کوئی مباہِل آئے

ہمت کس کو تھی کہ اُٹھتا ، کس کا دِل گردہ تھا نکلتا
کس کا پِتّا تھا کہ اُٹھ کر ، مردِ حق کے مُقابل آئے

آخر طاہر سچا نکلا ، آخر مُلّاں نِکلا جھوٹا
جَآءَ الحَقُّ وَ زَھَقَ البَاطِل ، **انَّ البَاطِلَ کَانَ زَھُوقا**

مُلّاں کیا روپوش ہوا اِک ، بِلّی بھاگوں چھینکا ٹوٹا
اپنے مُریدوں کی آنکھوں میں جھونکی دُھول اور پیسہ لوٹا

قَریہ قَریہ فساد ہوئے تب ، فتنہ گر آزاد ہوئے سب
احمدیوں کو بستی بستی پکڑا دَھکڑا مارا کوٹا

کر ڈالیں مِسمار مَساجِد لُوٹ لئے کتنے ہی مَعابِد
جن کو پلید کہا کرتے تھے، لے بھاگے سب اُن کا جُوٹھا

کاٹھ کی ہنڈیا کب تک چڑھتی ، وہ دِن آنا تھا کہ پھٹتی
وہ دِن آیا اور فریب کا ، چوراہے میں بھانڈا پھوٹا
کہتے ہیں پولیس نے آخر ، کھود پہاڑ نکالا چُوہا
جَآءَ الحَقُّ وَ زَھَقَ البَاطِل ، انَّ البَاطِلَ کَانَ زَھُوقا

جاؤں ہر دَم تیرے وارے ، میرے جانی میرے پیارے
تُو نے اپنے کرم سے میرے ، خود ہی کام بنائے سارے
پھر اِک بار گڑھے میں تُو نے، سب دُشمن چُن چُن کے اُتارے
کر دیئے پھر اک بار ہمارے آقا کے اُونچے مینارے

اے آڑے وقتوں کے سہارے ، سُبحان اللہ یہ نظّارے
اِک دُشمن کو زِندہ کر کے مار دیئے ہیں دُشمن سارے

دیکھا کچھ ۔ مغرب کے اُفق سے کیسا سچّ کا سُورج نِکلا
بُجھ گئے دِیپ طِلسمِ نظر کے،مِٹ گئے جھوٹ کے چاند ستارے
اپنا منہ ہی کر لیا گندا ، پاگل نے جب چاند پہ تھوکا
جَآءَ الحَقُّ وَ زَھَقَ البَاطِل ، انَّ البَاطِلَ کَانَ زَھُوقا

(جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۸۸ء)

کس حال میں ہیں یارانِ وطن

۱

پُورب سے چلی پُرنَم پُرنَم بادِ رَوح و رَیحانِ وطن
اُڑتے اُڑتے پہنچے پچھّم سُندَر سُندَر مُرغانِ وطن
بَرکھا بَرکھا یادیں اُمڈیں ، طُوفاں طُوفاں جذبے اُٹھّے
سینے پہ بَلائیں بَرسانے ، لپکے باد و بَارانِ وطن
آبیٹھ مُسافِر پاس ذرا ، مُجھے قصّہٗ اہلِ دَرد سُنا
اُن اہلِ وفا کی بات بتا ، ہیں جِن سے خفا سُکّانِ وطن
اور اُن کی جان کے دُشمن ہیں جو دِیوانے ہیں جانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا ۔ کس حال میں ہیں یارانِ وطن

۲

سَو بسم اللہ جو کُوئے دار سے چَل کر سُوئے یار آئے
سَر آنکھوں پر ہر راہِ خدا کا مُسافر ، سَو سَو بار آئے
لیکن یہ سب کے نصیب کہاں ، ہر ایک میں کب یہ طاقت ہے
کہ پیار کی پیاس بجھانے کو وہ سات سَمندر پار آئے
مَیں اب سمجھا ہوں وہ کیفیت کیا ہوتی ہے جب دِل کو
ہر دُور اُفتادہ اُوَیس پہ لختِ جگر سے بڑھ کر پیار آئے
اِن مجبوروں کا حال بھلا کیا جانیں تَن آسانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کِس حال میں ہیں یارانِ وطن

۳

تو جَورو جَفا کی نگری ، صبر و وفا کے دیس سے آیا ہے
ہے تجھ پہ عیاں مِرے پیاروں پر غیروں نے سِتَم جو ڈھایا ہے
آنکھوں میں رَقم شکووں کی کتھا ، آہوں میں بجھے نالوں کی صَدا
کیا میرے نام یہی ہیں بتا جو تُو سَندیسے لایا ہے؟
مِرے محبوبوں پر صبح و مَسا ، پڑتی ہے کیسی کیسی بَلا
مِری رُوح پہ ، بَرسوں بیت گئے اِن اَندیشوں کا سایہ ہے

کیا ظُلم و سِتَم رہ جائیں گے اب دُنیا میں پہچانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کِس حال میں ہیں یارانِ وطن

۴

ظالم بَدبَخت کا نام نہ لے ، بَس مَظلُوموں کی باتیں کر
حاکم کا ذِکر نہ چھیڑ ، آزُردَہ محکوموں کی باتیں کر
وہ جِن سے لِلّٰہ بَیر ہوئے ، جو اپنے وطن میں غیر ہوئے
ان تختۂ مَشقِ سِتَم مجبوروں محروموں کی باتیں کر
جیلوں میں رضائے باری کے جو گہنے پہنے بیٹھے ہیں
اُن راہِ خدا کے اَسیروں کی ، اُن مَعصُوموں کی باتیں کر
وہ جِن کی جبینوں کے اَنوار سے روشن ہیں زِندانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

۵

کیا اب بھی عوام وہاں ، جب بِگڑیں بھاگ ، اذانیں دیتے ہیں
سیلاب تھپیڑے ماریں تو سب جاگ اذانیں دیتے ہیں

کیا اب بھی سفید مَناروں سے نفرت کی مُنادی ہوتی ہے
دھرتی کے نصیب اُجڑتے ہیں جب ناگ اذانیں دیتے ہیں
بُلبُل کو دیس نکالا ہے اور زاغ و زَغَن سے یارانے
ہر سَمت چَمن کی مُنڈیروں پر کاگ اذانیں دیتے ہیں
محرومِ اذاں گر ہیں تو فقَط مُرغانِ خوش اِلحانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

۶

اک ہم ہی نہیں چِھنتے چِھنتے جِن کے سب حَق مَعدُوم ہوئے
رَفتہ رَفتہ آزادی سے سب اہلِ وطن محروم ہوئے
چلتا ہے وہاں اب کاروبار پہ سکّہ نوکر شاہی کا
اور کالے دَھن کی فراوانی سے سب دھندے مجذُوم ہوئے
آزاد کہاں وہ ملک جہاں قابض ہو سیاست پر مُلّا
جو شاہ بنے بے تاج بنے ، جو حاکم تھے محکوم ہوئے
اور گھر کے مالک ہی بَن بیٹھے باوردی دربانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

۷

سُورج ہی نہیں ڈُوبا اِک شب سب چاند ستارے ڈُوب گئے
بحرِ ظُلمات کی طُغیانی میں نور کے دھارے ڈُوب گئے
وہ نفرت کا طُوفان اُٹھا ، ہر شہر سے اَمن و اَمان اُٹھا
جَلبِ زَر کا شیطان اُٹھا ، مُفلِس کے سہارے ڈُوب گئے
اے قوم تِرا حافِظ ہو خدا ، ٹالے سَر سے ہر ایک بَلا
تا حدِّنظر سَیلِ عِصیاں ، ہر سَمت کنارے ڈُوب گئے
بے کس بے بَس کیا دیکھ رہی ہے اب چشمِ حیرانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

۸

اُس رَحمتِ عالَم اَبرِ کرَم کے یہ کیسے مَتوالے ہیں
وہ آگ بجھانے آیا تھا ، یہ آگ لگانے والے ہیں
وہ والی تھا مِسکینوں کا ، بیواؤں اور یتیموں کا
یہ ماؤں بہنوں کے سَر کی چادر کو جَلانے والے ہیں
وہ جُود و سخا کا شہزادہ تھا بُھوک مِٹانے آیا تھا
یہ بُھوکوں کے ہاتھوں کی روٹی چھین کے کھانے والے ہیں

یہ زَر کے پُجاری بیچنے والے ہیں دِین و اِیمانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

۹

ظالم مَت بُھولیں بالآخر مظلُوم کی باری آئے گی
مکّاروں پر مکر کی ہر بازی اُلٹائی جائے گی
پتھر کی لکیر ہے یہ تقدیر ، مِٹا دیکھو گر ہمّت ہے
یا ظُلم مٹے گا دَھرتی سے یا دَھرتی خود مِٹ جائے گی
ہر مکر اُنہی پر اُلٹے گا ، ہر بات مُخالِف جائے گی
بالآخر میرے مَولا کی تقدیر ہی غالِب آئے گی
جیتیں گے مَلائِک ، خائِب و خاسِر ہوگا ہر شیطانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

۱۰

اِک روز تمہارے سِینوں پر بھی وَقت چلائے گا آرا
ٹوٹیں گے مَان تکبّر کے بِکھریں گے بَدن پارہ پارہ

مَظلُوموں کی آہوں کا دُھواں ظالم کے اُفُق گہنا دے گا
نَمرُود جَلائے جائیں گے دیکھے گا فلک یہ نظّارہ
کیا حال تمہارا ہوگا جب شَدّاد ملائک آئیں گے
سب ٹھاٹھ دَھرے رہ جائیں گے جب لاد چلے گا بَنجارا
ظالم ہوں گے رُسوائے جہاں ، مظلُوم بنیں گے آنِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

(جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۸۹ء)

آ مرِے چاند میری رات بنے

تُو مرِے دِل کی شَش جہات بنے　　اِک نئی میری کائنات بنے

سب جو تیرا ہے لاکھ ہو میرا　　تُو جو میرا بنے تو بات بنے

ہیچ ہے تُجھ سے مُنقطِع ہر ذات　　جِس کا تُو ہو اُسی کی ذات بنے

عالَمِ رنگ و بُو کے گل بُوٹے!　　خواب ٹھہرے ، توَہّمات بنے

سادہ باتوں کا بھی مِلا نہ جواب　　سب سوالات مُظلِمات بنے

یہ شب و روز و ماہ و سال تمام　　کیسے پیمانۂ صِفات بنے!

ہوئی میزانِ ہَفتہ کب آغاز؟　　کیسے دِن رات سات سات بنے؟

عالَمِ حَیرتی کے مَندِر میں　　کبھی بُت مظہرِ صِفات بنے

کبھی مخلوق ہوگئی ہمہ اُوست　　آتِش و آب ، عینِ ذات بنے

کتنے منصور چڑھ گئے سرِ دار　　کتنے نعرے تَعلّیات بنے

کتنے عُزّیٰ بنے ؟ مٹے کَے بار ؟ کتنے لات اُجڑے کتنے لات بنے

کتنے محمود آئے ، کتنی بار سومنات اُجڑے ، سومنات بنے

جو کھنڈر تھے محل بنائے گئے کتنے محلوں کے کھنڈرات بنے

عالَمِ بے ثبات میں شب و روز آج کی جِیت کل کی مات بنے

تیرے مُنہ کے سُبک سُہانے بول دِل کے بھاری مُعاملات بنے

دِن بہت بے قرار گزرا ہے آ مرے چاند ، میری رات بنے

(الحراب صد سالہ جشن تشکر نمبر-مرتبہ لجنہ کراچی ۱۹۸۹ء)

قطعہ

ہر طرف آپ کی یادوں پہ لگا کر پہرے
جی کڑا کرکے میں بیٹھا تھا کہ مت یاد آئے
ناگہاں اور کسی باپ پہ دل ایسا دکھا
میں بہت رویا مجھے آپ بہت یاد آئے

ہم آن ملیں گے متوالو!

ہم آن ملیں گے متوالو ، بس دیر ہے کَل یا پَرسوں کی
تم دیکھو گے تو آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی ، دِید کے تَرسوں کی
ہم آمنے سامنے بیٹھیں گے تو فَرطِ طَرَب سے دونوں کی
آنکھیں سَاون برسائیں گی اور پیاس بجھے گی بَرسوں کی
تُم دُور دُور کے دیسوں سے ، جب قافِلہ قافِلہ آؤ گے
تو میرے دِل کے کھیتوں میں ، پُھولیں گی فصلیں سَرسوں کی
یہ عِشق و وَفا کے کھیت رَضا کے خوشوں سے لَد جائیں گے
موسم بدلیں گے ، رُت آئے گی ساجَن ! پیار کے دَرسوں کی
مِرے بھولے بھالے حبیب مُجھے لکھ لکھ کر کیا سمجھاتے ہیں
کیا ایک اُنہی کو دُکھ دیتی ہے ، جُدائی لمبے عَرصوں کی؟

یہ بات نہیں وعدوں کے لمبے لیکھوں کی ، تم دیکھو گے

ہم آئیں گے ، جھوٹی نکلے گی ، لاف خدا ناترسوں کی

دُور ہوگی کُلفت عرصوں کی

اور پیاس بجھے گی بَرسوں کی

ہم گیت مِلَن کے گائیں گے

پُھولیں گی فصلیں سَرسوں کی

(الفضل ربوہ-صد سالہ جشن تشکّر نمبر ۱۹۸۹ء)

غزل آپؐ کے لئے

گُلشن میں پُھول ، باغوں میں پَھل آپؐ کے لئے
جھیلوں پہ کِھل رہے ہیں کنول آپؐ کے لئے

میری بھی آرزو ہے ، اِجازت مِلے تو میں
اَشکوں سے اِک پروؤں غَزَل آپؐ کے لئے

مِژگاں بنیں ، حِکایتِ دِل کے لئے قلَم
ہو رَوشنائی ، آنکھوں کا جَل آپؐ کے لئے

اِن آنسوؤں کو چرَنوں پہ گرنے کا اِذن ہو
آنکھوں میں جو رہے ہیں مَچل آپؐ کے لئے

دِل آپؐ کا ہے ، آپؐ کی جان ، آپؐ کا بَدَن
غم بھی لگا ہے جان گُسَل آپؐ کے لئے

میں آپؐ ہی کا ہوں ، وہ مِری زِندگی نہیں
جِس زِندگی کے آج نہ کل آپؐ کے لئے

گو آرہی ہے میرے ہی گیتوں کی بازگشت
نغمہ سَرا ہیں دَشت و جَبَل آپؐ کے لئے

ہر لمحۂ فِراق ہے عُمرِ درازِ غم
گُزرا نہ چین سے کوئی پَل آپؐ کے لئے

آ جایئے کہ سَکھیاں یہ مِل مِل کے گائیں گیت
موسم گئے ہیں کتنے بَدَل آپؐ کے لئے

ہم جَیسوں کے بھی دِید کے سامان ہوگئے
ظاہر ہُوا تھا حُسنِ اَزل آپؐ کے لئے

صلّی اللہ علیہ وسلم

یہ تین شعر اصل نعتیہ کلام کا حصہ نہیں اور غزل کی روایت کے مطابق قافیوں کی رعایت سے الگ مضمون میں الجھ گئے ہیں، اس لئے ان کو نعتیہ کلام کا حصہ نہ سمجھا جائے۔

اب حَسرتیں بَسی ہیں وہاں ، آرزُوؤں نے
خوابوں میں جو بنائے مَحَل آپ کے لئے

گِرہیں تمام کُھل گئیں جُز آرزُوئے وَصل
رکھ چھوڑا ہے اِس عُقدے کا حَل آپ کے لئے

کل آنے کا جو وعدہ تھا ، آکر تو دیکھتے
تڑپا تھا کوئی کِس طرح کل آپ کے لئے

(جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۸۹ء)

وفا کا امتحان

تِری راہوں میں کیا کیا اِبتلا روزانہ آتا ہے
وَفا کا اِمتحاں لینا تُجھے کیا کیا نہ آتا ہے

اُحُد اور مکہ اور طائف اِنہی راہوں پہ ملتے ہیں
اِنہی پر شِعبِ بُو طالِب بے آب و دانہ آتا ہے

کنارِ آبِ جُو تِشنہ لبوں کی آزمائش کو
کہیں کَرب و بَلا کا اِک کڑا وِیرانہ آتا ہے

پشاور سے اِنہی راہوں پہ سنگستانِ کابُل کو
مرِا شہزادہ لے کر جان کا نذرانہ آتا ہے

اُسے عشق و وفا کے جرم میں سنگسار کرتے ہیں
تو ہر پتھر دمِ تسبیح ، دانہ دانہ آتا ہے

جہاں اہلِ جفا ، اہلِ وَفا پر وار کرتے ہیں
سرِ دَار اُن کو ہر منصور کو لٹکانا آتا ہے
جہاں شیطان مومن پر رَمی کرتے ہیں وہ راہیں
جہاں پتھر سے مردِ حق کو سَر ٹکرانا آتا ہے
جہاں پسرانِ باطل عورتوں پر وَار کرتے ہیں
نَرِمردان کو یہ ''شیوۂ مردانہ'' آتا ہے
یہی راہیں کبھی سکھر ، کبھی سکرنڈ جاتی ہیں
اِنہی پر پنّوں عاقل ، وارہ اور لَڑکانہ آتا ہے
کبھی ذِکرِ قتیلِ حیدرآباد اِن پہ مِلتا ہے
کہیں نوّابشاہ کا دُکھ بَھرا اَفسانہ آتا ہے
کہیں ہے کوئٹہ کی داستانِ ظُلم و سفّاکی
کہیں اوکاڑہ اور لاہور اور بُچیانہ آتا ہے
کہیں ہے ماجرائے گُجرانوالہ کی لہُو پاشی
کہیں اِک سَانحہ ٹوپی کا سفّاکانہ آتا ہے
خوشاب اور ساہیوال اور فیصل آباد اور سرگودھا
بَلائے ناگہاں اِک نت نیا مَولانا آتا ہے

مَعابِد سے مِٹا کر کلمۂ توحِید آئے دِن
شریروں کو عِبادُاللہ کا دِل بَرمانا آتا ہے

یہ کیا اَنداز ہیں کیسے چلَن ہیں کیسی رَسمیں ہیں
اِنہیں تو ہر طریقِ نامُسلمانانہ آتا ہے

بگُولے بَن کے اُڑ جانا رَوِش غولِ بَیاباں کی
ہمیں آبِ بقا پی کر اَمَر ہو جانا آتا ہے

ہماری خاکِ پا کو بھی عدُو کیا خاک پائے گا
ہمیں رُکنا نہیں آتا اسے چلنا نہ آتا ہے

اسے رُک رُک کے بھی تسکینِ جِسم و جَاں نہیں ملتی
ہمیں مثلِ صَبا چلتے ہوئے ستانا آتا ہے

تَصوُّر اِن دِنوں جِس رَہ سے بھی ربوہ پہنچتا ہے
تعجب ہے کہ ہر اُس راہ پر ننکانہ آتا ہے

کبھی یادوں کی اِک بارات یوں دِل میں اُترتی ہے
کہ گویا رِندِ تِشنہ لَب کے گھر مَے خانہ آتا ہے

عَجب مَستی ہے یادِ یار مَے بَن کر بَرستی ہے
سرائے دِل میں ہر محبوب دِل رِندانہ آتا ہے

وہی رونا ہے ہجرِ یار میں بس فرق ہے اتنا
کبھی چھُپ چھُپ کے آتا تھا اب آزادانہ آتا ہے

(جلسہ سالانہ امریکہ ۱۹۸۹ء)

دَشتِ طَلَب میں

دَشتِ طَلَب میں جا بجا ، بادلوں کے ہَیں دَل پڑے
کاش کِسی کے دِل سے تو چشمۂ فیض اُبَل پڑے

بے آسراؤں کے لئے کوئی تو اَشکبار ہو
پیاس بجھے غریب کی تِشنہ لَبوں کو کل پڑے

بادِ سَمُوم سے چَمن ، دَردوں دُکھوں سے لَد گیا
آہِ فقیر سے مِرے اَشک اُبل اُبل پڑے

چشمِ حَزیں کے پار اُدھر ۔ درد نِہاں کی جھیل پر
کِھلتے ہیں کیوں کسے خبر ، حَسرتوں کے کنول پڑے

سُود و زِیاں سُرور و غم ، رَوشنیوں کے زِیر و بم
آس بُجھے تو یاس کے دِیپ کی لَو اُچھل پڑے

چاند نے پی ہوئی تھی رات ، ڈول رہی تھی کائنات
نور کی مَے اُتر رہی تھی ، عرش سے ، جیسے طَل پڑے
بَن گئی بزمِ شَش جہات میکدۂ تجلّیات
دَیر و حَرَم کو چھوڑ کر رِند نِکل نِکل پڑے
صبر کا دَرس ہوچکا ، اب ذرا حالِ دِل سُنا
کہتے ہیں تجھ کو ناصحا ، چَین نہ ایک پَل پڑے
آنکھ میں پھانس کی طرح ہجر کی شَب اَٹک گئی
اے مِرے آفتاب آ ۔ رات ٹلے تو کَل پڑے
کون رہِ فِراق سے لَوٹ کے پھر نہ آ سکا
کس کے نُقوشِ مُنتظِر ، رہ گئے بے محل پڑے
راہِ خدا میں منزلِ مَرگ پہ سب مچل گئے
ہم بھی رُکے رُکے سے تھے ، اِذن ہوا تو چل پڑے

(۱۹۹۰ء)

یہ دِل نے کس کو یاد کیا

یہ دِل نے کس کو یاد کیا ، سَپنوں میں یہ کون آیا ہے
جس سے سَپنے جاگ اٹھّے ہیں خوابوں نے نور کمایا ہے
گُل بوٹوں ، کلیوں ، پتّوں سے ، کانٹوں سے خوشبو آنے لگی
اِک عَنبر بار تصوُّر نے یادوں کا چَمن مہکایا ہے
گُل رَنگ شَفَق کے پیراہن میں قوسِ قُزَح کی پینگوں پر
اِک یاد کو جھولے دے دے کر پگلے نے دِل بہلایا ہے
دیکھیں تو سہی دِن کیسے کیسے حُسن کے رُوپ میں ڈھلتا ہے
بدلی نے شَفَق کے چہرے پر کالا گیسُو لہرایا ہے
جس رُخ دیکھیں ہر مَن موہن تیرا مُکھڑا ہی تکتا ہے
ہر اِک مُحسن نے تیرے حُسن کا ہی اِحسان اُٹھایا ہے

مِرے دِل کے اُفق پر لاکھوں چاند سِتارے رَوشن ہیں لیکن
جو ڈُوب چکے ہیں اُن کی یادوں نے مَنظر دُھندلایا ہے
جب مالی داغِ جدائی دے مُرجھا جاتے ہیں گُل بوٹے
دیکھیں فُرقَت نے کیسے پھول سے چہروں کو کُملایا ہے
یہ کون سِتارہ ٹوٹا جس سے سب تارے بے نور ہوئے
کس چَندَرما نے ڈُوب کے اِتنے چاندوں کو گہنایا ہے
کیا جلتا ہے کہ چِمنیوں سے اُٹھتا ہے دُھواں آہوں کی طرح
اِک دَرد بہَ داماں سُرمئی رُت نے سارا اُفُق گہنلایا ہے
کوئی احمدیوں کے اِمام سے بڑھ کر کیا دُنیا میں غَنی ہوگا
ہیں سچے دِل اس کی دولت اِخلاص اس کا سرمایا ہے
اے دشمنِ دِیں! ترا رِزق فَقَط تکذیب کے تُھوہر کا پھل ہے
شیطاں نے تجھے صحراؤں میں اِک باغِ سبز دِکھایا ہے
میں ہَفت اَفلاک کا پنچھی ہوں ، مِرا نورِ نظر آکاشی ہے
تُو اوندھے منہ چلنے والا اِک بے مُرشَد چوپایہ ہے
سچے ساتھی بانٹ کے دُکھ مرا تن من دَھن اَپنا بیٹھے
سُکھ کے ساتھی تھے ہی پَرائے کون گیا ، کون آیا ہے

غفلت میں عُمر کی رات کٹی ، دِل مَیلا بال سفید ہوئے

اُٹھ چلنے کی تیاری کر ، سورج سر پر چڑھ آیا ہے

(جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۹۰ء)

کون پیا تھا؟ کون پریمی؟

اُن کو شِکوہ ہے کہ ہجر میں کیوں تڑپایا ساری رات
جِن کی خاطِر رات لُٹا دی ، چَین نہ پایا ساری رات

اُن کے اندیشوں میں دِل نے کیسے کیسے گھبرا کر
سینے کے دِیوار و دَر سے ، سر ٹکرایا ساری رات

خُوب سَجی یادوں کی محفل ، مہمانوں نے تاپے ہاتھ
ہم نے اَپنا کوئِلہ کوئِلہ ، دِل دہکایا ساری رات

اُن سے شکوہ کیسا جن کی یاد نے بیٹھ کے پہلُو میں
ساری رات آنکھوں میں کاٹی ، دَرد بٹایا ساری رات

اُن سے شکایت کس منہ سے ہو جن کے ہوں اِحسان بہت
جن کی کُومل یاد نے دُکھتا دِل سہلایا ساری رات

گرد آلود تھا پتّہ پتّہ ، کلی کلی کُجلائی ہوئی
ٹُوٹ کے یادیں برسیں ، ہر بوٹا نہلایا ساری رات

روتے روتے سینے پر سر رکھ کر سو گئی اُن کی یاد
کون پیا تھا ؟ کون پریمی ؟ بھید نہ پایا ساری رات

وہ یاد آئے جن کے آنسو تھے غم کی خاموش کتھا
میرے سامنے بیٹھ کے روئے ، دُکھ نہ بتایا ساری رات

وہ یاد آئے جن کے آنسو پونچھنے والا کوئی نہ تھا
سُوجے نَین دِکھائے اپنے اور رُلایا ساری رات

بچے بھوکے گریاں ترساں ، دیپک کی لَو لرزاں لرزاں
کُٹیا میں اِفلاس کے بھوت کا ناچا سایا ساری رات

اَوروں کے دُکھ درد میں تُو کیوں ناحق جَان گنواتا ہے
تُجھ کو کیا کوئی بے شک تڑپے ، ماں کا جایا ساری رات

صُبحِ صادِق پر صِدّیقوں کا اِیمان نہیں ڈولا
اندھی رات کے گھور اندھیروں نے بہکایا ساری رات

راتوں کو خُدا سے پیار کی لَو اور صُبح بُتوں سے یارانے
نادان گنوا بیٹھے دِن کو جو یار کمایا ساری رات

(جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۹۰ء)
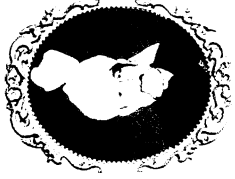
ہم نے تو آپ کو اپنا اپنا، کہہ کر لا کھ بُلا بھیجا

یہ نظم استاذی المکرّم حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کی یاد میں ۱۹۹۰ء میں کہی گئی
اور اُن ہی کی زبانی اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہی تھی

جائیں جائیں ہم رُوٹھ گئے ، اب آ کر پیار جتائے ہیں
جب ہم خوابوں کی باتیں ہیں ، جب ہم یادوں کے سائے ہیں
اب کِس کو بھیج بُلائیں گے ، کیسے سینے سے لگائیں گے
مَر کر بھی کوئی لَوٹا ہے ، سائے بھی کبھی ہاتھ آئے ہیں
کیا قبروں پر رو رو کر ہی ، نینوں کی پیاس بجھا لیں گے
کیا یوں بھی کسی نے رُوٹھے یار منا کر بھاگ جگائے ہیں
جو آنکھیں مُند گئیں رو رو کر ۔ اور گھل گھل کے جو چراغ بجھے
اب اُن کی پگھلی یادوں میں ، کیا بیٹھے نیر بہائے ہیں

جو صُبح کا رَستہ تکتے تکتے ، اندھیاروں میں خواب ہوئے
اب اُن کے بعد آپ اُن کے لئے ، کیا خاک سویرے لائے ہیں

ہم نے تو آپ کو اپنا اپنا ، کہہ کر لاکھ بُلا بھیجا
اِس پر بھی آپ نہیں آئے ، آپ اپنے ہیں کہ پرائے ہیں

اب آپ کی باری ہے تڑپیں ، اب آپ ہمیں آوازیں دیں
سوتے میں ہنسیں روتے جاگیں کہ خواب مِلَن کے آئے ہیں

ہم جن راہوں پر مارے گئے ، وہ سچ کی روشن راہیں تھیں
ظالم نے اپنے ظُلم سے خود ، اپنے ہی اُفُق دُھندلائے ہیں

ہم آ بھی بسے ہیں اپنے خوابوں کی سَرمَد تعبیروں میں
آپ اب تک فانی دنیا میں ، سَپنوں سے دِل بہلائے ہیں

ہر خوشبو اور ہر رنگ کے لاکھوں پھول کِھلے ہیں آنگن میں
پھر چند گُلوں کی یادیں کیوں ، کانٹوں کی طرح تڑپائے ہیں

ہم سَراَفراز ہوئے رُخصت ، ہے آپ سے بھی اُمید بہت
یہ یاد رہے کِس باپ کے بیٹے ہیں ، کِس ماں کے جائے ہیں

(جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۰ء)

ہو تمہی کل کے قافِلہ سالار

وَقت کم ہے ۔ بہت ہیں کام ۔ چلو　　مَلگجی ہو رہی ہے شام ۔ چلو
زندگی اِس طرح تمام نہ ہو　　کام رہ جائیں ناتمام ۔ چلو
کہہ رہا ہے خِرامِ بادِ صَبا　　جب تلک دَم چلے مُدام چلو
مَنزِلیں دے رہی ہیں آوازیں　　صُبح مَحوِ سفر ہو ، شام چلو
ساتھیو! میرے ساتھ ساتھ رہو　　قُربتوں کا لئے پَیام ۔ چلو
تم اُٹھے ہو تو لاکھ اُجالے اُٹھے　　تم چلے ہو تو بَرق گام چلو
کبھی ٹھہرو تو مثلِ اَبرِ بہار　　جب بَرَس جائے فیضِ عام ۔ چلو
رات جاگو مَہ و نجوم کے ساتھ　　دِن کو سُورج سے ہم خِرام چلو
ہو تمہی کل کے قافِلہ سَالار　　آج بھی ہو تمہی اِمام ۔ چلو
تم سے وَابَستہ ہے جہانِ نو　　تمہیں سونپی گئی زِمام ۔ چلو
آگے بڑھ کر قدَم تو لو ۔ دیکھو　　عہدِ نَو ہے تمہارے نام ۔ چلو

پیشوائی کرو ۔ تمہاری طرف　آرہا ہے نیا نِظام ۔ چلو
اے خُوشا ۔ دِل بَیار ۔ دَست بکار　لہر دَر لہر شاد کام چلو
میرے پیارو! خدا کے پیاروں پر　دائماً بھیجتے سَلام چلو
زیر و بَم میں دِلوں کی دَھڑکن کے　مَوجزن ہو خدا کا نام ۔ چلو
دِل سے اُٹھّے جو نعرۂ تکبیر　ہو ثُرّیا سے ہمکلام ۔ چلو

غمِ دُنیا کی ہے دَوا غمِ عِشق
دَمِ عیسیٰ نہیں ، سِوا دَمِ عِشق
بحرِ عالَم میں اِک بَپا کر دو
پیار کا غُلغُلہ ، تلاطُمِ عِشق

(جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۹۱ء)

کشکول میں بھر دے جو مرے دِل میں بھرا ہے

جو دَرد سسکتے ہوئے حَرفوں میں ڈَھلا ہے — شاید کہ یہ آغوشِ جُدائی میں پَلا ہے

غَم دے کے کسے فکرِ مریضِ شبِ غَم ہے — یہ کون ہے جو دَرد میں رَس گھول رہا ہے

یہ کس نے مِرے دَرد کو جینے کی طَلَب دی — دِل کس کے لئے عُمرِ خِضَر مانگ رہا ہے

ہر روز نئے فکر ہیں ، ہر شَب ہیں نئے غَم — یا رَبّ یہ مِرا دِل ہے کہ مہمان سَرا ہے

ہیں کس کے بَدَن دیس میں پابندِ سَلاسِل — پَردیس میں اِک رُوح گرِفتارِ بَلا ہے

کیا تُم کو خبر ہے رَہِ مَولا کے اَسیرو! — تُم سے مُجھے اِک رِشتۂ جاں سب سے سوا ہے

آجاتے ہو کرتے ہو مُلاقات شب و روز — یہ سلسلۂ رَبطِ بہم صُبح و مَسا ہے

اَے تنگیٔ زِنداں کے سَتائے ہوئے مہمان — وَا چشم ہے ، دِل بَاز ، دَرِ سینہ کُھلا ہے

تُم نے مِری جلوَت میں نئے رَنگ بھرے ہیں — تُم نے مِری تنہائیوں میں ساتھ دیا ہے

تُم چاندنی راتوں میں مِرے پاس رہے ہو — تُم سے ہی مِری نُقرئی صُبحوں میں ضِیا ہے

کس دِن مجھے تُم یاد نہیں آئے مگر آج — کیا روزِ قیامت ہے! کہ اِک حشر بپا ہے

یادوں کے مُسافِر ہو تمنّاؤں کے پیکر — بھر دیتے ہو دِل، پھر بھی وہی ایک خلا ہے

سینے سے لگا لینے کی حسرت نہیں مٹتی — پہلو میں بٹھانے کی تڑپ حد سے سوا ہے

یا رَبّ یہ گدا تیرے ہی دَر کا ہے سَوالی — جو دَان مِلا تیری ہی چوکھٹ سے مِلا ہے

گُم گشتہ اَسیرانِ رہِ مولا کی خاطِر — مُدّت سے فقیر ایک دُعا مانگ رَہا ہے

جِس رَہ میں وہ کھوئے گئے اُس رَہ پہ گدا ایک — کشکول لئے چلتا ہے لب پہ یہ صَدا ہے

خَیرات کر اَب اِن کی رِہائی مِرے آقا! — کشکول میں بَھر دے جو مرے دِل میں بَھرا ہے

میں تُجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں ، تُو میرا خدا میرا خدا ہے

(جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۹۱ء)

گھٹا کَرَم کی ہجومِ بَلا سے اُٹھی ہے

گھٹا کرم کی ، ہُجومِ بَلا سے اُٹھی ہے
کرامت اِک دلِ دَردآشنا سے اُٹھی ہے

جو آہ ، سجدۂ صبر و رضا سے اُٹھی ہے
زمین بوس تھی ، اُس کی عطا سے اُٹھی ہے

رَسائی دیکھو! کہ باتیں خدا سے کرتی ہے
دُعا۔ جو قلب کے تحت الثّریٰ سے اُٹھی ہے

یہ کائنات اَزَل سے نہ جانے کتنی بار
خَلا میں ڈُوب چکی ہے خَلا سے اُٹھی ہے

سَدا کی رَسم ہے، اِبلیسیّت کی بانگِ زَبُوں
اَنا کی گود میں پل کر اِباء سے اُٹھی ہے

حَیا سے عاری، سِیَہ بخت، نیش زَن، مرَدُود
یہ واہ واہ کسی کربلا سے اُٹھی ہے

خَموشیوں میں کھنکنے لگی کسک دِل کی
اِک ایسی ہُوک دِلِ بےنوا سے اُٹھی ہے

مَسیح بَن کے، وہی آسماں سے اُتری ہے
جو اِلتجا ، دِلِ ناکتخدا سے اُٹھی ہے

وہ آنکھ اُٹھی تو مُردے جگا گئی لاکھوں
قیامت ہوگی، کہ جو اِس اَدا سے اُٹھی ہے

اَمَر ہوئی ہے وہ تُجھ سے محمدِؐ عربی نِدائے عِشق ، جو قولِ بلٰی سے اُٹّھی ہے
ہزار خاک سے آدم اُٹھے ، مگر بخدا شبیہ وہ ! جو تری خاکِ پا سے اُٹّھی ہے
بنا ہے مَہبَطِ اَنوار قادیاں ۔ دیکھو وہی صَدا ہے ، سُنو ! جو سَدا سے اُٹّھی ہے
کنارے گونج اُٹھے ہیں زمیں کے ، جاگ اُٹھو کہ اِک کروڑ صَدا ، اِک صَدا سے اُٹّھی ہے
جو دِل میں بیٹھ چکی تھی ، ہوائے عَیش وطَرَب بڑے جَتن سے ، ہزار اِلتجا سے اُٹّھی ہے
حَیاتِ نَو کی تمنّا ۔ ہوئی تو ہے بیدار مگر یہ نیند کی ماتی ، دُعا سے اُٹّھی ہے

(الحراب سوواں جلسہ سالانہ نمبر لجنہ کراچی ۔ جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۱ء)

اپنے دیس میں اپنی بستی میں اِک اپنا بھی تو گھر تھا

یہ نظم ۱۹۹۱ء میں قادیان کے سفر کے دوران کہی گئی اور جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر پڑھی گئی۔

اپنے دیس میں اپنی بستی میں اِک اپنا بھی تو گھر تھا
جیسی سُندر تھی وہ بستی ویسا وہ گھر بھی سُندر تھا

دیس بدیس لئے پِھرتا ہوں اپنے دِل میں اُس کی کتھائیں
میرے مَن میں آن بسی ہے تَن مَن دَھن جِس کے اندر تھا

سادہ اور غریب تھی جنتا ۔ لیکن نیک نصیب تھی جنتا
فیض رَسان عجیب تھی جَنتا ۔ ہر بندہ ، بندہ پَرور تھا

سچّے لوگ تھے ، سُچّی بستی ۔ کرموں والی اُچّی بستی
جو اُونچا تھا ، نیچا بھی تھا ، عرش نشیں تھا ، خاک بَسر تھا

اُس کی دَھرتی تھی آکاشی ، اُس کی پَرجا تھی پَرکاشی
جس کی صدیاں تھیں مُتلاشی ، گلی گلی کا وہ منظر تھا

کرتے تھے آ آ کے بسیرے ، پنکھ پکھیرُو شام سَویرے

پُھولوں اور پھلوں سے بوجھل ، بُستاں کا ایک ایک شجر تھا

اُس کے سُروں کا چَرچا جا جا ، دیس بدیس میں ڈَنکا باجا

اُس بستی کا پِیتم راجا ، کرِشن کَنھیّا مُرلی دَھر تھا

چاروں اور بجی شہنائی بھجنوں نے اِک دُھوم مچائی

رُت بھگوان مِلَن کی آئی ، پِیتم کا دَرشن گھر گھر تھا

گوتم بُدّھا بُدّھی لایا ، سب رِشیوں نے درس دِکھایا

عیسیٰؑ اُترا مہدیؑ آیا جو سب نبیوں کا مَظہر تھا

مہدیؑ کا دِلدار محمدؐ ، نبیوں کا سردار محمدؐ

نورِ نگہ سرکار محمدؐ ، جس کا وہ منظورِ نظر تھا

آشاؤں کی اُس بستی میں ، میں نے بھی فیض اُس کا پایا

مجھ پر بھی تھا اُس کا چھایا ، جِس کا میں ادنیٰ چاکر تھا

اِتنے پیار سے کس نے دی تھی ، میرے دِل کے کواڑ پہ دَستک

رات گئے مِرے گھر کون آیا ، اُٹھ کر دیکھا تو اِیشر تھا

عَرش سے فَرش پہ مایا اُتری ، رُوپا ہو گئی ساری دَھرتی

مِٹ گئی کُلفت چھا گئی مَستی ۔ وہ تھا میں تھا مَن مَندِر تھا

تُجھ پر میری جان نچھاور ، اِتنی کرپا اِک پاپی پر
جِس کے گھر نارائن آیا ۔ وہ کیڑی سے بھی کمتر تھا
ربّ نے آخر کام سنوارے ، گھر آئے برہا کے مارے
آ دیکھے اُونچے مینارے ، نُورِ خدا تا حدِّ نظر تھا
مَولا نے وہ دِن دِکھلائے ، پریمی رُوپ نگر کو آئے
ساتھ فرِشتے پَر پھیلائے ، سایۂ رَحمت ہر سَر پر تھا
عشقِ خدا مُونہوں پر ''وسّے'' پُھوٹ رہا تھا نور ۔ نظر سے
اَکھیَن سے مَے پیت کی بَرسے ، قابلِ دِید ، ہر دِیدہ وَر تھا
لیکن آہ جو رَستہ تکتے ، جان سے گزرے تجھ کو ترستے
کاش وہ زندہ ہوتے جن پر ، ہجر کا اِک اِک پَل دُوبھر تھا
آخر دَم تک تجھ کو پکارا ، آس نہ ٹوٹی ، دِل نہ ہارا
مُصلحِ عالَم باپ ہمارا ، پیکرِ صبر و رَضا ، رَہبر تھا
سَدَا سُہاگن رہے یہ بستی ، جِس میں پیدا ہوئی وہ ہستی
جِس سے نور کے سَوتے پُھوٹے ، جو نوروں کا اِک ساگر تھا
ہیں سب نام خدا کے سُندَر ، واہے گُرو ، اَللّٰہُ اَکبَر
سب فانی ، اِک وہی ہے باقی ، آج بھی ہے جو کل ایشر تھا

(جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء)

مِرا نالہ اُس کے قدموں کے غُبار تک تو پہنچے

کبھی اِذن ہو تو عاشق دَرِ یار تک تو پہنچے
یہ ذرا سی اِک نِگارش ہے ، نِگار تک تو پہنچے

دِلِ بے قرار قابو سے نکل چکا ہے ، یا رَبّ
یہ نگاہ رَکھ کہ پاگل سَرِ دار تک تو پہنچے

جو گلاب کے کٹوروں میں شرابِ ناب بھر دے
وہ نسیمِ آہ ، پُھولوں کے نِکھار تک تو پہنچے

کچھ عَجب نہیں کہ کانٹوں کو بھی پُھول پھل عطا ہوں
مِری چاہ کی حلاوت رَگِ خار تک تو پہنچے

یہ محبتوں کا لَشکر جو کرے گا فتحِ خیبر
ذَرا تیرے بُغض و نفرت کے حِصار تک تو پہنچے

مجھے تیری ہی قسم ہے کہ دوبارہ جی اُٹھوں گا
ترا نفخِ رُوح میرے دِلِ زار تک تو پہنچے

جو نہیں شمار اُن میں تو غُرابِ پَر شِکستہ
ترے پاک صاف بگلوں کی قِطار تک تو پہنچے

تری بے حِساب بخشش کی گلی گلی ندا دوں
یہ نَوید تیرے چاکر گنہگار تک تو پہنچے

یہ شجر خزاں رَسیدہ ہے مُجھے عزیز یا رَبّ
یہ اِک اور وَصلِ تازہ کی بہار تک تو پہنچے

جنہیں اپنی حبلِ جاں میں نہ مِلا سُراغ تیرا
وہ خود اپنی ہی اَنا کے بُتِ نار تک تو پہنچے

کسے فکر عاقبت ہے ، اِنہیں بَس یہی بہت ہے
کہ رہینِ مرگ 'داتا' کے مَزار تک تو پہنچے

ہے عوام کے گناہوں کا بھی بوجھ اس پہ بھاری
یہ خبر کسی طریقے سے حِمار تک تو پہنچے

یہ خبر ہے گرم یا ربّ کہ سوار خواہد آمد
کروں نقدِ جاں نچھاور ، مِرے دَار تک تو پہنچے

وہ جوان بَرق پا ہے ، وہ جمیل و دِلرُبا ہے
مِرا نالہ اُس کے قدموں کے غُبار تک تو پہنچے

(جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۹۲ء)

جو خدا کو ہوئے پیارے

یہ نظم اپنی بیوی آصفہ مرحومہ کی یاد میں ۱۹۹۲ء میں کہی تھی۔

نہ وہ تم بدلے نہ ہم ، طَور ہمارے ہیں وہی
فاصلے بڑھ گئے ، پر قُرب تو سارے ہیں وہی

آ کے دیکھو تو سہی بزمِ جہاں میں ، کل تک
جو تمہارے ہُوا کرتے تھے ، تمہارے ہیں وہی

جُھٹپٹوں میں اُنہی یادوں سے وہی کھیلیں گے کھیل
وہی گلیاں ہیں ، وہی صحن ، چوبارے ہیں وہی

وہی جلسے ، وہی رونق ، وہی بزم آرائی
ایک تم ہی نہیں ، مہمان تو سارے ہیں وہی

شامِ غم ، دِل پہ شَفَق رَنگ ، دُکھی زخموں کے
تم نے جو پُھول کِھلائے مجھے پیارے ہیں وہی

صحنِ گُلشن میں وہی پُھول کِھلا کرتے ہیں
چاند راتیں ہیں وہی ، چاند سِتارے ہیں وہی

وہی جَھرنوں کے مَدُھر گیت ہیں مدہوش شجَر
نیلگوں رُود کے گُل پوش کِنارے ہیں وہی

مَے برستی ہے - بُلا بھیجو - کہاں ہے ساقی
بَھری برسات میں موسم کے اِشارے ہیں وہی

بے بسی ہائے تماشا کہ تری موت سے سب
رَنجشیں مٹ گئیں ، پر رَنج کے مارے ہیں وہی

تم وہی ہو تو کرو کُچھ تو مُداوا غم کا
جِن کے تم چارہ تھے وہ دَرد تو سارے ہیں وہی

میرے آنگن سے قضا لے گئی چُن چُن کے جو پُھول
جو خدا کو ہوئے پیارے ، مرے پیارے ہیں وہی

تم نے جاتے ہوئے پلکوں پہ سَجا رکھے تھے
جو گُہر ، اب بھی مِری آنکھوں کے تارے ہیں وہی

مُنتظِر کوئی نہیں ہے لبِ ساحِل ورنہ
وہی طُوفاں ہیں ، وہی ناؤ ، کِنارے ہیں وہی

یہ ترے کام ہیں مَولا ، مجھے دے صبر و ثَبات
ہے وہی راہ کٹھن ، بوجھ بھی بھارے ہیں وہی

(جلسہ سالانہ یوکے-۱۹۹۲ء)

خدا کے سپرد

اس نظم کا پہلا مصرعہ آصفہ بیگم کی زندگی ہی میں ایک معمولی فرق کے ساتھ رؤیا میں زبان پر جاری ہوا تھا۔ اس پر نظم شروع کی تو ان کی زندگی میں صرف دو شعر ہو سکے تھے۔ باقی نظم ان کی وفات کے بعد مکمل کی ہے۔ اس مناسبت سے پہلے مصرعہ کو کچھ تبدیل کرنا پڑا یعنی پہلے یہ مصرعہ یوں تھا۔

ع　　تری شفا کا سفر ہے قدم قدم اِعجاز

تری بَقا کا سفر تھا قَدم قدم اِعجاز　　بَدن سے سانس کا ہر رِشتہ دَم بہ دَم اِعجاز

ترا فَنا کے اُفُق سے پلَٹ پلَٹ آنا　　دُعا کے دوش پہ نبضوں کا زِیروبَم اِعجاز

تھا اِک کرِشمۂ پیہم ترا دِلِ بیمار　　دِکھایا ہوگا کسی دِل نے ایسا کم اِعجاز

نحیف جان، بہت بوجھ اُٹھا کے چلتی رہی　　ہر ایک نَقشِ قَدم پر تھا مُرتَسم اِعجاز

اُسی کا فیض تھا ورنہ مری دُعا کیا تھی
کہے سے اُس کے دِکھاتا تھا میرا غَم اِعجاز

جب اُس کا اِذن نہ آیا ، خَطا گئی فریاد
رہی نہ آہ کرِشمہ ، نہ چشمِ نَم اِعجاز

غِنا نے اُس کی جو عِرفانِ بندگی بخشا
نہیں تھا وہ کسی جُود و عَطا سے کم اِعجاز

بچشمِ نَم تمہیں سمجھایا ، بس خدا کے لئے
دِکھاؤ نا ، سَرِ تسلیم کرکے خَم اِعجاز

یونہی شماتت اعدا سے مَت ڈرو بی بی!
ہمارے حق میں دِکھائیں گے یہ سِتَم اِعجاز

ہو مَوت اُس کی رضا پر ، یہی کرامت ہے
خوشی سے اُس کے کہے میں جو کھائیں سَم ، اِعجاز

وہیں تمہاری اَنا کا سفر تمام ہوا
حیات و مَوت وہیں بَن گئے بَہم اِعجاز

نحیف ہونٹوں سے اُٹھی نِدائے اِستِغفَار
نَوائے توبہ تھی اللہ کی قَسَم اِعجاز

مجھے کبھی بھی تم اِتنی نہیں لگیں پیاری
وہ حُسن تھا مَلکوتی ، وہ ضَبطِ غَم اِعجاز

اُسی کی ہوگئیں تُم ، اُس کے اَمر ہی سے تمہیں
اَمَر بنانے کا دِکھلا گئی عَدَم اِعجاز
کبھی تو آ کے مِلیں گے ، چلو ، خدا کے سپُرد
کبھی تو دیکھیں گے اِحیائے نَو کا ہم اِعجاز

(۱۹۹۲ء)

جو گُل کبھی زندہ تھے

آج سے تقریباً چالیس برس پہلے یادِ رفتگاں کے طور پر کچھ اشعار کہے تھے لیکن غزل نامکمل رہی۔ اب آصفہ بیگم کی یاد میں رَبط مضمون قائم رکھتے ہوئے اُسی غزل میں چند اشعار کا اضافہ کر کے اسے اُن کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔

ہے حُسن میں ضَو غم کے شَراروں کے سہارے — اِک چاند مُعلّق ہے سِتاروں کے سہارے

اِک شُعلہ سا لرزاں ہے سرِ گورِ تمنّا — اِک غم جِئے جاتا ہے مَزاروں کے سہارے

تُو رُوٹھ کے اُمّیدوں کا دِل توڑ گیا ہے — اے میری اُمنگوں کے سہاروں کے سہارے

ناداری میں ناداروں کے رَکھوالے تھے کچھ لوگ — بخشش کے بھکاری، گنہگاروں کے سہارے

سُکھ بانٹتے پھرتے تھے مگر کتنے دُکھی تھے — بے چارگیٔ غم میں بچاروں کے سہارے

مرتے ہیں جب اللہ کے بندوں کے نگہبان — رہتے نہیں کیا اُن کے دُلاروں کے سہارے؟

وہ ناؤ، خدا بنتا ہے خود جس کا کھِوَیّا — پاگل ہے کہ ڈھونڈے وہ کناروں کے سہارے

کانٹوں نے بہت یاد کیا اُن کو خزاں میں — جو گُل کبھی زِندہ تھے بَہاروں کے سہارے

کیا اُن کا بھروسہ ہے جو دیتے تھے بھروسے	لو۔ مر گئے، جیتے تھے جو پیاروں کے سہارے
تُم جن کا وسیلہ تھیں وہ روتی ہیں کہ تُم نے	دَم توڑ کے توڑے ہیں ہزاروں کے سہارے
وہ آخری اَیّام ، وہ بہتے ہوئے خاموش	حَرفوں کے بَدن، اشکوں کے دھاروں کے سہارے
بھیگی ہوئی ، بُجھتی ہوئی ، مِٹتی ہوئی آواز	اِظہارِ تمنّا وہ اِشاروں کے سہارے
وہ ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہنا دَمِ رخصت	مَیں نے نہیں جینا نِگہداروں کے سہارے
وہ جن کو نہ راس آئے طبیبوں کے دِلاسے	شاید کہ بہل جائیں، نگاروں کے سہارے
آ بیٹھ مِرے پاس مِرا دستِ تہی تھام	مت چھوڑ کے جا دَرد کے ماروں کے سہارے

(۱۹۹۲ء)

اجنبی غم

یہ نظم کالج کے زمانہ میں مَری میں کہی تھی لیکن اس وقت نامکمل چھوڑ دی گئی تھی۔
اس کے بعد ۱۹۹۳ء میں بعض اَور بند شامل کر کے اسے مکمل کیا گیا۔

یہ پُر اَسرار دُھندلکوں میں سَمویا ہُوا غم
چھا گیا رُوح پہ اِک جذبۂ مُبہم بن کر
یہ فضاؤں میں سِسکتا ہُوا اِحساسِ اَلَم
دیدۂ شب سے ڈَھلکنے لگا شبنم بن کر

جانے یہ دُکھ ہے تمہارا کہ زمانے کا سِتَم
اَجنبی ہے ، کوئی مہمان چلا آیا ہے
اپنے چہرے کو چُھپائے زِ نقابِ شبِ غم
جان ہے اِس سے نہ پہچان ، چلا آیا ہے

آنکھ ہے میری کہ اَشکوں کی ہے اِک راہگُذار
دِل ہے یا ہے کوئی مہمان سرائے غم و حُزن
ہے یہ سینہ کہ جواں مرگ اُمنگوں کا مَزار
اِک زیارت گہِ صَد قافلہ ہائے غم و حُزن

یا ترے دِھیان کی جوگن ہمہ رَنج و آزار
خود چلی آئی ہے پہلو میں بجائے غم و حُزن
رات بھر چھیڑے گی اِحساس کے دُکھتے ہوئے تار
ایک اِک تار سے اُٹھے گی نوائے غم و حُزن

دِل جلے جاتا ہے جیسے کسی راہِب کا چَراغ
ٹمٹماتا ہو کہیں دُور بیابانوں میں
قافلے دَرد کے پا جاتے ہیں منزِل کا سُراغ
اِک لرزتی ہوئی لَو دیکھ کے وِیرانوں میں

یہ بھی شاید کوئی بھٹکا ہُوا راہی غَم ہے
دو گھڑی قلب کے غَم خانے میں ستائے گا
اوٹ سے تیرگیٔ یاس کی جب وقتِ سَحر
کِرَن اُمّید کی پُھوٹے گی ، چلا جائے گا

خانۂ دِل میں اُتر کر یہ فقیروں کے سے غم
نالۂ شب سے نصیب اپنا جگا لیتے ہیں
دِل کو اِک شرف عطا کرکے چلے جاتے ہیں
اَجنبی غَم مِرے مُحسن مرا کیا لیتے ہیں

کوئی مذہب ہے سِسکتی ہوئی رُوحوں کا نہ رَنگ
ہر سِتم دِیدہ کو اِنسان ہی پایا ہم نے
بَن کے اَپنا ہی لِپٹ جاتا ہے روتے روتے
غیر کا دُکھ بھی جو سینے سے لگایا ہم نے

کوئی قشقہ ہے دُکھوں کا نہ عمامہ نہ صلیب
کوئی ہندو ہے نہ مسلِم ہے نہ عیسائی ہے
ہر سِتم گر کو ہو اے کاش یہ عِرفان نصیب
ظُلم جِس پر بھی ہو ہر دین کی رُسوائی ہے

بادۂِ عشق ہے درمان ، اگر ہے کوئی
مت ہمیں چھوڑ کے جا ساقی کہ غم باقی ہیں
ہم نہ ہوں گے تو اُجڑ جائے گا مَے خانۂ غم
درد کے جام لُنڈھا ساقی کہ ہم باقی ہیں

سب جہانوں کے لئے بن کے جو رَحمت آیا
ہر زمانے کے دُکھوں کا ہے مَداوا وہی ایک
اُس کے دامن سے ہے وابَستہ کُل عالَم کی نجات
بے سہاروں کا ہے اب ملجا و ماویٰ وہی ایک

(صلّی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلّم)

(جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۹۳ء)

جآءَ المسِیح جآءَ المسِیح

(کچھ اہلِ وطن سے)

بہار آئی ہے ، دل وقفِ یار کر دیکھو
خِرَد کو نذرِ جنونِ بہار کر دیکھو

غضب کیا ہے جو کانٹوں سے پیار کر دیکھا
اب آ ؤ پھولوں کو بھی ہمکنار کر دیکھو

جو کر سکے تھے کیا ، غیر ہمیں بنا نہ سکے
ہم اب بھی اپنے ہیں ، اپنا شُمار کر دیکھو

بس اب نہ دُور رکھو اپنے دِل سے اہلِ وَطن
ہے تم سے پیار ہمیں ، اِعتبار کر دیکھو

ہمیں کبھی تو تم اپنی نگاہ سے دیکھو
تَعَصُّبات کی عَینک اُتار کر دیکھو

لگا رکھی ہیں جو چہروں پہ مولوی آنکھیں
نظَر کی بَرچھی اِن آنکھوں سے پار کر دیکھو

نحوستوں کا قلندر ہے پیرِ تسمہ پا
کسی دن اِس کو گلے سے اُتار کر دیکھو

نِقاب اوڑھ رکھا ہے جو مَولویّت کا
اُتار پھینکو اِسے تار تار کر دیکھو

تمہارا چہرہ بُرا تو نہیں ، نہا دھو کر
کبھی تو حُسنِ شرافت نکھار کر دیکھو

مسیح اُترا ہے عِنْدَ الْمَنَارَۃِ الْبَیْضَآء اُٹھو۔ کہ جائے اَدب ہے۔ سنوار کر دیکھو

لگاؤ سیڑھی اُتارو، دِلوں کے آنگن میں نِثار جاؤ ، نظر وار کر دیکھو

جو اُس کے ساتھ، اُسی کی دُعا سے اُترا ہے یہ مائدہ ہے، ڈِشوں میں اُتار کر دیکھو

بُلا رہی ہیں تمہیں پیار کی کھلی باہیں چلے بھی آؤ نا ، لِلّٰہ پیار کر دیکھو

محبتوں کے سَمَندَر سے دُوریاں کیسی لپٹ کے مَوجوں سے بوس و کنار کر دیکھو

(جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۹۴ء)

آمدِ امامِ کامگار

(منکرین سے خطاب)

ہیں آسمان کے تارے گواہ ، سُورج چاند پڑے ہیں ماند ، ذرا کچھ بچار کر دیکھو
ضرور مہدیٔ دوراں کا ہو چکا ہے ظہور ذرا سا نُورِ فِراست نِکھار کر دیکھو
خزانے تم پہ لُٹائے گا لا جرم لیکن بَس ایک نذرِ عقیدت گذار کر دیکھو
اگر ہے ضد کہ نہ مانو گے ، پَر نہ مانو گے تو ہوسکے جو کرو ، بار بار کر دیکھو
بدل سکو تو بدل دو ، نظامِ شمس و قمر خِلافِ گردشِ لیل و نہار کر دیکھو
پَلَٹ سکو تو پلٹ دو ، خِرامِ شام وسحر حِسابِ چرخ کو بے اِعتبار کر دیکھو
جو ہوسکے تو سِتاروں کے راستے کاٹو کوئی تو چارہ کرو ، کچھ تو کار کر دیکھو
سوار لاؤ ، پیادے بڑھاؤ ، چڑھ دوڑو جو بَن سکے وہ پئے کار زار کر دیکھو
خُدا کی بات ٹلے گی نہیں ، تُم ہو کیا چیز اٹَل چٹان ہے ، سَر مار مار کر دیکھو
اُتر رہی ہیں فلک سے گواہیاں ۔ روکو وہ غُل غپاڑہ کرو ، حال زار کر دیکھو

گواہ دو ہیں ، دو ہاتھوں سے چھاتیاں پیٹو خُسُوفِ شَمس و قَمر ، ہار ہار کر دیکھو
جلن بہت ہے تو ہوتی پھرے نہ نکلے گی بھڑاس سینے کی ، بک بک ہزار کر دیکھو
قَفَس کے شیروں سے کرتے ہو روز دو دو ہاتھ دو آنکھیں بَن کے بَبر سے بھی چار کر دیکھو
مِری سُنو تو پَہاڑوں سے سَر نہ ٹکراؤ جو میری مانو تو عجز اِختیار کر دیکھو

(جلسہ سالانہ یوکے ۳۱؍جولائی ۱۹۹۴ء)

اے بوسنیا بوسنیا!
بوسنیآ ،زندہ باد!

ا

تُو خُوں میں نہائے ہوئے ٹیلوں کا وَطَن ہے
گُل رَنگ شَفَق ۔ قِرمَزی جھیلوں کا وَطَن ہے
خُوں بار بلکتے ہوئے جَھرنوں کی زمیں ہے
نَو خیز جَواں سال قَتیلوں کا وَطَن ہے
اِک دن تیرے مَقتَل میں بہے گا دَمِ جلاّد
اے بوسنیا ، بوسنیا
بوسنیآ ! زندہ باد

۲

اے وائے وہ سَر ، جِن کی اُتاری گئی چادَر
پا بَستہ پِدَر اور پِسَر ۔ جن کے برابر
ہوتی رہی رُسوا کہیں دُختر کہیں مادَر
دیکھے ہیں تِری آنکھ نے وہ ظُلم کہ جن پر
پتھر بھی ، زُبانیں ہوں تو ، کرنے لگیں فریاد
اے بوسنیا ، بوسنیا
بوسنیآ ! زندہ باد

۳

قبروں میں پڑے عَرش نشینوں کی قَسم ہے
رولے ہوئے مٹی میں نگینوں کی قَسم ہے
بہنوں کی اُمنگوں کے دفینوں کی قَسم ہے
ماؤں کے سُلگتے ہوئے سِینوں کی قَسم ہے
ہوجائیں گے آنگن ترے اُجڑے ہوئے آباد
اے بوسنیا ، بوسنیا
بوسنیآ ! زندہ باد

۴

چُھٹ جائیں گے اِک روز مَظالم کے اندھیرے
لہرائیں گے ہر آنکھ میں گُلرنگ سویرے
صبحوں کے اُجالوں سے لکھیں گے تِرے نغمے
سر پر ترے باندھیں گے فُتوحات کے سِہرے
اللہ کی رَحمت سے سب ہو جائیں گے دِلشاد
اے بوسنیا ، بوسنیا
بوسنیاؔ ! زندہ باد

۵

سینوں پہ رَقَم ہیں تِری عظمت کے فَسانے
گاتی ہیں زُبانیں تِری سَطوَت کے ترانے
اُترے گا خُدا جب تِری تقدیر بنانے
مٹ جائیں گے ، نکلے جو تِرا نام مِٹانے
جس جس نے اُجاڑا تُجھے ہو جائے گا برباد
اے بوسنیا ، بوسنیا
بوسنیاؔ ! زندہ باد

٦

تُو اپنے حسیں خوابوں کی تعبیر بھی دیکھے
اِک تازہ نئ صبح کی تنویر بھی دیکھے
جو سینۂ شمشیر کو بھی چیر کے رَکھ دے
دُنیا ترے ہاتھوں میں وہ شَمشِیر بھی دیکھے
پیدا ہوں نئے حامیٔ دیں ۔ دشمنِ اِلحاد
اے بوسنیا ، بوسنیا
بوسنیاؔ ! زندہ باد

(جلسہ سالانہ جرمنی ۔ ۲۸/اگست ۱۹۹۴ء)

جب اپنی راہ اس کی فرشتے کریں گے صاف

جب ہوں گے واپسی کے اشارے تب آئیں گے

شاوا سوہنے یار مبشر

یہ نظم جماعت جرمنی کے ایک نہایت مخلص اور فدائی خادم مبشر احمد صاحب باجوہ کے متعلق ہے
جو ایک حادثہ کے نتیجہ میں ۱۹۹۵ء میں وفات پا گئے۔

آ وَ سجنو مِل بہیئے تے گل اوس یار دی چَلّے
ٹُردے جیدے دانے مُک گئے کل پرسوں دی گل اے
آ وَ سجنو مل بہیئے تے گل اوس یار دی چَلّے
اُتلے یار نے جد صَد ماری پَن سُٹی دُنیا دی یاری
عرشاں تائیں لائی تاری مار اُڈاری گلّے
آ وَ سجنو مل بہیئے تے گل اوس یار دی چَلّے
نیچا رہ کے عُمر ہنڈائی سب دا سیوک سب دا پائی
ذات اُچّی سی ، کم وَڈّے پر نِت بیندا سی تھلّے
آ وَ سجنو مل بہیئے تے گل اوس یار دی چَلّے

جو کم آکھیا ، حاضر سائیں ، کہہ کے چھاتی ڈائی
ہَس دیاں سارے پاپڑ ویلے سارے جھمیلے جھلّے
آؤ سجنو مل بیٹھیّے تے گل اوس یار دی چلّے

ایم ٹی اے دی خاطر گبھرو چار چفیرے پَونیا
مخلص مُنڈے کُڑیاں لبھ کے چونویں چونویں وَتے
آؤ سجنو مل بیٹھیّے تے گل اوس یار دی چلّے

وَڈیاں سوچاں نیک عمل تے عالی شان اِرادے
گل وچ پائی پھردا سادے ماڑے موٹے ٹلّے
آؤ سجنو مل بیٹھیّے تے گل اوس یار دی چلّے

نیچا رہ کے اَندر اُچّا یار کمایا
باروں دَڑ وَٹ رکھی جِیویں ککھ نہ ہووے پلّے
آؤ سجنو مل بیٹھیّے تے گل اوس یار دی چلّے

میرا ساتھ نبھاون تائیں کوئی راہ نہ چھڈّی
جیڑے رَستیاں توں میں لنگیا اوہی رستے مَلّے
آؤ سجنو مل بیٹھیّے تے گل اوس یار دی چلّے

اونوں کیویں دسّاں کہ میں تیتھوں رَج سُکھ پایا
شاوا سوہنے یار مبشر واہ واہ بَلّے بَلّے

آوَ سجنو مل بیٔے تے گل اوس یار دی چلّے

کُوڑے چار دِناں دے میلے اِکّو گل ای سچ اے
لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ تے اَللّٰھُمَّ صَلِّ

آوَ سجنو مل بیٔے تے گل اوس یار دی چلّے

(جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۵ء)

محبّتوں کے نصیب

مِرے دَرد کی جو دَوا کرے ، کوئی ایسا شخص ہوا کرے

وہ جو بے پناہ اُداس ہو ، مگر ہجر کا نہ گِلہ کرے

مِری چاہتیں مِری قُربتیں جسے یاد آئیں قدَم قدَم

تو وہ سب سے چُھپ کے لباسِ شب میں لپٹ کے آہ و بُکا کرے

بڑھے اُس کا غم تو قرار کھو دے ، وہ میرے غم کے خیال سے

اُٹھیں ہاتھ اپنے لئے تو پھر بھی مِرے لئے ہی دُعا کرے

یہ قِصَص عجیب و غریب ہیں ، یہ محبتوں کے نصیب ہیں

مجھے کیسے خود سے جُدا کرے ، اُسے کچھ بتاؤ کہ کیا کرے

کبھی طَے کرے یونہی سوچ سوچ میں وہ فِراق کے فاصلے

مِرے پیچھے آ کے دبے دبے ، مِری آنکھیں مُوند ہنسا کرے

بڑا شور ہے مِرے شہر میں کسی اجنبی کے نُزول کا
وہ مِری ہی جان نہ ہو کہیں ، کوئی کچھ تو جا کے پتہ کرے

یہ تو میرے دِل ہی کا عکس ہے ، میں نہیں ہوں پر مِری آرزو
کو جنون ہے مُجھے یہ بنا دے تو پھر جو چاہے قضا کرے

بھلا کیسے اپنے ہی عکس کو مَیں رفیقِ جان بنا سکوں
کوئی اور ہو تو بتا تو دے ، کوئی ہے کہیں تو صَدا کرے

اُسے ڈھونڈتی ہیں گلی گلی ، مِری خلوتوں کی اُداسیاں
وہ ملے تو بس یہ کہوں کہ آ ، مِرا مولیٰ تیرا بھلا کرے

(۱۹۹۶ء)

رَبِّ اِنّی لِمَا اَنزَلتَ اِلَیَّ مِن خَیرٍ فَقِیر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مشہور دعا رَبِّ اِنّی لِمَا اَنزَلْتَ اِلَیَّ مِن خَیرٍ فَقِیر کس شان سے اور کتنے رنگوں میں پوری ہوئی، اس کے متعلق یہ نظم ہے۔

اِک برگد کی چھاؤں کے نیچے
اک مسافر پڑا تھا غم سے چُور
کیسے کچھ عرضِ مدّعا کرتا
اپنی حاجات کا بھی تھا نہ شعور

دل سے بس ایک ہی دعا اٹھی

مَیں اسی کا فقیر ہوں آقا
تُو جو میرے لئے بھلا سمجھے
مجھے اے کاش ہر کوئی تیرا
اور فقط تیرا ہی گدا سمجھے

یہی سینے سے التجا اٹھی

میری جھولی میں کچھ نہیں مولا
پیٹ خالی ہے ہاتھ خالی ہے
زندگی کا سفر نبھانے کو
مَیں اکیلا ہوں۔ ساتھ خالی ہے

دلِ تنہا سے یہ صدا اٹھی

بے ٹھکانہ ہوں گھر نہیں اپنا
سر پہ چھت ہے، نہ بام و در اپنا
گاؤں کی چمنیوں سے اٹھتا ہے
گو دھواں، وہ مگر نہیں اپنا

دل سے یہ شعلہ سا نوا اٹھی

مصر جانے کو جی مچلتا ہے
پر اکیلا ہوں خوف کھاؤں گا
دست و بازو کوئی عطا کردے
لوٹ کر تب وطن کو جاؤں گا

دل سے یہ مضطرب دعا اٹھی

مرے وطن مجھے تیرے افق سے شکوہ ہے

احمد ندیم قاسمی ایک بزرگ شاعر اور بہت بڑے ادیب ہیں۔ مگر اپنے وطن کے لئے دعا کے وقت کبھی انہیں یہ خیال نہیں آیا کہ وہاں رسول اللہ ﷺ کے غلاموں پر جو ظلم ہو رہے ہیں ان کے خلاف بھی آواز اٹھائیں۔ اس لئے مَیں نے اُن کی ایک نظم کی تضمین کہی ہے۔ اگر ان کو اس سے اختلاف ہو تو مَیں مجبور ہوں۔

خدا کرے کہ مرے اِک بھی ہم وطن کے لئے
حیات جرم نہ ہو، زندگی وبال نہ ہو
سوائے اس کے کہ وہ شخص احمدی کہلائے
تو سانس لینے کی بھی اس کو یاں مجال نہ ہو
وہ سبزہ زاروں میں ہو سب سے سبز تر پھر بھی
رگیدا جائے اگرچہ وہ پائمال نہ ہو

چمن میں وہ گلِ رعنا جو خاک سے اٹھے
اکھاڑنے میں اسے تم کو کچھ ملال نہ ہو
وہ پھول ہو کے بھی آنکھوں میں خار سا کھٹکے
تو ایسا زخم لگاؤ کہ اِندِمال نہ ہو
وہ لاکھ علم و عمل کا ہو ایک اَوجِ کمال
فقط وہ غازئ گفتار و قیل و قال نہ ہو
مگر سب اہل وطن یہ بھی سوچ لیں کہ کہیں
لباس تقویٰ میں لپٹی یہ کوئی چال نہ ہو
میرے وطن مجھے تیرے افق سے شکوہ ہے
کہ اس پہ ثبت ہے عبدالسلام نام کا چاند
اسے ڈبو کے کوئی اَور اُچھال کام کا چاند
تُو یہ کرے تو کبھی تجھ پہ پھر زوال نہ ہو
ہر ایک شہری ہو آسودہ ہر کوئی ہو نہال
کوئی ملول نہ ہو کوئی خستہ حال نہ ہو

بزبانِ مولویانِ پاکستان

(گویا وہ احمدیوں سے مخاطب ہو کر کہہ رہے ہیں)

اذانیں دے کے دُکھاؤ نہ دل خدا کے لئے
درود پڑھ کے ستاؤ نہ۔ مصطفیٰؐ کے لئے
سلام کر کے دعائیں نہ دو ہمیں۔ ہم لوگ
وہ لوگ ہیں کہ ترستے ہیں بددُعا کے لئے

مُلّاں

سوچا بھی کبھی تم نے کہ کیا بھید ہے مُلّاں
کیوں تم سے گِھن آتی ہے اچھے نہیں لگتے
ہر بات تمہاری ہے فقط جھوٹ کا پُتلا
بُھولے سے بھی سچ بولو تو سچّے نہیں لگتے

ویسے تو ہو آدم ہی کی اولاد بِلا رَیب
سر پر ہے عمامہ بڑا۔ جُبّے میں بڑی جیب
پر سوچو کہ تم میں سے ہے بعضوں میں وہ کیا عَیب
وہ جو بھی ہوں، انسان کے بچے نہیں لگتے

عیّاری و جلّادی و سفّاکی میں پکّے
تم قلب و ذہن دونوں کی ناپاکی میں پکّے
گو قول کے کچّے ہو ہمیشہ سے مگر اِن
اوصافِ حمیدہ میں تو کچّے نہیں لگتے

MULLAH --- the lies personified

Have you ever pondered over the secret - O Mullah,
Of why you are so nauseating and do not please the eyes?
Even if forgetfully you bray the truth you are never right,
Everything you say is merely a package of lies.

You are certainly the children of Adam - no doubt,
There is a large turban on your head and in the gown a large gaping pocket,
But try to discover what fault lies with some among you,
Whatever you are, you never appear to be the sons of man.

Hard in cunning, and butchery, and mercilessness;
As for the filth of heart and mouth, in both you are pig-headed,
Of word, forever unrealiable, but in these,
praiseworthy qualities you are never undependable.

تم پر بھی تو ایک عدالت بیٹھے گی

جھوٹو تم نے ٹھیک الزام دھرا ہوگا
اللہ والوں ہی نے کفر بکا ہوگا

احمدیوں نے جب بھی درود پڑھا ہوگا
دل میں اَور کسی کا نام لیا ہوگا

تم سچّے تو جگ میں کون رہا جھوٹا
ہم جھوٹے تو سچا کون رہا ہوگا

تنگ آئے ہیں روز کی بَک بَک جُھک جُھک سے
کر گزرو جو کچھ تم نے کرنا ہوگا

لیکن شاید یہ نہ کبھی سوچا ہوگا
روزِ قیامت تم جیسوں سے کیا ہوگا

تم پر بھی تو ایک عدالت بیٹھے گی
جیسا کِیا ہے، ویسا ہی بھرنا ہوگا

ہم تو رضائے باری پر ہی جیتے ہیں
اس کی رضا پر ہی اِک دن مرنا ہوگا

روئیں گے تو اُس کے حضور مگر تم سے
ہنس ہنس کر ہم نے ہر دکھ سہنا ہوگا

تم میں اگر ہے اچّھا، ایک ۔ ہزار بُرے
ہم میں ایک بُرا تو ہزار اچھا ہوگا

نذرالاسلام کی ایک نظم کا منظوم ترجمہ

توحید کے پرچارک ۔ مرے مُرشد کا نام محمّد ہے
ہے بات یہی بر حق ۔ مرے مُرشد کا نام محمّد ہے

اُس نام کے جپنے سے قرآن۔ کا ہوتا ہے اِدراک مجھے
یہ سندر نام ہونٹوں سے دل تک ۔ کر دیتا ہے پاک مجھے
اللہ کے بہت پیارے ۔ مرے مُرشد کا نام محمّد ہے

وہ مولیٰ سے ملواتا ہے جب نام اُس کا میں لیتا ہوں
اِک بحرِ نور کی موجوں پر ۔ اِک نور کی کشتی کھیتا ہوں
اَے جگ والو ۔ سن لو ۔ مرے مُرشد کا نام محمّد ہے

اُس نام کے دیپ جلاتا ہوں تو چاند ستارے دیکھتا ہوں
سینے سے عرش تک اٹھتے ہوئے نوروں کے دھارے دیکھتا ہوں
مرے نورِ مجسّم ۔ صلّی اللہ ۔ مُرشد کا نام محمدّ ہے

اُس نام کا پلّو پکڑے پکڑے اُس دنیا تک جاؤں گا
اُس کے قدموں کی خاک تلے میں اَپنی جنّت پاؤں گا
ہر دم ۔ نذرالاسلام ۔ مرے مُرشد کا نام محمدّ ہے
(نذرالاسلام)

دن آج کب ڈھلے گا۔ کب ہوگا ظُہورِ شب

دن آج کب ڈھلے گا۔ کب ہوگا ظُہورِ شب — ہم کب کریں گے چاک گریباں۔ حضورِ شب

آہ و بکا پہ پہرے ہیں۔ دل میں فغاں ہے بند — اے رات! آ بھی جا کہ رہا ہوں طُیورِ شب

ہوش و حواس گم تھے۔ کسے تابِ دید تھی — جب جگمگا رہا تھا برقِ تجلّی سے طورِ شب

اِمشب نہ تُو نے چہرہ دکھایا تو کیا عجب — صبح کا منہ نہ دیکھے دلِ ناصبورِ شب

لیلائے شب کی گود میں سویا ہوا تھا چاند — سِیماب زیبِ تَن کئے بیٹھی تھی حُورِ شب

مَے سی اُتر رہی تھی کواکِب سے نور کی — ہر سَمت بَٹ رہی تھی شرابِ طُہورِ شب

ناگاہ تیری یاد نے یوں دل کو بھر دیا — گویا سِمٹ گیا اُسی کوزہ میں نورِ شب

اس لمحہ تیرے رشک سے شبنم تھی آب آب — مِٹّی میں مِل رہا تھا پگھل کر غرورِ شب

سب جاگ اٹھے تھے پیار کے ارماں تہِ نُجوم — پُھونکا تھا کِس نے گوشِ محبت میں صُورِ شب

لمحاتِ وصل جن پہ اَزَل کا گمان تھا — چٹکی میں اُڑ گئے وہ طُیورِ سُرورِ شب

("الفضل انٹرنیشنل" لندن۔ ۱۲؍جون ۱۹۹۸ء)

عزیزہ طوبیٰ کی شادی پر

جاتی ہو میری جان خدا حافظ و ناصر
حافظ رہے سلطان خدا حافظ و ناصر
اُمّی کی پہنچتی رہیں طوبیٰ کو دعائیں
ابّا کی رہو جان خدا حافظ و ناصر

سلطان کی ملکہ بنو، سلطان تمہارا
سرتاج ہو، ہر آن خدا حافظ و ناصر
جاتی ہو میری جان خدا حافظ و ناصر
مولا ہو نگہبان، خدا حافظ و ناصر

آ میری موجوں سے لپٹ جا

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہرؓ کے صاجزادے ناصر ظفر کو خدا تعالیٰ نے بڑی سریلی اور دل میں اتر جانے والی آواز سے نوازا ہے۔ کالج کے زمانہ میں وہ ہمیں ایک ہندی گانا سنایا کرتے تھے جس میں دنیا کی بے ثباتی کا ذکر تھا اور یہ مثال بھی دی گئی تھی کہ

پھول سے رنگت باغی ہوکر تتلی بن اڑ جائے
باس کلی کا سینہ چیرے اور دنیا پر چھائے

اسی طرح بادلوں کے پہاڑوں کی طرف اُڑ جانے کا ذکر تھا۔ اس پر مَیں نے صرف سمندر سے بادلوں کے اٹھنے، پہاڑوں پر برسنے اور پھر واپس سمندر میں آ ملنے کا ذکر کیا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ کھاری پانی سے شفاف بخارات اٹھاتا ہے اور کل عالم پر محیط ایک نظام کے تابع انہیں اونچے پہاڑوں پر برساتا اور پھر واپس سمندر میں لے آتا ہے۔ اِس نظم میں ملی جلی ہندی اور اردو زبان میں اظہار مطلب کی کوشش کی گئی ہے۔

رُوٹھ کے پانی ساگر سے جب بادل بن اُڑ جائے
ساگر پاگل سا ہوکر ، سر ساحل سے ٹکرائے

روٹھا روٹھا ، غم کا مارا ، وہ بادل آوارہ
دیس سے ہوکے بدیس کسی انجانے دیس کو جائے
لاکھ ہِردے پر جبر کرے لیکن جب صبر نہ آئے
بے چارہ دکھیا نَینوں سے چھم چھم نیر بہائے
پھر بھی چین نہ آئے ، گھر کی یاد بہت ترسائے
جیسے زخمی مچھلی تڑپے، تڑپے اور بَل کھائے
یادوں کا طوفان اٹھ کر مَن میں کہرام مچائے
بِرہا کی اگنی بجلیاں بن کر آگ کا مینہ برسائے
دکھ کا ایک جَوالا مکھی سینے میں پھٹ جائے
پھوٹ کے بادل برسے ، گرجے ، کڑکے ، شور مچائے
پچھتائے اور اپنے مَن پر آپ ہی دوش لگائے
بلک بلک کر اِک سنیاسن کا یہ دوہا گائے
جاؤ سدھارو تم بھی سدھارو ، روکے تم کو کوئے
اس سنسار کی رِیت یہی ہے جو پائے سو کھوئے

راہ میں پربت پاؤں پڑے بہلائے اور پھسلائے
یار کسی کا اپنانے کو حیلے لاکھ بنائے

پربت کا کٹناپا اس کے جی پر آفت ڈھائے

اولوں کا پتھراؤ کرے اس پر اور شرم دلائے

نالے بَین کریں اور ندیاں منہ سے جھاگ اُڑائے

اپنا سر پتھروں پر پٹکیں سینے کو بھڑائے

آخر سما کھلے تو دیکھے چَھٹ بھی گئے ، اندھیارے

مَن مندر میں سورج بیٹھا آس کا دیپ جلائے

سوندھی سوندھی باس وطن کی مٹی میں سے اٹھے

تب سب نوحے بھول کے وہ بس راگ ملن کے گائے

پیتم یاد میں ڈوبا ڈوبا پریم نگر کو جائے

ایک ہی دُھن میں گم ہو ، مَن میں ایک ہی یار بسائے

اس کے پاؤں دھو کے پئیں ساگر کی موجیں جب وہ

جھینپا جھینپا اس میں اترے شرمائے شرمائے

آ ۔ میری موجوں سے لپٹ جا ساگر تان اڑائے

یہ بھی تو سنسار کی رِیت ہے جو کھوئے سو پائے

دلِ شوریدہ کا خواب

تم نے بھی مجھ سے تعلّق کوئی رکھا ہوتا
کاش یوں ہوتا تو مَیں اتنا نہ تنہا ہوتا
لب پر آجاتا کبھی دل سے اچھل کر مرا نام
تو مَیں اس جنبشِ لب کی طرح یکتا ہوتا
دل میں ہر لحظہ دھڑکتا یہ تمہارا احساں
اُس کی ہر ضرب سے سینے میں اُجالا ہوتا
ظلمتیں دِل کی اُسی نور سے ہوتیں کافُور
نور یہ کتنا مُدھر کتنا رُوپہلا ہوتا
جب تصوّر کے نہاں خانہ میں ھنگامۂ عشق
ہم بَپا کرتے تو کچھ اُس کا نہ چرچا ہوتا

جانتا کون ہمارے دلِ شوریدہ کا خواب
دیکھتا کون جو ہم دونوں نے دیکھا ہوتا

یُوں ہی چُھپ چُھپ کے مِلا کرتے پسِ پردۂ دل
دِل ہی دِل میں کِسے معلوم کہ کیا کیا ہوتا

یُوں ہی بڑھتی چلی جاتی رہ و رسمِ الفت
ہم نے جی کھول کے اِک دُوجے کو چاہا ہوتا

دِل دھڑکتے جو کبھی راہ میں ملتے سرِ عام
بے دھڑک پیار کے اظہار کا دھڑکا ہوتا

مجھ سے تُم نظریں چُرا لیتے بدن لجا کر
پھر مجھے دیکھتے ایسے کہ نہ دیکھا ہوتا

یہ ادا دِل کو لبھاتی تو ستاتی بھی بہت
سوچتا تم نہ مرے ہوتے تو پھر کیا ہوتا

میرے سب خواب بکھر جاتے سرابوں میں۔ بس ایک
ہر طرف پھیلا ہوا عالمِ صحرا ہوتا

اِس تصور سے کہ تم چھوڑ کے جاتے تو سَدا
دِل محبّت کی اِک اِک بوند کو ترسا ہوتا
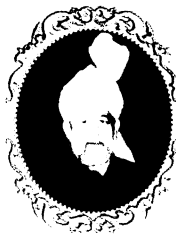
آنکھ سے میری برستا وہ لہو کہ پہلے
شاید ہی اور کسی آنکھ سے برسا ہوتا
ڈوب جاتا اُسی خُونابہ میں افسانۂ عِشق
آنکھ کھلتی تو بس اِک خواب سا دیکھا ہوتا
بہہ چکا ہوتا مری آنکھ سے سیلاب بلا
نہ وہ موجیں کہیں ہوتیں نہ وہ دریا ہوتا
چھا چکی ہوتی جُدائی کی سِسکتی ہوئی رات
مجھے بانہوں میں شبِ غم نے لپیٹا ہوتا
چارسُو تم نہ دکھائی کہیں دیتے ۔ اِک میں
اپنے ہی اشکوں میں بھیگا ہوا لیٹا ہوتا
دُور اِک عارضِ گیتی پہ ڈھلکتا ہوا اشک
دیدۂ شب سے اُفق پار چھلکتا ہوتا
اُس میں ہر لحظہ لرزتا ہوا بُجھتا ہوا عکس
اِک حسیں چاند سے چہرے کا جھلکتا ہوتا
کِس نے لُوٹا ہوا ہوتا مرے چندا کا قرار
کروٹیں کس کی جُدائی میں بدلتا ہوتا

یاد میں کس کی وہ آفاق پہ بہتا ہوا حُسن

نِت نئی دنیا۔ نئے دیس میں ڈھلتا ہوتا

عُمر بھر مَیں بھی تمھیں ڈھونڈتا بے سُود اگر

عالمِ خواب مِرا مَلجأ و ماْویٰ ہوتا

اب عِلاجِ غَمِ تنہائی کہاں سے لاؤں

تم کہیں ہوتے تو اِس غم کا مُداوا ہوتا

اب کسے ڈھونڈوں تصور میں بسانے کے لئے

چاند کوئی نہ رہا اپنا بنانے کے لئے

میرے اِس دنیا میں لاکھوں ہیں مگر کوئی نہیں

میرا تنہائیوں میں ساتھ نبھانے کے لئے

اِذنِ نغمہ مجھے تُو دے تو مَیں کیوں نہ گاؤں

(ٹیگور کی ایک نظم کا آزاد ترجمہ)

اِذنِ نغمہ مجھے تُو دے تو مَیں کیوں نہ گاؤں
تیرے اِس لطف و کرم سے تو مرے کون و مکان
دَمک اُٹھے ہیں
مری دھرتی چمک اُٹھی ہے
میرا سُورج بھی ہے تو
چاند ستارے بھی تو
اپنے جیون پہ مرا فخر ترے دَم سے ہے۔
دیکھتا ہوں مَیں ترا حُسن تو چشمِ نم سے
میرے بہتے ہوئے اشکوں میں جھلکتا ہے تو

تیرا احساں ہے
کہ تُو نے مجھے گیتوں کے لئے
چُن لیا ہے کہ مَیں بُنتا رہوں،
گاتا رہوں - گیت
زندگی میں نہ کثافت رہی کوئی نہ جمود
ساری بے ربطگی۔
موسیقی میں تحلیل ہوئی
ایسی موسیقی۔ جو اِک آبی پرندے کی طرح
اپنے پَر وُسعتِ افلاک میں پھیلائے ہوئے
نِیلگوں بحرِ محبت پہ تھی
محوِ پرواز
اپنی ہی موجِ طرب میں۔ تھی فَضا پر رقصاں
اُسکے پر چھونے لگے
تیرے قدم کی محراب
کوئی باقی نہ رہی پھر کسی معبد کی تلاش
اِتنا نشّہ ہے ترے پیار کے گیتوں میں کہ مَیں
دوست کہہ دیتا ہوں تجھ کو

اِسی مدہوشی میں
تُو تو مالک ہے
خداوند ہے
خالق ہے مرا
مجھ سے ناراض نہ ہونا
میں ترا چاکر ہوں

آخر وہ دن آیا آج

یہ نظم عزیزہ منصورہ منیب کی بچی کی پیدائش پر کہی تھی جس کے متعلق پہلے ہی عزیزہ ارم کو رؤیا میں دکھایا گیا تھا کہ بیٹی ہو گی۔ منصورہ مکرمہ صادقہ حیدر صاحبہ مرحومہ اور سید مقصود حیدر صاحب کی بیٹی ہیں اور ان کے میاں عزیزم منیب احمد، میجر منیر احمد شہید کے صاحبزادہ ہیں۔

منصورہ لے کر آئی ہے
اپنی بھولی بھالی بچی
معجزہ ہے جو اِک اللہ کا
اونچی قسمت والی بچی

حمد و ثنا کے نغمے گاؤ
گُل برساؤ اُردو کلاس

ڈاکٹرز نے تو تھا یہ ڈرایا
منصورہ اور منیب کا بچہ
ہُوا بھی تو معذور ہی ہو گا
پر یہ ہَول نہ نکلا سچا

حمد و ثنا کے نغمے گاؤ
گُل برساؤ اُردو کلاس

بات ہوئی پوری تو وہی جو
اللہ نے بتلائی تھی
خواب میں اِک خوشخبری بھاری
منصورہ کو دکھلائی تھی

حمد و ثنا کے نغمے گاؤ
گُل برساؤ اُردو کلاس

اِرم نے بھی تو دیکھی تھی
خواب میں منصورہ کی لال
پیاری، لمبی اور لم ڈھینگی
کرتی تھی جو دل کو نہال

حمد و ثنا کے نغمے گاؤ
گُل برساؤ اُردو کلاس

ماں اور باپ ہیں دونوں خوش
خوش ہیں منصورہ کی ساس
تہنیت کرتی ہے پیش
جھک کر سب کو اُردو کلاس

حمد و ثنا کے نغمے گاؤ
گُل برساؤ اُردو کلاس

ہارٹلے پول کا وہ پھول، وہ محبوب گیا

مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب آف ہارٹلے پول (Hartlepool) کی وفات پر۔

ہارٹلے پول میں کل ایک کنول ڈوب گیا
ہارٹلے پول کا وہ پھول، وہ محبوب گیا
مسکراتا تھا ہمیشہ وہ نجیب ابنِ نجیب
اس کے اخلاق نِرالے تھے ،ادائیں تھیں عجیب
پیکرِ ضبط تھا وہ ۔ صبر کا شہزادہ تھا
اس کے گرویدہ تھے سب ۔ ہر کوئی دلدادہ تھا
اس کے ہی غم سے تو آج آنکھیں ہوئی ہیں پُر آب
ذکر سے جس کے کھِل اٹھتے تھے کبھی دِل کے گلاب

یاد رکھے گی وہ اک پھول سدا اردو کلاس
دل سے اٹھلاتی ہوئی اٹھے گی اُس کی بُوباس

وہ سمندر کے کنارے ہمیں لے جاتا تھا
دیر تک وہ لبِ ساحل ہمیں ٹہلاتا تھا
راگ موجوں کا بڑوں چھوٹوں کو بہلاتا تھا
اب خیال آتا ہے وہ اس کے ہی گُن گاتا تھا
کبھی ہم اُس کو لطیفوں سے ہنساتے تھے بہت
کبھی گاتے تھے تو وہ پیار سے سمجھاتا تھا

آؤ اب بنچوں پہ ساگر کے کِنارے بیٹھیں
تھک چکے ہوگے تمہیں کل بھی تو جگراتا تھا
میں تمہیں مچھلی کھلاؤں گا تروتازہ چلو
ہے ابھی تک کھلا فِش شاپ کا دروازہ چلو

اس کی مہمان نوازی ہمیں یاد آئے گی
بے غرض اس کی محبت ہمیں تڑپائے گی
وہ کئے رکھتا تھا پہلے سے ہی سب کچھ تیار
کئی کھانوں کی لگا رکھتا تھا میزوں پہ قِطار

ہمیں بٹھلا کے بڑی تیزی سے پھر جاتا تھا
اپنے بچوں کو لئے ساتھ وہ سوئے بازار
جلد بازار سے لے آتا تھا تازہ مچھلی
گرم بھاپ اٹھتی تھی مچھلی سے نہایت مزیدار

اب اسے ڈھونڈنے جائے تو کہاں اردو کلاس
اسے اب دیکھے گی دل ہی میں نہاں اردو کلاس
جس کی خاطر وہ ہمیں کرتا تھا پیار اے وائے
وہ بھی غمگین ہے اُس کے لئے بے حد، ہائے

صبر کی کرتا ہے تلقین وہ اَوروں کو مگر
کاش اُس کو بھی تو اِس غم سے قرار آجائے
دفن ہو جائے گا کل ساجدہ کی قبر کے ساتھ
اے خدا قُرب یہ دونوں کو بہت بھلائے

فاتحہ کے لئے ہم جائیں تو یہ نہ ہو کہیں
ہم سے شکوہ کریں وہ قبریں کہ اب کیوں آئے
اب کبھی ہم سے ملو گے بھی تو بس خوابوں میں
یہ کنول اب نہ کھلیں گے کہیں تالابوں میں

انڈونیشیا

اے عظیم - انڈونیشیا
جایا لہٗ - انڈونیشیا

تجھ میں تھیں جو چشم ہائے تر — رَحمتِ علی سے بہرہ وَر
آج بھی ہیں اُن میں سے کئی — نرگسی خصال ، دیدہ وَر
جن کو نور کر گیا عطا — وہ خدا کا بے ریا بشر
وہ فقیر جس کی آنکھ میں — نورِ مصطفیٰؐ تھا جلوہ گر

اے عظیم - انڈونیشیا
جایا لہٗ - انڈونیشیا

ابراہیمِ وقت کا سفیر تھا جسے تسلّط آگ پر
وہ غلام اُس کے در کا تھا جس کی آگ تھی غلامِ در
بے شمار گھر جلا کے جب پہنچی شعلہ زن وہ اُس کے گھر
سرد پڑ گئی اور ہو گئی ڈھیر آپ ، اپنی راکھ پر

اے عظیم - انڈونیشیا
جایا لہٗ - انڈونیشیا

تیری سرزمیں کی خاک سے مثلِ آدم اولیاء اُٹھے
پھر انہی کی خاکِ پاک سے بے شمار باخدا اُٹھے
اُن کی سرمدی قبور سے آج بھی یہی ندا اُٹھے
کاش تیری مٹی سے مدام جو اُٹھے وہ پارسا اُٹھے

اے عظیم - انڈونیشیا
جایا لہٗ - انڈونیشیا

کتنا خوش نصیب ہوں کہ مَیں تجھ سے ہو رہا ہوں ہم کلام
اِک غلام خیرالانبیاء کا غلام در غلام در غلام
تحفۂ خلوص لایا ہوں تجھ پہ بھیجتا ہوا سلام
نفرتوں کا مَیں نہیں نقیب صلح و آشتی کا ہوں پیام

اے عظیم - انڈونیشیا
جایا لہٗ - انڈونیشیا

تیرا سر ہے تاجدارِ حُسن   خاکِ پا ہے سبزہ زارِ حُسن
ہر حَسین کوہسار سے   پھوٹتی ہے آبشارِ حُسن
جس سے وادیوں میں ہر طرف   بَہ رہی ہے رُود بارِ حُسن
ہر گھڑی ہوں تجھ پہ گُل نثار   سبز پوش اے نگارِ حُسن

اے عظیم - انڈونیشیا
جایا لہٗ - انڈونیشیا

انڈونیشیا کے تاریخی سفر کے دوران جلسہ سالانہ انڈونیشیا ۲۰۰۰ء کے موقع پر پڑھی گئی۔

وہ روز آتا ہے گھر پر ہمارے ٹی وی پر

اس بحر اور قافیہ، ردیف میں احمد فراز صاحب کی ایک بہت ہی اعلیٰ پایہ کی نظم ہے۔ اس پر کسی نے مزاحیہ تضمین کہی ہے۔ پس یہ اسی کی تضمین پر تضمین ہے اور اسی کا رنگ اختیار کرتے ہوئے پنجابی، سندھی، سرائیکی الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔

وہ روز آتا ہے گھر پر ہمارے ٹی وی پر
تو ہم بھی اب اسے انگلینڈ چل کے دیکھتے ہیں

وہ جس کی بچے بھی کرتے ہیں پیشوائی روز
وہ اس کو شوق سے سنتے ہیں بلکہ دیکھتے ہیں

عجب مزا ہے جب اُردو کلاس ہوتی ہے
تو چھوٹے لڑکے بھی بلیوں اچھل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے پیار وہ کرتا ہے غم کے ماروں سے
تو ہم بھی درد کے قالب میں ڈھل کے دیکھتے ہیں

ہے ایم ٹی اے بڑا مقبول اس کو پنجابی
لگا کے اپنے گھروں پر 'ڈبل' کے دیکھتے ہیں

جو غیر احمدی سندھی ہیں مُلّاں کے ڈر سے
وہ چھپ کے احمدی گوٹھوں میں چل کے دیکھتے ہیں

پٹھان مُلّا کو ہیں اپنے گھر ہی لے جاتے
اور اس کا چٹکیوں میں دل مسل کے دیکھتے ہیں

غریب تھل کے، دوکانوں میں ٹیلی ویژن کی
بڑی لگن، بڑی چاہت سے 'کھل' کے دیکھتے ہیں

خدا کے فضلوں پر ہوتا ہے اپنا دل ٹھنڈا
تو مولوی ہمیں کیوں اتنا جل کے دیکھتے ہیں

عروج اپنا مقدّر ہے اور ان کا زوال
یہ وہ اُبال ہے جس میں اُبل کے دیکھتے ہیں

ہمارے حال کے جب آئینے میں جھانکتے ہیں
تو اس میں اپنے زبوں حال، کل کے دیکھتے ہیں

(جلسہ سالانہ یو کے۔ جولائی ۲۰۰۰ء)

باپ کی ایک غم زدہ بیٹی

باپ کی ایک غم زدہ بیٹی ۔۔۔ دیر کے بعد مسکرائی ہے
آنکھ نمناک ہے مگر پھر بھی ۔۔۔ مسکراہٹ لبوں پر آئی ہے

اس سے کہنے لگی کہ کیوں ابّا ۔۔۔ آپ اتنے اداس بیٹھے ہیں
سب کو غمگین کر دیا ہے جو ۔۔۔ آپ کے آس پاس بیٹھے ہیں

اپنے دل میں بسا کے میرا غم ۔۔۔ کب تلک میرا درد پالیں گے
میرے دکھ کو لگا کے سینے سے ۔۔۔ کیا مِرا ہر ستم اٹھا لیں گے

آپ کی بیٹیاں☆ ہیں اَور بھی جو ۔۔۔ اپنوں ، غیروں کے ظلم سہتی ہیں
اپنے ماں باپ سے بھی چھپ چھپ کر ۔۔۔ رازِ دل آپ ہی سے کہتی ہیں

☆ سب احمدی بچیاں

رات سجدوں میں اپنے ربّ کے حضور		اُن کے غم میں بھی آپ روتے ہیں
جن کے ماں باپ اَور کوئی نہ ہوں		اُن کے ماں باپ آپ ہوتے ہیں

آپ نے زندگی گزارنی ہے		ساری دنیا کے بوجھ اٹھائے ہوئے
آپ سے مانگتے ہیں مرہمِ دل		سب کے ہاتھوں سے زخم کھائے ہوئے

اُن کو سمجھائیں ان سے بھی زیادہ		ہیں ستم دیدہ لوگ دنیا میں
اپنوں کے ہاتھ مرنے والوں پر		روز ہوتے ہیں سوگ دنیا مین

مَیں تُجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے

مَیں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے

ابتدائی کلام

کے

چند نمونے

تیرے لئے ہے آنکھ کوئی اَشکبار دیکھ

تیرے لئے ہے آنکھ کوئی اَشکبار دیکھ
نظریں اُٹھا خدا کے لئے ایک بار دیکھ
او محوِ سیرِ دِل کشیٔ گُل نظر اُٹھا
گلشن میں حالِ زار و نزارِ ہزار دیکھ
اُٹھی بس اِن سے ایک نوائے جگر خَراش
ٹوٹے پڑے ہیں بَربطِ ہستی کے تار دیکھ
تُو مجھ سے آج وعدہٗ ضَبطِ اَلَم نہ لے
اِن آنسوؤں کا کوئی نہیں اِعتبار دیکھ

بندِ شکیب توڑ کر آنسو بَرس پڑے
اَپنوں پہ بھی نہیں ہے مجھے اِختیار دیکھ

کانٹوں میں ہائے کیوں میری ہستی اُلجھ گئی
وہ مُجھ پہ کِھل کِھلا اٹھا ہے لالہ زار دیکھ

نوٹ:- کالج کے ابتدائی زمانہ کی ایک غزل جس کا پہلا شعر والدہ مرحومہؓ کی ایک تصویر کا مرہون منت ہے۔

لوحِ جہاں پہ حرفِ نمایاں نہ بن سکے

لوحِ جہاں پہ حرفِ نمایاں نہ بن سکے
ہم جس جگہ بھی جا کے رہے بے نشاں رہے

اِتنا تو یاد ہے کہ جہاں تھے اُداس تھے
یہ کس کو ہوش ہے کہ کہاں تھے کہاں رہے

حالِ دلِ خراب تو کوئی نہ پا سکا
چینِ جبیں سے اہلِ جہاں بدگماں رہے

آنکھوں نے رازِ سوزِ دَرُوں کہہ دیا مگر
بزمِ طرب میں ہونٹ تبسّم کناں رہے

یاروں نے ، اپنے اپنے مقاصِد کو جالیا
یاں عقل و دِل بکشمکش اِین و آں رہے

یا جوش و ذوق وشوق یا کم ہمّتی سے ضُعف
سب کچھ ہوا کیا پہ جہاں کے تہاں رہے

مجھ کو جو دُکھ دیئے ہیں نہیں تُجھ سے کچھ گلہ
میری دُعا یہی ہے کہ تُو شادماں رہے

اپنی تو عمر روتے کٹی ہے پر اِس سے کیا
جا ، میری جان ، تیرا خدا پاسباں رہے

اِحساسِ نامرادیٔ دل شعلہ سا اٹھا
ہم جاں بلب پڑے رہے آتش بجاں رہے

(۹ر ستمبر ۱۹۴۸ء)

بہیں اَشک کیوں تمہارے اِنہیں روک لو خدارا

بَہیں اَشک کیوں تمہارے اِنہیں روک لو خدا را مجھے دُکھ قبول سارے یہ سِتَم نہیں گوارا

ہو کسی کے تم سراپا مگر آہ کیا کروں مَیں میری رُوح بھی تمہاری میرا جِسم بھی تمہارا

میں غَم واَلم کی موجوں سے اُلجھ رہا ہوں تنہا مجھے آ کے دو سہارا مجھے تھام لو خدارا

میری دل شِکستگی پر مجھے غرقِ غم سمجھ کر وہ جو ایک آرزو تھی وہی کر گئی کنارا

مجھے اِذنِ مَرگ دے کر وہ اُفُق پہ چاند ڈوبا وہ مِرا نصیب لے کر کوئی بجھ گیا ستارا

لو ڈھلک گیا وہ آنسو کہ جھلک رہا تھا جس میں تری شمعِ رُخ کا پَرتَو ترِا عکس پیارا پیارا

ہے مجھے تلاش اُس کی جو کبھی کا کھو چکا ہے مجھے جستجو کا کر کے کہیں دُور سے اِشارا

مجھے چھوڑ کر گئے ہو میرا صبر آزمانے تو سنو کہ اب نہیں ہے مجھے ضَبطِ غم کا یارا

عشقِ نارسا

کبھی اپنا بھی اِک شناسا تھا　　کوئی میرا بھی آسرا سا تھا
کبھی میں بھی کسی کا تھا مطلوب　　یا مجھے بس یونہی لگا سا تھا
وہ سراپا جمال سر تا پا　　حُسنِ صنعت کا معجزہ سا تھا
نرگسی چشم نیم باز اُس کی　　چمنِ دِل کُھلا کُھلا سا تھا
خمِ لب ۔ برگِ گُل کی انگڑائی　　دَہنِ غُنچہ ۔ نیم وا سا تھا
حُسن کی چاندنی سے تابندہ　　پُھول چہرہ کِھلا کِھلا سا تھا
خوش تکلم سا خوش ادا سا تھا　　بے تکلّف سا بے رِیا سا تھا
یوں لگا جب ملا وہ پہلی بار　　جیسے صدیوں سے آشنا سا تھا
بھر دیا اُس نے وہ جو برسوں سے　　میرے سینے میں اِک خلا سا تھا
اِک کرِشمہ فسوں کا پُراسرار　　حَیرتوں کا مجسّمہ سا تھا

خامشی میں سرودِ بے آواز   گفتگو میں غزل سَرا سا تھا

دھوپ میں سائے دار اُس کا پیار   اور اندھیروں میں اِک دِیا سا تھا

آشنا ہو کے اَجنبی تھا وہ شخص   ساتھ رہ کر جُدا جُدا سا تھا

دِل میں گھر کر گیا وہ دِل کا چور   دِل نشیں کِتنا دِلرُبا سا تھا

بن سکا نہ مِرا کبھی لیکن   وہ ہمیشہ مِرا مِرا سا تھا

اُس کے دائم فِراق میں شب و روز   وَصل کا سَرمدی مزا سا تھا

جب بھی وہ آیا ساتھ نغمہ سَرا   آرزوؤں کا طائفہ سا تھا

جب گیا حسرتوں کا اُس کے ساتھ   ایک غمناک جمگھٹا سا تھا

مجھے کنگال کر گیا وہ شخص   میرا تو بس وہی اَثاثہ تھا

میں نہیں جانتا وہ تھا کیا چیز   تھی حقیقت کہ واہمہ سا تھا

تھا وہ تعبیر میرے خوابوں کی   یا ہیولیٰ سا خواب کا سا تھا

پیار میں جِس کے عُمر بیت گئی   کیا فقط ایک دم دلاسہ تھا؟

دیدۂ ہوش جب کُھلا ۔ دیکھا   ہر طرف پھر وہی خلا سا تھا

وہی مَیں تھا وہی طَلَب دِل کی   وہی اِک عِشقِ نارسا سا تھا

پیاس بجھ نہ سکی کسی مَے سے   جانے دِل کس بَلا کا پیاسا تھا

داڑھی کا برگد

میرے بھائی آپ کی ہیں سخت چنچل سالیاں
شعلۂ جوّالہ ہیں آفت کی ہیں پَرکالیاں
آپ کی داڑھی کا برگد دیکھ پاتیں وہ اگر
اِس پہ پینگیں ڈالتیں ، گاتیں ، بجاتیں تالیاں
توڑ دیتیں ڈالیاں ، آتا نہ کچھ ان کو خیال
آپ تو داڑھی منڈا کر بچ گئے ہیں بال بال

یہ بہت پرانے شعر ہیں جو میاں وسیم احمد صاحب کی اجازت سے ہم شائع کر رہے ہیں۔

سنہ ۱۹۴۴ء کی نظم کے دو شعر

بروفات حضرت امّی جانؓ

گو جُدائی ہے کٹھن دُور بہت ہے منزل
پر مِرا آقا بُلا لے گا مجھے بھی اے ماں
اور پھر تم سے مَیں مِل جاؤں گا جلدی یا بدیر
اُس جگہ ۔ مِل کے جُدا پھر نہیں ہوتے ہیں جہاں

نذرِ ''راوی''--غرقِ راوی

''بذل حق محمود''[1] سے میری کہانی کھو گئی
''بذل حق'' سے روٹھ کر وہ واصلِ حق ہوگئی
نذرِ ''راوی''[2] کی تھی مَیں نے کتنے اَرمانوں کے ساتھ
ناؤ لیکن کاغذی تھی غرقِ ''راوی''[3] ہوگئی

(۱) ایڈیٹر ''راوی''
(۲) گورنمنٹ کالج لاہور کا میگزین
(۳) پنجاب کا مشہور دریا

بدلا ہوا محبوب

ایک بہت پرانی نظم۔ معمولی تبدیلیوں کے ساتھ

منتظر مَیں ترے آنے کا رہا ہوں برسوں
یہ لگن تھی تجھے دیکھوں تجھے چاہوں برسوں
رات کے پردے میں چھپ چھپ کے تجھے یاد کیا
دن نکل آیا تو دن تجھ سے ہی آباد کیا

لیکن افسوس کہ فرقت کے زبوں حال کے بعد
دل میں روندی ہوئی اِک حسرتِ پامال کے بعد
آہ جب وصل کی امید کی لو جاگ اٹھی
کلفتِ ہجرِ شب و روز و مہ و سال کے بعد

آج آیا بھی تو بدلا ہوا محبوب آیا
غیر کے بھیس میں لپٹا ہُوا کیا خوب آیا
اس طرح آیا کہ اے کاش نہ آیا ہوتا
مجھ سے جھینپا ہُوا۔ سو پَردوں میں محجوب آیا
جسم اس کا ہے سب انداز مگر غیر کے ہیں
آنکھ اس کی ہے پر اطوارِ نظر غیر کے ہیں
چاند تھا میری نگاہوں کا مگر دیکھو تو
بام و در جن کے اجالے ہیں وہ گھر غیر کے ہیں

اے مجھے ہجر میں دیوانہ بنانے والے
غمِ فرقت میں شب و روز ستانے والے
اے کہ تُو تحفۂ درد و ہَم و غم لایا ہے
دیر کے بعد بڑی دُور سے آنے والے

جا کہ اب قُرب سے تیرے مجھے دُکھ ہوتا ہے
اے شبِ غم کے سویرے مجھے دُکھ ہوتا ہے

(غالباً ۱۹۴۵ء)

میاں چھیمی کا حلوہ

یہ نظم بچپن میں ضلع کانگڑہ کے ایک پُر فضا پہاڑی مقام دھر مسالہ میں کہی تھی جہاں ہم آٹھ بھائی اپنے اباجانؓ کے ساتھ گئے ہوئے تھے۔ وہاں بھائیوں نے آپس میں پیسے ڈال کر حلوہ بنانے کا پروگرام بنایا تھا۔ جب حلوہ پک چکا تو میاں وسیم جنہیں ہم اُن دنوں ''چھیمی'' کہا کرتے تھے، حلوہ اٹھائے ہوئے تیزی سے ہماری طرف آرہے تھے کہ رستے میں ٹکر لگی اور ان کے ہاتھ سے دیگچہ چھوٹ کر سارا حلوہ مٹی میں مل گیا۔ ہم نے انہیں چھیڑنے کی خاطر یہ قصہ بنایا اور مَیں نے اسے نظمایا لیکن یہ نظم محض بچپن کی اِک چھیڑ چھاڑ تھی ورنہ میاں وسیم کی نیت ہر گز حلوہ اکیلے کھانے کی نہیں تھی۔ قیصؔ میری بڑی بہن، بیگم مرزا مظفر احمد صاحب کا ایک ملازم تھا جو اُن دنوں اُن دونوں کے ساتھ ہی وہاں ٹھہرا ہوا تھا اور چھوٹا ہونے کی وجہ سے بے تکلف اس کا گھر میں آنا جانا تھا۔ امّی سے مراد میری امّی مرحومہؓ ہیں جن سے میاں وسیم بلاوجہ بچپن میں بہت ڈرا کرتے تھے۔ یہ نظم میاں وسیم احمد صاحب کی اجازت سے شاملِ اشاعت کی جارہی ہے۔

اِک پیسہ پیسہ جوڑ کر بھائیوں نے شوق سے
سوچا تھا یہ کہ سُوجی کا حلوہ بنائیں گے

پھر بیٹھ کر مزے سے کسی بند کمرے میں
اِک دوسرے کو حلوے پہ حلوہ کھلائیں گے

چھیمی نے سوچا کیوں نہ اکیلا ہی کھاؤں مَیں
باورچی خانہ چوری چھپے کیوں نہ جاؤں مَیں
ہوشیار بننے والوں کو بُدھو بناؤں مَیں
جب مجھ کو کھانے دوڑیں، کہیں بھاگ جاؤں مَیں

یہ سوچ کے چلا گیا باورچی خانے میں
باورچی تھا مگن وہاں حلوہ پکانے میں
اُس سے کہا مَیں تھک گیا ہوں آنے جانے میں
بھائی ہیں میرے منتظر اندر زنانے میں

پھر دیگچی اٹھا کے وہ تیزی سے چل پڑا
حلوہ کی طرح منہ سے بھی پانی اُبل پڑا
کیا علم تھا کہ راہ میں دیکھے گا قیس کو
دیکھا تو ڈر سے سینہ میں دل ہی اچھل پڑا

جب قیس نے کہا تمھیں امّی بلاتی ہیں
امّی کا نام سنتے ہی بس وہ ٹھٹھر گیا
قسمت کو دیکھیے کہ کہاں ٹوٹی جا کمند
حلوہ قریبِ دَہن ہی آیا تھا ، گِر گیا

یہ دو آنکھیں ہیں شعلہ زا

یہ دو آنکھیں ہیں شعلہ زا ۔ یا جلتے ہیں پروانے دو
یہ اشک ندامت پھوٹ پڑے ۔ یا ٹوٹ گئے پیمانے دو
پہلے تو مری موجودگی میں تم اکتائے سے رہتے تھے
اب میرے بعد تمہارا دل گھبرائے گا گھبرانے دو
دکھ اتنے دیئے مَیں سہہ نہ سکا یوں زیست کا رشتہ ٹوٹ گیا
اب اپنے کئے پر ظالم دل پچھتاتا ہے پچھتانے دو
خوش ہوکے کرو رخصت دیکھو ۔ تم ناحق اپنی پلکوں پر
جو اَشک سجائے بیٹھے ہو ۔ ان اَشکوں کو ڈھل جانے دو
مَر کر بھی مِرا ، یہ بھیگی آنکھیں ، چین اڑادیں گی ۔ تو کیا
یہ بجھے چراغ سجاؤ گے مِرے مَرقد کے سرہانے دو
نیند آئی ہے تھک ہار چکا ہوں چھوڑو بھی پچھلی باتیں
مَیں رات بہت جاگا ہوں ، اب تو ، صبح تلک سستانے دو
(۱۹۴۴)

ہم کو قادیاں ملے

ہیں لوگ وہ بھی چاہتے ہیں دولتِ جہاں ملے
زمیں ملے ۔ مکاں ملے ۔ سکونِ قلب و جاں ملے

پر احمدی وہ ہیں کہ جن کے جب دعا کو ہاتھ اُٹھیں
تڑپ تڑپ کے یوں کہیں کہ ہم کو قادیاں مے

غضب ہوا کہ مُشرِکوں نے بُت کدے بنا دیئے
خُدا کے گھر ۔ کہ درسِ وحدتِ خدا ۔ جہاں ملے

چلے چلو ۔ تمہاری راہ دیکھتی ہیں مسجدیں
وہ مُنتظِر ہیں خانۂ خدا سے پھر اَذاں مے

بڑھے چلو براہِ دیں خوشا نصیب کہ تمہیں
خلیفۃ المسیح سے امیرِ کارواں ملے

جیو تو کامراں جیو ۔ شہید ہو تو اِس طرح
کہ دین کو تمہارے بعد عُمرِ جاوِداں ملے
ہے زندہ قوم وہ نہ جس میں ضُعف کا نشاں ملے
کہ طِفل طِفل ، پیر پیر ، جِس کا نَوجواں ملے

(جلسہ سالانہ لاہور ۱۹۴۹ء)

رنجِ تنہائی

اُف یہ تنہائی تری اُلفت کے مٹ جانے کے بعد
تیری فرقت میں تو اتنا رنجِ تنہائی نہ تھا

اب بِتا کر عمر ہوش آئی تو یہ عُقدہ کھلا
عشق ہی پاگل تھا ورنہ مَیں تو سودائی نہ تھا

کیسی کیسی شرم تھی ، کیا کیا حیا تھی پردہ دار
پیار جب معصوم تھا اور وجہِ رُسوائی نہ تھا

وائے پیری کی پشیمانی ، جوانی کے جنون
خود سے مَیں شرمندہ تھا، مجھ سے مرا آئینہ تھا

الہام کلام اس کا

مصنفہ

امۃ الباری ناصر

نام کتاب: الہام کلام اُس کا

مصنفہ : امۃ الباری ناصر

طبع اوّل: ۲۰۰۳

کاپی رائٹس: اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ

پبلشر:

islamabad Islam International Publications Ltd.

Sheephatch Lane

Tilford,Farnham,Surrey,GU10 2 AQ

مطبع: رقیم پریس۔اسلام آباد

ISBN:1853727474

انڈیکس

عناوین	صفحہ نمبر
کام کا آغاز	۷
شوکتِ مضمون اور کیفیات کی لطافت کی چند مثالیں	۸
فلسفۂ اصلاح	۱۰
لفظوں کے حکیمانہ انتخاب میں جانکاہی کی چند مثالیں	۱۱
نظم نمبر ا۔ظہور خیر الانبیا ﷺ	
i۔تاریکی پہ تاریکی اندھیروں پہ اندھیرے	۱۲
ii۔آیا وہ غنی جس کو جو اپنی دعا پہنچی	۱۳
iii۔اشعار میں اضافہ	۱۴
نظم نمبر ۲۔اے شاہ مکی و مدنی سید الوریٰ ﷺ	
i۔اے میرے والے مصطفیٰ ﷺ اے میرے رہنما	۱۶
ii۔اُڑتے ہوئے بڑھوں، تری جانب سوئے حرم	۱۸
نظم نمبر ۳۔حضرتِ سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم	
i۔نبیوں کا سرتاج ابنائے آدم کا معراج محمد ﷺ	۱۸
ii۔مہر و ماہ نے توڑ دیا دم	۱۹
iii۔متلاطم عرفان کا قلزم	۲۰
نظم نمبر ۴۔آج کی رات	
i۔آنکھ اپنی ہی ترے ہجر میں ٹپکاتی ہے	۲۱
ii۔کاش اتر آئیں پہ اُڑتے ہوئے سیمیں لمحات	۲۱
نظم نمبر ۷۔موسیٰ پلٹ کہ وادیٔ ایمن اُداس ہے	

i۔ برق تپاں ہے خندہ کہ خرمن اُداس ہے ۲۱
نظم نمبر ۸۔ اے مجھے اپنا پرستار بنانے والے
i۔ غم فرقت میں کبھی اتنا رُلانے والے ۲۲
نظم نمبر ۹۔ کیا موج تھی جب دل نے جپے نام خدا کے
i۔ اک ذکر کی دھونی مرے سینے میں رما کے ۲۳
ii۔ میں ان سے جدا ہوں مجھے چین آئے تو کیوں آئے ۲۴
نظم نمبر ۱۰۔ دیار مغرب سے جانے والو دیار مشرق کے باسیوں کو
i۔ اے میرے سانسوں میں بسنے والو ۲۸
نظم نمبر ۱۳۔ پورب سے چلی پرنم پرنم باد روح وریحان وطن
i۔ کیا حال تمہارا ہوگا جب شداد ملائک آئیں گے ۲۹
ii۔ آزاد کہاں وہ ملک جہاں قابض ہو سیاست پر ملاں ۲۹
نظم نمبر ۱۴۔ تو مرے دل کی شش جہات بنے
i۔ تیرے منہ کی سبک سبک باتیں ۳۰
ii۔ کتنے دل کھنڈر بنائے گئے ۳۰
نظم نمبر ۱۸۔ تری راہوں میں کیا کیا ابتلاء روزانہ آتا ہے
i۔ بلائے ناگہاں اک نت نیا مولا آتا ہے ۳۲
نظم نمبر ۲۱۔ اُن کو شکوہ ہے کہ ہجر میں کیوں تڑپایا ساری رات
i۔ کچھ لوگ گنوا بیٹھے دن کو جو یار کمایا ساری رات ۳۲
نظم نمبر ۲۲ جائیں جائیں ہم روٹھ گئے اب آ کر پیار جتائے ہیں
i۔ جو آنکھیں مند گئیں رو رو کر اور گھل گھل کر جو چراغ بجھے ۳۲
ii۔ ظالم نے اپنے ظلم سے خود اپنے ہی اُفق دھندلائے ہیں ۳۳
نظم نمبر ۲۳۔ وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو
i۔ کہہ رہا ہے خرام باد صبا ۳۴

ii.بحر عالم میں اک بپا کردو ۳۵
نظم نمبر ۲۸۔اپنے دیس میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا
i۔آخر دم تک تجھ کو پکارا آس نہ ٹوٹی دل نہ ہارا ۳۵
ii۔سب فانی اک وہی ہے باقی آج بھی ہے جو کل ایشر تھا ۳۶
نظم نمبر ۲۹۔ تری بق کا سفر تھا قدم قدم اعجاز ۳۸
نظم نمبر ۳۰۔ ہے حسن میں ضوغم کے شراروں کے سہارے ۳۸
اشعار میں اضافہ
اعراب اور تلفظ کے بارہ میں رہنمائی ۳۹
فرہنگ GLOSSARY ۴۲
کلام طاہر کی طباعت پر اظہار خوشنودی اور دعائیں ۴۴
کلام طاہر میں اضافے اور لندن سے طباعت ۴۵
اپنی جھولی کے چند لعل و جواہر ۴۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

آج جو شاہکار آپ کی خدمت میں پیش کر رہی ہوں وہ کچھ ٹکڑوں کو جوڑ کر بنا ہے۔ ہر ٹکڑا سیدی و آقائی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے۔ مَیں نے صرف انہیں ترتیب دے کر فریم کیا ہے۔ یہ میرے پاس ایک امانت تھی جو اس کے حقداروں یعنی ساری جماعت کو ادا کر رہی ہوں۔

پس منظر یہ ہے کہ ۱۹۹۱ء میں 'کلام طاہر' دیکھ کر خیال آیا کہ طباعت شایان شان نہیں ہے۔ چھوٹی سے پتلی سی کتاب، کتابت کی غلطیاں، نظمیں نامکمل، سرورق پر دھندلی تصویر۔ یہ کتاب تو اس سے بہت بہتر طریق پر شائع ہونی چاہئے، کیوں نہ لجنہ کراچی یہ کام کر لے۔ اپنی رفیقہ کار مسز برکت ناصر سے مشورہ کیا تو وہ اچھل پڑیں۔ ہم نے دعا کی اور حضور پُر نور سے اجازت حاصل کرنے کے لئے خط لکھ دیا۔ ۲۲/مارچ ۱۹۹۲ء کا تحریر کردہ مکتوب موصول ہوا:

''آپ نے جو کلام طاہر کے متعلق لکھا ہے اس پر آپ کا شکریہ۔ اس میں کئی جگہیں ایسی ہیں جن میں ابھی تک پوری تسلی نہیں۔ شاید کسی وقت اصلاح کا موقع مل جائے۔ لیکن آپ کے نزدیک کوئی غلطی رہ گئی ہے تو اس کی طرف بھی متوجہ کریں اس کو بھی ٹھیک کر لیں گے اور پھر انشاء اللہ چھپوانے کی اجازت بھی دی جاسکتی ہے۔ کچھ پرانی نظموں میں سے بھی ایک آدھ شامل کی جاسکتی ہے''۔

خاکسار نے سرخوشی میں چند کتابت کی غلطیاں لکھیں اور کچھ اشعار پر نظر ثانی کی درخواست کی۔ مقصد صرف یہ تھا کہ بات آگے بڑھے اور حضور اپنے کلام پر نظر ثانی کا کام شروع فرماویں۔ حضور پر نور کا پذیرائی کا مکتوب ملا:

''آپ کا خط ملا۔ نثر میں ایسے لطیف اور اعلیٰ پائے کے شعر بہت کم پڑھنے میں آتے ہیں جیسے آپ کا یہ خط ہے۔ بعض چھوٹے چھوٹے لطیف اشاروں کے ساتھ بعض مضامین پر ایسے عمدہ تبصرے آپ نے کئے ہیں جیسے کسی خوبصورت سیرگاہ میں جاتے ہوئے انسان کبھی دائیں کبھی بائیں

قابل دید مقامات کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ ماشاء اللہ آپ کو یہ خوب فن عطا ہوا ہے ۔اللہ آپ کی ذہنی، قلبی صلاحیتوں کو اور بھی چمکائے اور روشن تر فرمائے ۔خلاصہ آخری بات کا یہی ہے کہ اگر آپ متوجہ نہ کراتیں تو شاید اپنے کلام پر نظر ثانی کی توفیق ہی نہ ملتی ۔اور ملتی بھی تو بہت محنت کرنی پڑتی ۔آپ نے تو ایک ایک جگہ جہاں ضرورت تھی کہ توجہ کی جائے ہاتھ لگا لگا کر دکھا دی ۔

امید ہے جب باقی مسودہ آئے گا تو پھر باقی کام بھی انشاء اللہ اسی طرح آسان ہو جائے گا ۔ اب تو اس کی شدت سے انتظار ہے ۔ابھی تک تو آپ نے بھیجا ہی نہیں حالانکہ اب تک دیر کرنے کا دوش مجھ پر رہا ......۔امید ہے جب آپ کلام شائع کرائیں گی تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستند ہوگا اور وہ لوگ جو اپنی طرف سے نئے نئے نمونے شائع کراتے رہتے ہیں وہ سلسلہ اب ختم ہو جائے گا ۔اللہ آپ کے ساتھ ہو"۔ (مکتوب ۲۸/فروری ۱۹۹۳ء)

☆......☆......☆......☆

شوکتِ مضمون اور کیفیات کی لطافت کی چند مثالیں

جو مشورے حضور پُر نور کو بھجوائے تھے ان میں محترم محمد سلیم صاحب شاہجہانپوری کی آراء بھی شامل تھیں ۔حضور نے ہمیں فن شعر اور فنِ اصلاح، خاص طور پر اشعار میں مضامین کے بیان کی اہمیت سمجھائی ۔ یہ اس لائق ہے کہ اعلیٰ پائے کی تنقیدی کتب میں جگہ پائے ۔آپ نے تحریر فرمایا:

"............شعر کی دنیا اس سے زیادہ وسیع ہے کہ زبان درست ہو اور غلطیوں سے پاک ہو اور محاورہ ٹکسالی کا ہو اور اوزان کے لحاظ سے اور لفظوں کے استعمال کے لحاظ سے کلام نوکِ زبان پر بھاری نہ ہو۔بعض اوقات صحتِ زبان اور صحتِ محاورہ کے تقاضے جذبات کی شدت کے اظہار اور اظہارِ حق سے متصادم ہو جاتے ہیں یعنی اظہارِ حق جس زبان میں ممکن ہو اس سے بہتر مرصع زبان میں مگر حق سے کچھ ہٹ کر ایک بات کی جا سکتی ہے ۔بعض دفعہ ممکن نہیں رہتا کہ بیک وقت کوئی اپنے متموّج جذبات اور سچائی اور گہرے درد کے تقاضے پورے کرتے ہوئے زبان کی صحت اور قاعدے قانون کی پابندی کا بھی حق ادا کر سکے ۔ایسی صورت میں کبھی کبھی کچھ نہ کچھ مروّج قاعدوں کو توڑنا

بھی پڑتا ہے اور استثناء کی نئی کھڑکیاں کھولی جاتی ہیں۔ دنیا کے تمام چوٹی کے شعراء نے کیفیات کے اعلیٰ تقاضوں پر بارہا زبان دانی کی قیود کو قربان کیا ہے۔ شیکسپیئر میں بھی یہ بات ملتی ہے اور غالبؔ میں بھی ۔ اور دیگر شعراء میں بھی اپنے اپنے مرتبہ اور اسلوب کے اعتبار سے کچھ نہ کچھ ایسی مثالیں دکھائی دیتی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اردو اور عربی کلام میں بھی یہی بالا اصول کارفرما ہے کہ شوکتِ مضمون اور کیفیات کی لطافت پر زبان دانی کے نسبتاً ادنیٰ تقاضوں کو قربان کیا جائے......"۔

(مکتوب ۱۲/جنوری ۱۹۹۳ء صفحہ ۱)

☆......☆......☆......☆

آئینِ سخن اور آئینِ حق

اس ٹھوس تحریر کے ساتھ اسی مکتوب سے ایک ہلکا پھلکا ٹکڑا بھی پیش کرتی ہوں۔ انداز لطیف لیکن سبق بہت ثقیل۔ تحریر فرماتے ہیں:

"مکرم محترم سلیم صاحب شاہجہانپوری نے خوب لکھا ہے کہ آئینِ سخن میں اصلاح تجویز کرنا گستاخی شمار نہیں ہوتا، یہ بالکل درست ہے۔ اسی سے حوصلہ پا کر مَیں ان کی خدمت میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آئینِ سخن میں اصلاح قبول نہ کرنا بھی غالباً گستاخی شمار نہیں ہوگا۔ خصوصاً جبکہ پاسِ ادب رکھتے ہوئے احترام اور معذرت کے ساتھ ایسا کیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ آئینِ سخن ہی کی بات نہیں، آئینِ حق یعنی سچائی کے آئین میں بھی تو ازل سے یہی دستور چلا آرہا ہے کہ تصحیح گستاخی شمار نہیں ہوتی۔ نماز باجماعت میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہی سبق ہمیں دیا ہے۔ سبحان اللہ! کیا پاکیزہ طریق اصلاح کا سکھایا۔ سبحان صرف اللہ ہی کی ذات ہے"۔

(مکتوب ۱۲/جنوری ۱۹۹۳ء صفحہ ۲)

فلسفۂ اصلاح

اصلاح کے مشورے اور اصلاح قبول کرنے کے اختیار کے ساتھ آپ نے فلسفہ اصلاح بھی سمجھایا۔ فرماتے ہیں:

''رہا فلسفہ اصلاح تو میرے نزدیک ہر قادر الکلام استاد کا یہ حق تو ہے کہ کسی دوسرے کے شعر کی اصلاح کرے لیکن اصلاح کا حق صرف اتنا ہی ہے کہ اس مضمون کو تبدیل کیئے بغیر جو شاعر بیان کرنا چاہتا ہے۔ بہتر الفاظ میں (زبان کے سُقم کو دور کر کے) بیان کرنے میں اس کی مدد کرے یا اگر طرزِ بیان بے جان ہے تو الفاظ کے تغیر و تبدل سے اسی مضمون میں جان ڈال دے مگر نیا مضمون داخل کرنے کو مَیں اصلاح نہیں سمجھتا، نہ ہی زبان کی اصلاح کرتے کرتے مضمون کا حلیہ بگاڑ دینا میرے نزدیک اصلاح میں داخل ہے''۔

(مکتوب ۱۶/جنوری ۱۹۹۳ء صفحہ ۳)

خاکسار تسلیم کرتی ہے کہ اپنی کم فہمی کی وجہ سے ذوقِ سلیم کی بلندیوں پر متمکن پیارے حضور کی کوفت کا سامان کیا۔ مگر یہ تو دیکھیئے کہ اس معدنِ علم پر ہلکی سی دستک سے کیا کیا خزائن اُبل پڑے، کیسے کیسے ٹھنڈے میٹھے پانیوں کے چشمے جاری ہو گئے۔ ایک کوہِ وقار کے نہاں خانۂ دل کی کچھ کھڑکیاں کھل گئیں۔ پس میری کوتاہیوں سے صرفِ نظر کر کے اس سدا بہار گلستان کی سیر کیجیئے۔ فرماتے ہیں:

''...... جو کام سالہا سال سے کرنے کو پڑا تھا مگر نہ وقت ملتا تھا نہ دماغ میسر آتا تھا وہ آپ نے آسان کر دیا۔ نشان لگا کر بھیج دئے اور پیچھے پڑ کر مجبور کر دیا کہ اب اس کام کو نہ ٹالو۔ حسنِ اتفاق سے مسودہ ملنے کا وقت بھی نہایت موزوں ثابت ہوا۔ چنانچہ کینیڈا سے واپسی پر ہالینڈ میں قیام کے دوران کچھ فرصت میسر آ گئی اور اللہ کے فضل سے دو دن کے اندر ہی ان مقامات کی تصحیح کی توفیق مل گئی جن کے متعلق دیرینہ خلش تو تھی مگر وقت کے ہاتھوں مجبور تھا۔ یہی روک تھی کہ کبھی کسی کو کلام شائع کرنے کی اجازت نہیں دی اور جنہوں نے بلا اجازت شائع کیا انہوں نے نہ صرف اس حصے کو اسی طرح غلط شائع کر دیا جس پر مَیں نظر ثانی کرنا چاہتا تھا بلکہ سہوِ کتابت کی وجہ سے سُوءِ فہم کی بناء پر کلام میں مزید بہت سے سقم پیدا کر دئے۔ مثلاً اضافت کا غلط استعمال، الفاظ کی بے جا تکرار وغیرہ۔ جس نے

مضمون بھی بگاڑا اور وزن بھی توڑا۔علاوہ ازیں بعض الفاظ کا چھٹ جانا وغیرہ وغیرہ۔ اب ان سب جگہوں پر مَیں نے درستی کر دی ہے مگر یہ غلطیاں نہیں تھیں بلکہ کتابت یا ناشر کے فہم کا قصور تھا۔لیکن اس قبیل کے قابلِ اصلاح شعروں کے علاوہ بھی متعدد ایسے اشعار تھے جو کئی طرح کے سُقم رکھتے تھے جن کے لئے دماغ اور وقت کا میسر آنا ایک مسئلہ بنا ہوا تھا۔مدت سے ذہن یہی بات سوچتا اور ٹالتا رہا کہ کسی وقت تسلّی سے ٹھیک کر کے زبان کے تقاضے قربان کئے بغیر مضمون کا حق ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔اور اگر آپ اس طرح مستقل مزاجی اور صبر کے ساتھ مجھے بار بار 'تنگ' نہ کرتیں تو شاید یہ کام کبھی بھی نہ ہوتا.............''۔ (مکتوب ۱۶/جنوری ۱۹۹۳ء صفحہ ۳)

☆......☆......☆......☆

لفظوں کے حکیمانہ انتخاب میں جانکاہی کی چند مثالیں

پیارے حضور نے نظموں کی اصلاح کرتے ہوئے جو حکمتیں سمجھائی ہیں وہ علوم کا ایک خزانہ ہیں۔جن کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کسی چیز کو سرسری نظر سے نہیں دیکھتے بلکہ حرف حرف اور لفظ لفظ کے مزاج کی تہ میں اُترتے ہوئے مناسب جگہ پر استعمال فرماتے ہیں۔اور اس کے ساتھ ایک مربوط فکری پس منظر ہوتا ہے۔آپ فرماتے ہیں:

''آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ مَیں جو شعر کہتا ہوں وہ صرف اکیلا ہی نہیں بلکہ بعض دفعہ اس کی دس دس اور پندرہ پندرہ متبادل صورتیں ذہن میں آئی ہوتی ہیں اور پھر ان میں سے ایک کو کسی وجہ سے چنتا ہوں ۔تو اب مَیں آپ کو اپنے ساتھ وہ سارا سفر کس طرح کرواؤں کہ کیوں بالآخر متعدد امکانی صورتوں میں سے ایک کو اختیار کیا''۔ (مکتوب محررہ ۲۲/اکتوبر ۱۹۹۳ء صفحہ ۱۳)

☆......☆......☆......☆

اب حضور پرنور کے مکاتیب سے لفظوں کے چناؤ میں جانکاہی کی کچھ مثالیں پیش کرتی ہوں۔

نظم نمبر ا

تاریکی پہ تاریکی اندھیروں پہ اندھیرے

حضورانور نے تحریر فرمایا:

''آپ کا خط ملا ۔'اندھیروں پہ اندھیرے' کے متعلق آپ نے لکھاہے کہ اسے اَنْ دھیرا پڑھنا پڑتا ہے۔اس سے مَیں آپ کا جو مطلب سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ نون غنہ غائب سا پڑھا جائے جو وزن میں اضافہ نہ کرسکے۔آپ کے نزدیک اگر نون غنہ پڑھا جائے تو 'سویروں پر سویرے' کی طرز اور وزن پر'اندھیروں پر اندھیرے' پڑھا جائے گا۔ورنہ اَنْ اور دھیرا دو حصے پڑھنے پڑیں گے۔آپ کی دلیل بڑی واضح ہے اور خلاصہ اس کا یہی نکلتا ہے کہ نون غنہ اس طرح ادا ہو کہ گویا زائد لفظ موجود ہی نہیں۔ اس طرح ادھیرے اور اندھیرے کا ایک ہی وزن ہوگا۔اسی اصول کو مندرجہ ذیل مثالوں پر بھی چسپاں کرکے دکھائیں۔

'انگاروں پر انگارے' اس میں آپ 'اَن گارہ' پڑھیں گی یا نون غنہ کے ساتھ 'ان گارہ' کر کے پڑھیں گی۔اور اگر نون غنہ پڑھیں گی تو کیا نون کالعدم سمجھا جائے گا اور اگارے اور انگارے کو ایک ہی وزن پر پڑھا جائے گا ؟ صاف ظاہر ہے کہ جب نون غنہ آئے تو بعض دفعہ بہت خفیف پڑھا جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ وہ بعد والے حرف میں مدغم ہوکر اس میں ایک قسم کی تشدید (شد) پیدا کر دیتا ہے۔پس باوجود اس کے کہ انگارے کو اَن گارے نہیں پڑھتے ۔پھر بھی نون کے گاف میں ادغام کی وجہ سے گاف میں ایک قسم کی تشدید آجاتی ہے۔لیکن واضح تشدید نہیں ہوتی ۔پس اس کو اپنے ذہن میں دہرائیں تو میری بات سمجھ میں آجائے گی کہ انگارے اور اگارے دونوں کا ایک وزن نہیں جبکہ آپ کے بتائے ہوئے طریق سے دونوں کا ایک ہی وزن بنتا ہے جو 'سویرے' کے وزن پر ہے۔اسی طرح 'انگیخت' لفظ ہے پھر 'انبار' ہے 'انجام' ہے نیز 'انگشت' نہیں پڑھا جاتا۔اور نہ ہی اَن گشت پڑھا جاتا ہے انگُشت پڑھا جاتا ہے۔مَیں آپ کو مصرع بتاتا ہوں:

انگشت نمائی سے کچھ بات نہیں بنتی

اس کو چاہے 'ان گشت' پڑھیں یا 'انگشت'۔وزن پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔اسی طرح 'دندان' ہے اس کو

نہ 'دن دان' اور دں داں پڑھا جاتا ہے۔ آپ کے اصرار نے تو مجھے انگشت بدنداں کر دیا ہے کہ آپ 'اندھیروں پر اندھیرے' کو 'سویروں پر سویرے' کے وزن پر پڑھنا چاہتی ہیں جبکہ مَیں اسے قندیلوں پر قندیلیں' اور زنجیروں پر زنجیروں کے وزن پر پڑھتا ہوں نہ زَن جیریں''۔

(مکتوب ۵/دسمبر ۱۹۹۳ء)

بعد میں آپ نے اس مصرع کو تبدیل فرما دیا:

تاریکی پہ تاریکی گمراہی پہ گمراہ

☆......☆......☆......☆

'آیا وہ غنی جس کو جو اپنی دعا پہنچی'

''چوتھے بند کے پہلے شعر 'آیا وہ غنی جس کو جو اپنی دعا پہنچی' میں آپ نے 'جو' کو 'جب' سے بدل دیا ہے۔ سمجھ نہیں آئی کہ کیوں 'جب' سے بدلا گیا ہے اصل میں 'جو' اور 'جب' میں ایک بہت لطیف فرق ہے جس کو وہی جان سکتا ہے جس نے جانکاہی سے معنوں کی تہ میں اتر کر الفاظ کا چناؤ کیا ہو۔ '......جب اپنی دعا پہنچی' کا تو مطلب یہ ہے کہ بس ہماری دعا کی دیر تھی جیسے ہی پہنچی لگ گئی۔ حالانکہ کلمہ طیبہ کے لئے 'یرفعہ العمل الصالح' بھی ہونا چاہئے۔ یہ تو نہیں کہ جس کسی نے درود شریف پڑھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جا پہنچا۔ خاص کیفیات میں اٹھتی ہوئی دعا ہی ہے جو رفعتوں کو پاتی ہے اور وہی ہے جو مقدر سنوارا کرتی ہے۔ اس لئے 'جو' ہی رہنے دیں۔ وہی دعا بخت سنوار سکتی ہے جو اس تک پہنچنے کی سعادت پا جائے۔ 'جو' میں جو انکسار ہے اس کا لطف 'جب' میں نہیں''۔

(مکتوب ۱۲/جنوری ۱۹۹۳ء صفحہ ۲)

☆......☆......☆......☆

نظم ''ظہور خیر الانبیاءؐ'' سے خاکسار کو بے حد پیار تھا۔ نظم حضور کی ہے اضافے بھی آپ نے خود

فرمائے لیکن بہت دُور کھڑی مَیں اس بات سے لطف لیتی رہتی ہوں کہ ہوسکتا ہے اس تبدیلی میں خاکسار کی تحریک کا کوئی دخل ہو۔ جب یہ نظم جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۳ء میں پڑھی گئی تو مَیں نے فون پر سنی اور نوٹ کی۔ آپ نے درج ذیل اشعار کا اضافہ فرمایا تھا۔ مکتوب میں تحریر ہے:

''کہیں کہیں مضمون کو مزید اجاگر کرنے کے لئے بعض اشعار کا اضافہ بھی کرنا پڑا ہے مثلاً ''ظہورِ خیر الانبیاءؐ'' کے آخری بند کو تبدیل کرنے کے علاوہ ایک بند بڑھا بھی دیا ہے۔ اب اس کی شکل یوں بن جائے گی:

دل اس کی محبت میں ہر لحظہ تھا رام اس کا
اخلاص میں کامل تھا وہ عاشقِ تام اس کا
مرزائے غلام احمد ۔ تھی جو بھی متاعِ جاں
کر بیٹھا نثار اس پر ۔ ہو بیٹھا تمام اس کا
اس دور کا یہ ساقی ۔ گھر سے تو نہ کچھ لایا
مَے خانہ اسی کا تھا ۔ مَے اُس کی تھی جام اُس کا
سازندہ تھا یہ، اِس کے ۔ سب ساجھی تھے مِیت اس کے
دُھن اُس کی تھی گیت اُس کے لب اس کے پیام اُس کا
اک میں بھی تو ہوں یارب۔ صیدِ تہِ دام اُس کا
دل گاتا ہے گن اس کے ۔لب جپتے ہیں نام اُس کا
آنکھوں کو بھی دکھلادے۔ آنا لبِ بام اُس کا
کانوں میں بھی رس گھولے۔ ہر گام۔ خرام اس کا
خیرات ہو مجھ کو بھی ۔ اک جلوہ ٔ عام اُس کا

پھر یوں ہو کہ ہو دل پر ۔ الہام کلام اُس کا
اُس بام سے نور اترے نغمات میں ڈھل ڈھل کر
نغموں سے اٹھے خوشبو۔ ہو جائے سرود عنبر''

(مکتوب ۱۶/جنوری ۱۹۹۳ء صفحہ ۴۔۵)

'شاعری جزویست از پیغمبری' اس سے زیادہ کہیں اور صادق نہیں آتا۔

☆......☆......☆......☆

کچھ ترامیم واضافے کے بعد اس کا حسن دوبالا ہو گیا تھا۔مَیں نے حضور انور کی خدمت میں نظم سن کر اپنے تأثرات لکھے۔مَیں نے تو کیا لکھا ہو گا ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں مگر آپ کا مکتوب آپ کے حسن واحسان کا مرقع ہے۔

''آپ کی طرف سے لجنہ امریکہ سے خطاب کا اردو ترجمہ اور میرے کلام کا کتابت شدہ مسودہ موصول ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔اپنے خط میں آپ نے نعت ''ظہور خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم'' کے حوالے سے جو تبصرہ کیا ہے اس میں دو باتیں قابل غور ہیں۔

ایک تو یہ کہ ماشاء اللہ بہت ہی خوبصورت زبان میں تبصرہ کیا ہے اور جن جذبات کا اظہار کیا ہے وہ بھی بہت لطیف ہیں۔اور یہ بھی بالکل درست ہے کہ اس نظم پر محض آپ کی یاد ہی نہیں آئی بلکہ جذبۂ احسان کے ساتھ یاد آتی رہی۔ کیونکہ اس کے بہت سے شعر ایسے تھے جن کے متعلق مجھے خیال تھا کہ اصلاح کے محتاج ہیں لیکن وقت نہیں ملتا تھا۔آپ نے درست طور پر ان کی نشان دہی کی اور اصلاح کروا کے چھوڑی ورنہ مَیں کئی سال سے اسے ٹال رہا تھا اس لئے یہ نعت اور اس کے علاوہ کئی اور نظموں پر آپ کی توجہ کے نتیجہ میں جو وقت نکالا ہے یہ مواقع ہمیشہ جذبۂ احسان کے ساتھ آپ کی یاد دلاتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ''۔ (مکتوب ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء)

نظم نمبر ۲

نظم ''اے شاہ مکی و مدنی سید الوریٰؐ'' کے ایک مصرع ؎

اے میرے والے مصطفیٰ اے میرے مجتبیٰ

کے متعلق پیارے آقا نے خاکسار کو اچھی طرح سمجھانے کے لئے وضاحت سے، دلائل سے، علمی وزن کے ساتھ ایک اچھوتا نقطہ بیان فرمایا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

''آپ نے 'میرے والے مصطفیٰ' میں لفظ والے کو سُقم سمجھتے ہوئے 'تو ہی تو مصطفیٰ ہے مرا' تجویز کیا ہے۔ یہ دو وجوہات سے مجھے قبول نہیں۔ ایک یہ کہ اس نظم کی شانِ نزول تو ایک رؤیا میں ہے جس میں ایک شخص کو دیکھا جو بڑی پُر درد آواز میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی کلام پڑھ رہا ہے۔ ان شعروں کا عمومی مضمون تو مجھے یاد رہا مگر الفاظ یاد نہیں رہے البتہ ایک مصرع جو غیر معمولی طور پر دل پر اثر کرنے والا تھا وہ ان الفاظ پر مشتمل تھا:

'اے میرے والے مصطفیٰ'

خواب میں اس کا جو مفہوم سمجھ میں آیا وہ یہ تھا کہ لفظ 'والے' نے بجائے اس کے کہ سُقم پیدا کیا ہو اس میں غیر معمولی اپنائیت بھر دی اور قرآن کریم کی بعض آیات کی بھی تشریح کر دی جن کی طرف پہلے میری توجہ نہیں تھی۔ عموماً یہ تأثر ہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی مصطفیٰ ہیں حالانکہ قرآن کریم میں حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیم (اسحٰقؑ، یعقوبؑ، اسمٰعیلؑ) حضرت موسیٰؑ اور حضرت مریمؑ حتی کہ بنی آدم کے لئے بھی لفظ اصطفی استعمال ہوا ہے۔ تو مصطفیٰ ایک نہیں، کئی ہیں۔ پس اگر یہ کہنا ہو کہ باقی بھی مصطفیٰ ہونگے مگر میرے والا مصطفیٰ یہ ہے تو اس کا اظہار ان الفاظ کے علاوہ دوسرے الفاظ میں ممکن نہیں۔ یہ بات ایسی ہی ہوگی جیسے کوئی بچہ ضد کرے کہ مجھے میرے والی چیز دو۔ میرے والی کہنے سے مراد یہ ہوتی ہے کہ مجھے محض یہ چیز نہیں چاہئے بلکہ وہی چیز

چاہئے جو میری تھی۔ اس طرز بیان میں اظہار عشق بھی محض 'میرے مصطفیٰ' کہنے کے مقابل پر بہت زیادہ زور مارتا ہے۔ پس رؤیا میں ہی مَیں یہ نہیں سمجھ رہا کہ اس میں کوئی نقص ہے بلکہ اس ظاہری نقص میں مجھے فصاحت و بلاغت کی جولانی دکھائی دی اور مضمون میں مقابلۃً بہت زیادہ گہرائی نظر آنے لگی۔

علاوہ ازیں چونکہ یہ طرز بیان محض ریڑھی والوں کی نہیں ہوا کرتی جو کہ ایک عامیانہ طرز ہے بلکہ بچوں کی سی ادا بھی ہوا کرتی ہے جس میں معصومانہ پیار اور اپنائیت جوش مارتے ہیں۔ پس اس پہلو سے مَیں نے نہ صرف خواب میں ظاہر کردہ الفاظ کے ساتھ وفا کی بلکہ اسے ہر دوسری طرز بیان سے بہتر بھی پایا۔ ہاں ''اے میرے والے مجتبیٰ' 'اے میرے مصطفیٰ' کے بعد پورا سجتا نہیں۔ ویسے بھی مصطفیٰ مجتبیٰ، مرتضی وغیرہ خدا کی طرف منسوب ہوتے ہیں اس کی جگہ مَیں سوچ رہا ہوں کہ یہ کردوں:

اے میرے والے مصطفیٰ، اے میرے راہنما

یا پھر ''اے میرے والے مصطفیٰ مَیں ہو چکا ترا'' بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن اس شعر کے دوسرے مصرع میں جو الفاظ ہیں رؤیا میں قریباً یہی الفاظ تھے جیسا کہ مجھے یاد پڑتا ہے مگر سو فیصد یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ اس میں لفظ ''تیری'' شامل ہوتا تو لفظ اُمّت کی وضاحت تو ضرور ہو جاتی کہ کس کی اُمّت مراد ہے مگر ایسی اُمّت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب کرنا جو مہدی کو ہادی سے جدا سمجھے پسندیدہ بات نہیں ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بھی عُلَمَآءُ هُمْ کہہ کر ان علماء کو اُن لوگوں کی طرف منسوب کردیا جن کا ذکر سَيَاْتِیْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ...... کی حدیث میں مذکور ہے۔ اور ان کے لئے عُلَمَآءُ اُمَّتِی ......نہیں فرمایا ہاں جہاں ربّانی علماء کا ذکر فرمایا وہاں یہ فرمایا کہ عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل۔ پس اگرچہ محض اُمّت کا لفظ کچھ خلا کا سا احساس پیدا کرتا ہے مگر اسے تیری امت کی بجائے کسی اور رنگ میں بدلا جا سکے تو بہتر ہوگا۔ مثلاً اس طرح کہ اہل

دنیا یا علماء سوء ہمیں جدا جدا

نہ سمجھتے۔مگر یہ اظہار اس چھوٹے سے مصرع میں سمانا مشکل ہے۔بہرحال خواب میں جو کیفیات تھیں مَیں اُن کے ساتھ وفاداری کرنا چاہتا ہوں۔ان میں درد کا مضمون تھا بحث کا نہیں۔آپ نے جو یہ تجویز دی 'امت تری سمجھتی نہیں کیوں یہ ماجرا'۔ اس 'کیوں' میں تو بحث کا رنگ ہے جبکہ جُدا جُدا میں اظہار درد اور بیکسی ہے۔ایک متبادل یہ بھی زیرِ غور لایا جاسکتا ہے بلکہ یہی اختیار کر لیں۔

اے میرے والے مصطفیٰ اے سید الوریٰ
اے کاش ہمیں سمجھتے نہ ظالم جدا جدا

☆......☆......☆

''اُڑتے ہوئے بڑھوں، تری جانب سوئے حرم''

اس مصرع میں آپ نے 'اُڑتا ہوا' تجویز کیا ہے ۔آپ کی یہ تجویز مجھے قبول تو ہے۔لیکن میں نے اگرچہ اردو گرائمر زیادہ نہیں پڑھی پھر بھی مجھے لگتا ہے کہ 'اُڑتے ہوئے' بھی ٹھیک ہے۔خصوصیت سے یہ تخاطب کے وقت استعمال ہوتا ہے۔غائب میں 'اُڑتا ہوا' پڑھتے ہیں لیکن مخاطب میں 'اُڑتے ہوئے' پڑھنا جائز ہے۔اس لئے میں تو اسے 'اُڑتے ہوئے' پڑھوں تو مجھے زیادہ اچھا لگتا ہے۔مگر آپ کی یہ تجویز مان لیتا ہوں کیونکہ میرے مضمون پر اس کا اثر نہیں پڑے گا''۔

(مکتوب ۹۳۔۱۔۱۶ صفحہ ۱۲)

نظم نمبر ۳

حضرت سیّد ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم

پیارے حضور نے ایک شفیق ماں کی طرح جو اپنے نادان بچے کو قریب تر کر کے زیادہ تفصیل سے آسان الفاظ میں سمجھاتی ہے ایک ایک تبدیلی کی حکمت سمجھائی۔

''نبیوں کا سرتاج ابنائے آدم کا معراج محمدؐ۔''

مجھے ڈر تھا کہ آپ دونوں......' کا معراج' کو' کی' میں بدل دیں گے کیونکہ مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب نے اپنے کلام میں معراج کو' کی' یعنی تانیثی نسبت سے باندھا ہے اور اُردو کتبِ لُغات بھی اسے تانیث میں ہی پیش کرتی ہیں۔ مگر ہم نے قادیان میں ہمیشہ اس کو مذکر ہی سنا اور ذہنی طور پر معراج کو تانیث کے ساتھ استعمال کرنے پر دل آمادہ نہیں ہوتا۔ اس لئے مَیں نے عمداً یا یوں سمجھ لیں کہ ضد کر کے اس غلطی پر اصرار کیا ہے۔ **نبیوں کا سرتاج**...... کہنے کے بعد اگر یہ کہا جائے کہ ابنائے آدم کی **معراج** تو گھٹیا سی ترکیب نظر آتی ہے جو معراج کی شان کے خلاف ہے۔ پس مجھے تو آنحضرت ﷺ ہمیشہ ہی ابنائے آدم کا معراج دکھائی دیتے ہیں نہ کہ ابنائے آدم کی معراج۔ پس بعض ایسے مقامات بھی ہوتے ہیں کہ جہاں شاعر اپنا حق سمجھتا ہے کہ چاہے دنیا اس کے کسی استعمال کو غلط قرار دے وہ اپنی مرضی سے عمداً کسی خاص مقصد کے پیش نظر اپنی غلطی پر مُصر ہو"۔

(مکتوب ۱۲/جنوری ۱۹۹۳ء صفحہ ۱۲۔۱۷)

اس نظم میں بھی آپ نے نظر ثانی کے دوران کچھ تبدیلیاں فرمائیں اور ہر جگہ بات کو خوب کھول کر بیان فرمایا مثلاً۔ آپ نے ایک مصرع 'مٹ گئے مہر و ماہ وانجم۔ صلی اللہ علیہ وسلم' کو تبدیل فرمایا۔ اور مفہوم کو واضح کرتے ہوئے فرمایا: "میں نے اس مصرع کو یوں کر دیا ہے۔

'مہر و ماہ نے توڑ دیا دم ۔ صلی اللہ علیہ وسلم'

بھاگنے کے ساتھ دم کا ٹوٹنا ایک اور لطیف مناسبت بھی رکھتا ہے۔ کسی پرشوکت جلوہ کے مقابل دم توڑ دینا اور دوڑتے ہوئے دم توڑنا ہم آہنگ ہیں"۔ (مکتوب ۹۳۔۱۔۱۶ صفحہ ۱۳)

اب اس شعر کو پڑھ کر زیادہ لطف آئے گا۔

آپ کے جلوۂ حسن کے آگے ۔شرم سے نوروں والے بھاگے
مہر و ماہ نے توڑ دیا دم ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

☆......☆......☆......☆

متلاطم عرفان کا قلزم ﷺ

پہلے یہ مصرع یوں تھا :

'بہہ نکلا عرفان کا قلزم ۔صلی اللہ علیہ وسلم ۔' حضور رحمہ اللہ نے اس کو درست فرمایا۔سوچ کی گہرائی کا اندازہ کیجئے۔درست کرنے کی وجہ اور مضمون سے وفا کا اندازہ لگایئے۔ تحریر فرماتے ہیں:

''یہ بھی ان جگہوں میں سے ایک ہے جس کو مَیں نے پہلے ہی نشان لگا رکھا تھا کہ وقت ملا تو ٹھیک کرنا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی تجویز 'موج میں تھا عرفان کا قلزم' 'بہہ نکلا عرفان کا قلزم' سے بہت بہتر ہے۔مگر پہلے جو مضمون بیان ہوا ہے اس کے ساتھ 'موج میں تھا.....' مطابقت نہیں رکھتا۔'موج میں تھا' کا مضمون ایک ساکت جامد حالت کو پیش کر رہا ہے ۔لیکن پہلی طرز بیان تقاضا کرتی ہے کہ ایک چیز سے دوسری چیز ہوگئی کی طرز پر اس میں کچھ ہو جانے یا کسی تبدیلی کا ذکر پایا جانا چاہئے جیسے عربی میں 'اصبح' سات وغیرہ کلمات سے ادا کیا جاتا ہے۔موج میں ہوگیا کا انداز ہونا چاہئے تھا یا پھر فعل کا استعمال کلیۃً ختم کر کے اس مصرع کو صفت موصوف کی ترکیب میں پڑھا جائے تو تب بھی کوئی حرج نہیں۔اسی مجبوری کی وجہ سے مَیں نے 'موج میں تھا.....' کی بجائے 'بہہ نکلا' کے الفاظ میں مضمون بیان کرنے کی کوشش کی لیکن دل میں یہ کھٹک تھی کہ بہہ نکلا.....قلزم کے متعلق کہنا جائز نہیں ۔کیوں نہ اس مصرع کا تعلق پہلے بند کے جاری مضمون سے توڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات سے باندھ دیا جائے۔اس صورت میں یہ مصرع یوں بنے گا:

متلاطم عرفان کا قلزم ۔صلی اللہ علیہ وسلم

اس طرح مصرع کا پہلا نصف دوسرے نصف کے ساتھ نسبت توصیفی یا نسبت بدل اختیار کر لیتا ہے۔ (مکتوب ۱۶/جنوری ۱۹۹۳ء صفحہ ۱۵)

☆......☆......☆......☆

نظم نمبر ۴

نظم 'آج کی رات' میں ایک شعر ہے۔

آنکھ اپنی ہی ترے ہجر میں ٹپکاتی ہے
وہ لہو جس کا کوئی مول نہیں ، آج کی رات

اس کے پہلے مصرع کے متعلق حضور فرماتے ہیں۔

''اس کے متعلق تجویز ہے کہ اسے یوں بدل دیا جائے 'چشمِ عاشق ہی ترے ہجر میں ٹپکاتی ہے'۔ مجوزہ مصرع دیکھنے میں تو بہت چست لگتا ہے مگر مشکل یہ ہے کہ 'آنکھ اپنی ہی ترے ہجر میں ٹپکاتی ہے۔ میں جو بات میں کہنی چاہتا ہوں وہ چشم عاشق میں آ ہی نہیں سکتی۔ میں تو طعنہ آمیز دشمن کے مقابلہ پر اپنی ہی آنکھ کی محبت کو نمایاں کرنا چاہتا ہوں 'چشم عاشق' نے تو اس مضمون کا کچھ رہنے ہی نہیں دیا جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ دوسرے میں نے عمداً ہجر کو چھوڑ کر عشق اختیار کیا تھا کیونکہ بحث یہ نہیں کہ ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصل سے محروم ہیں کہ نہیں۔ بحث یہ ہے کہ ہمارا دل آپ کے عشق سے خالی ہے یا لبالب بھرا ہوا ہے۔ پس ہر چند کہ اس مصرع میں لفظ ہجر پڑھنا عشق پڑھنے کی نسبت زبان پر ہلکا ہے۔ مضمون کی مناسبت سے عشق ہی موزوں ہے۔ پس یہ مصرع یوں ہی رہے گا، آنکھ اپنی ہی ترے عشق میں ٹپکاتی ہے۔''

(مکتوب ۱۶۔۱۔۹۳ صفحہ ۸)

......☆......☆......☆......

' کاش اُتر آئیں یہ اڑتے ہوئے سیمیں لمحات '

کا متبادل آپ نے یہ تجویز کیا ہے۔ 'کاش رُک جائیں یہ اڑتے ہوئے سیمیں لمحات'

یہ تو بڑا خطرناک مشورہ ہے کیونکہ اڑتے ہوئے رکیں گے تو مریں گے گر کر۔ میرا جو تصور ہے وہ تو یہ ہے کہ جس طرح پرندے اترتے ہیں اسی طرح یہ روحانی لمحات نور کے پرندوں کی طرح اتر

آئیں۔آپ نے دومضامین کودومصرعوں میں Repeat کیاہےیعنی رُک جائے اورٹھہر جائے ۔ جبکہ مَیں نے پہلے مصرع میں اڑتے ہوئے لمحات پرندوں کی طرح اترنے کامضمون باندھاہے۔پرواز میں رُک کردھڑام سے گرنے کی بات نہیں کی۔میرے تصور پرمیرازیادہ حق ہے ۔براہ کرم اس کے پَرنہ باندھیں۔اس بیچارے کوتسلی سےاڑنے دیں''۔

(مکتوب ۱۵/مئی ۱۹۹۳ء صفحہ ۲)

......☆......☆......☆......

نظم نمبر ۷

''برق تپاں ہےخندہ کہ خرمن اداس ہے

معلوم ہوتاہے کہ آپ نے یہ نظم پہلی اشاعت سےنقل کی ہے۔میں نےتو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کوان کے یہ نظم بھجوانے کے بعد یہ ہدایت کی تھی کہ برق تپاں ہےخندہ........ مصرع کی فوری اصلاح بھجوادیں اورغالباًوہ الفضل میں چھپ بھی گئی ہوگی۔لیکن اس کے باوجودآپ کوسہو کتابت والی نظم ہی مل سکی بہرحال اس کی دوصورتیں میرے سامنےآتی ہیں۔(۱) 'برق، تپاں ہےخندہ زن۔ خرمن اداس ہے' مگراس میں یہ سقم ہے کہ وزن کی تال کے لحاظ سے خندہ زن تک کے مضمون کو پہلے نصف مصرع میں ہی سما جانا چاہئے تھا۔کیونکہ اس نظم کا ہرمصرع دوحصوں میں بٹاہواہے۔گویا''برقِ تپاں ہےخندہ'' پرایک ضرب ختم ہوتی ہےاور''کہ خرمن اداس ہے'' پردوسری۔مگرخندہ زن کردیاجائے تو'زن' کاقدم اپنے نصف مصرع کی حدود میں رہنے کی بجائے دوسرے نامحرم نصف پرجاپڑتاہے۔ اسی خیال سے میں نے اسے یوں کردیاتھا۔

برقِ تپاں نہال۔کہ خرمن اداس ہے

غالباًیہی بہتر رہے گا۔ 'خنداں' اس لئے جائزنہیں کہ یہاں خندہ صرف زبرکا متحمل ہےالف کا متحمل نہیں۔

(مکتوب ۹۳-۱-۱۲ صفحہ ۱۸)

نظم نمبر ۸

حضور ایدہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

''غمِ فرقت میں کبھی اتنا رُلانے والے

اس میں اصلاح یہ تجویز ہوئی ہے۔ 'غمِ فرقت میں کبھی خوب رلانے والے'۔ لفظ 'خوب' بہت خوب ہے۔ مگر لفظ 'اتنا' میں جو اپنائیت اور شکوہ پایا جاتا ہے وہ 'خوب' میں ہرگز نہیں۔ غالباً یہ اصلاح اس لئے تجویز کی گئی ہے کہ 'اتنا' کے بعد اس کا جواب آنا چاہئے۔ حالانکہ یہ ضروری نہیں ہوا کرتا۔ بعض دفعہ بغیر جواب کے ہی شرطیہ حصہ پر کلام ختم ہو جاتا ہے اور قرآن کریم میں اس کی بہت ہی پیاری مثالیں موجود ہیں۔ ایک کہنے والا یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ آپ نے مجھے اتنا رلایا ہے۔ ضروری نہیں کہ بعد میں وہ یہ بھی کہے کہ آنسو پونچھ پونچھ کر میری آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ اس کے مقابل پر 'آپ نے مجھے خوب رلایا ہے' میں لگتا ہے کہ بات ختم ہو گئی اور اپنی ذات میں یہ مضمون وہیں مکمل ہو گیا۔ لیکن لفظ 'اتنا' ایک تشنگی باقی چھوڑ دیتا ہے۔ وہ خواہ شکوے کی ہو یا کسی اور چیز کی۔ پھر یہ تشنگی مضمون کو اور بھی رفعت عطا کرتی ہے۔ اس لئے میرے نزدیک یہاں بھی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔'' (مکتوب ۱۶.۱.۹۳ صفحہ ۱۷)

☆......☆......☆

نظم نمبر ۹

اک ذکر کی دھونی مرے سینے میں رما کے

پہلے اس مصرع میں لفظ بھبا کے آتا تھا۔ جس پر نظر ثانی کی درخواست پر حضور انور نے تحریر فرمایا:

لفظ 'بھبا کے' سے متعلق آپ کی بات درست ہے کیونکہ 'بھبک' سے 'بھبا کا' کسی ڈکشنری میں نہیں ملا۔ یہ دراصل ہماری بچپن کی Slang تھی۔ خوشبو کے لئے ہمارے ذہن میں قادیان میں جو تصور پیدا ہوتا تھا وہ گویا اس طرح تھا کہ چھوٹا سا خوشبو کا جھونکا ہو تو اسے 'بھبکا' کہتے مگر خوشبو کا ایسا بھبکا کہ گویا اس طرح تھا کہ چھوٹا سا خوشبو کا جھونکا ہو تو اسے اس کو ہم بچپن کی Slang میں 'بھبا کا' کہا کرتے تھے۔

اسی طرح اگر شدید بدبو کا ذکر کرنا ہوتا تو اس کو ہم اس طرح بیان کیا کرتے تھے کہ فلاں شخص یا جگہ سے تو بدبو کے بھبا کے اٹھ رہے ہیں ۔ پس ایسی Slangs مختلف علاقوں میں رائج ہو جاتی ہیں جو ڈکشنریوں میں راہ پانے کے لئے لمبا عرصہ لیتی ہیں ۔ اس لئے مَیں آپ کی بات مانتا ہوں ۔ یہ لفظ ابھی تک عرف عام کی سند نہیں پا سکا لیکن ممکن ہے ہمارے گھر کی حد تک محدود رہا ہو ۔ پس اس مصرع کو اب اس طرح تبدیل کیا جا سکتا ہے ۔

o -- سینے میں مرے ذکر کی اک دھونی رما کے

o -- بیٹھا رہا وہ ذکر کی اک دھونی رما کے

o -- اک ذکر کی دھونی مرے سینے میں رما کے

غالباً یہ آخری بہتر ہے ۔ مگر تینوں میں سے جو آپ پسند کر لیں ۔ اس معاملہ میں آپ کی پسند پر اعتماد کرتا ہوں ۔ اگر تینوں ہی دل کو نہ لگیں تو مجھے ایک اور موقع دیں' ۔ (مکتوب ۵/دسمبر ۱۹۹۳ء)

''کیا موج تھی جب دل نے جپے نام خدا کے''

اس نظم کے ایک شعر ؎

میں ان سے جدا ہوں مجھے چین آئے تو کیوں آئے

دل منتظر اس دن کا کہ ناچے انہیں پا کے

اس کے پہلے مصرع پر نظر ثانی کی درخواست کی تھی ۔ پہلے تو ایسی جسارتوں پر بہت نادم ہوتی تھی ۔ مگر اب اس کے نتیجے میں خاکسار کو سمجھانے کے لئے جو شعر میں زبان و بیان کے متعلق علم کے دریا بہائے ہیں مجھے نازاں کر رہے ہیں ۔ جو بھی پڑھے گا اس کا عالم مجھ سے مختلف نہیں ہو گا ۔ ایسا لگتا ہے ساری عمر صرف ادب کا مطالعہ فرمایا ہے ۔ تحریر ملاحظہ ہو:

'میں ان سے جدا ہوں مجھے چین آئے تو کیوں آئے'

اس مصرع کے بارے میں آپ نے ترتیب بدلنے یا 'کیوں آئے' کی جگہ کوئی دوسرا لفظ لانے کی تجویز پیش کی ہے۔لیکن مجھے آپ کے اصرار کی سمجھ نہیں آئی کہ کیوں ترتیب بدلی جائے۔اسے اہلِ کلام جب پڑھتے ہیں تو 'آ۔ئے' دو آوازیں نہیں نکلتیں بلکہ دونوں آپس میں مدغم ہوجاتی ہیں۔جس طرح غالبؔ کے مرثیہ میں ہائے ہائے میں آخری 'ئے' کی آواز نمایاں نہیں ہے۔'آئے' اور 'ہائے' کی آواز کبھی soft پڑھی جاتی ہے اور کبھی 'ئے' کرکے الگ پڑھی جاتی ہے جب soft پڑھی جاتی ہے تو عملاً یہ اتنی خفیف ہوجاتی ہے کہ زبان پر بوجھ نہیں پڑتا اور اہل کلام اس کو ناگوار خاطر نہیں سمجھتے۔مکرم سلیم صاحب کا غالباً یہ بھی اعتراض ہے کہ 'کیوں آ' پر وزن کا دم ٹوٹ جاتا ہے۔انکو بتادیں کہ یہ 'آ' اور 'اے' نہیں ہے یعنی 'ئے' پر الگ زور نہیں۔معلوم ہوتا ہے کہ سلیم صاحب کو جسطرح آتشؔ کے اس مصرع میں 'آئے' استعمال ہوا ہے صرف اسی طرح آئے کہنے کی عادت ہے اور وہ soft 'آئے' پڑھ ہی نہیں سکتے ۔آتشؔ کا پورا شعر یوں ہے:

بجا کہتے آئے ہیں ہیچ اس کو شاعر
کمر کا کوئی ہم سے مضموں نہ نکلا

اب یہاں 'آ۔ ئے' پڑھنا پڑتا ہے اگر 'آئے' soft پڑھیں گے تو وزن ٹوٹ جائے گا۔اس کے مقابل پر غالبؔ کی نظم میں soft پڑھنے کی مثال موجود ہے۔اسکی 'ہائے ہائے' والی نظم میں آخری ہائے کو soft پڑھتے ہیں اور لمبا کرکے 'ہااے' نہیں پڑھتے بلکہ 'ہاآاے ہآءِ' پر ہی بات ختم ہوجاتی ہے۔غالبؔ کہتا ہے:

داد سے میرے ہے تجھ کو بے قراری ہائے ہائے
کیا ہوئی ظالم تری غفلت شعاری ہائے ہائے

اگر دوسرے ہائے کو بھی 'ہاآاے' پڑھیں تو اس میں 'اے' کی آواز زائد ہے۔اصل میں 'ہائے ہا'

ہونا چاہئیے تھا۔اس کی یہ ساری نظم اسی طرح چلتی ہے۔پھر غالبؔ کہتا ہے۔

عمر بھر کا تونے پیغام وفا باندھا تو کیا

یہ بڑا چست مصرع ہے اس میں کچھ زائد نہیں ہے اس کے مطابق اگلا مصرع یوں ہونا چاہئے تھا کہ

عمر کو بھی تو نہیں ہے پائداری ہائے آ

اگر آپ پہلے کو' کیائے' کر دیں تو جسطرح ' کیائے' میں 'اے' زائد ہوتی ہے بالکل اسی طرح ' آئے' میں 'ئے' زائد ہوئی ہے۔اور'ہائے ہائے' میں آخری 'ئے' زائد ہے۔صرف پڑھنے کے انداز کا فرق ہے۔پس میرے اس مصرع کی تقطیع کا جہاں تک تعلق ہے اس میں غالب کی 'ہائے ہائے' والی نظم کی طرح ہی 'اے' زائد ہے اور یہاں 'اے' کی اس طرز کی واضح آواز نہیں ہے کہ گویا ' آ' اور 'اے' دو حرف ہیں۔بلکہ ' آ' کے ساتھ 'اے' کی آواز کو نرمی کے ساتھ مدغم کیا گیا ہے۔بہر حال یہ کوئی سقم نہیں چوٹی کے شعراء کے کلام میں بھی اس کی مثالیں ملتی ہیں۔آپ دونوں بھی ماشاءاللہ ماہر فن اور قادر الکلام شعراء ہیں۔مجھے تو آپ کا کلام بھی اس سے خالی دکھائی نہیں دیتا اور پڑھتے وقت کئی مثالیں سامنے آتی ہیں۔لیکن چونکہ اردو ادب میں اس کی اجازت سمجھی جاتی ہے اور اہل فن بھی استعمال کرتے ہیں۔اس لئے میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا مثال کے طور پر مکرم سلیم صاحب کا یہ شعر ملاحظہ ہو۔

یہ زیست کیا ہے سکینت اگر نصیب نہ ہو
جو موت وجہ سکوں ہوتو کیا ہے کم اعجاز

اس میں اگر زیست پڑھیں گے تو کیا کا ' کاف' اور 'ی' دونوں زائد ہیں۔کیونکہ فنی نکتہ نگاہ سے اس کا وزن زیستا بنتا ہے۔گویا کاف اور ی دونوں زائد ہیں۔لیکن اگر کیا پورا پڑھنا ہوتو پھر زیست کی ت زائد بنتی ہے۔اب یہ دیکھ لیں کہ ماشاءاللہ یہ شعر چوٹی کا ہے۔لیکن پڑھنے کے انداز کے فرق سے وزن

پراثر پڑتا ہے اور سقم نظر آتا ہے۔ لیکن میرے نزدیک یہ سقم نہیں۔ پھر سلیم صاحب کا یہ شعر دیکھیں۔

ان بہتے آنسوؤں کا ہی تحفہ قبول ہو

ہے اس کے پاس کیا جو یہ تیرا غلام ہے

اس کے پہلے مصرع میں ظاہراً وزن ٹوٹتا ہے۔ اور 'بہتے' میں زیر پڑھنی پڑتی ہے۔ بڑی 'ے' نہیں پڑھی جا سکتی۔ یا ساکن یا زیر کے ساتھ الگ سے 'ت' آسکتی ہے، 'ے' کی گنجائش ہی نہیں۔ ان کی اس نظم کا اس سے اگلا شعر۔

پہرے بٹھا دے میری سماعت پہ یا خدا

ہی اس کی مثال ہے۔ حالانکہ بڑے قادرالکلام ہیں مگر یہ سقم ہے۔ اور وزن کے اعتبار سے 'پہرے' میں صرف زیر پڑھنی پڑتی ہے۔ اس پہلو سے اگر آپ اپنے کلام پر نظر ڈالیں تو اس میں بھی آپ کو اس کی کئی مثالیں ملیں گی۔ صرف کلام کی مجبوریاں سمجھانے کی خاطر ایک آدھ مثال بیان کر دیتا ہوں۔ کیا خوب مصرع ہے۔

'خشک آنکھوں سے نیر بہاؤں چہرے پر مسکان سجاؤں'

لیکن اس میں صرف 'سجا' پڑھا جا سکتا ہے۔ 'ؤں' زائد ہے لیکن شعراء عملاً ایسا کرتے ہیں۔ اجازت ہوتی ہے۔ ہرگز معیوب نہیں سمجھا جاتا۔ پھر یہ مصرع ملاحظہ فرمائیں۔

پھر کس گن پر اتراؤں اور فخر و مباہات کروں

اب اس میں اگر 'پھر' ہلکا پڑھیں تو 'پھر کس گن پر اتراؤں میں' ہونا چاہئے یعنی ایک 'میں' ڈالنا پڑے گا۔ اور اگر 'پھر' زور سے پڑھیں تو آپ والا مصرع موزوں ہو جائے گا۔ پس اس میں پڑھنے کے انداز کے فرق کی وجہ سے دو صورتیں ممکن ہیں۔ ایک ہے۔

'پھر کس گن پر اتراؤں'

'پھر کس گن پر اتراؤں میں'

اس میں لفظ 'میں' زائد کرنے کے باوجود وزن دونوں کا ایک ہے۔ بہر حال انداز قراءت نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض اوقات نقص کا گمان ہوتا ہے۔ پڑھنے والے کے انداز پر اس کی درستی یا سقم کا انحصار ہے۔ عام بول چال میں بھی اس کی مثالیں بہت ملتی ہیں۔ چنانچہ بولنے والا حسب حالات 'آ۔اے' کہتا ہے اور کبھی soft 'آئے' کہتا ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔

کب آؤ گے پیتم پیارے

یہاں 'آ' ۔ 'او' دو آوازیں ہیں اور 'آؤنا' جب کہتے ہیں تو اس میں دو آوازیں نہیں نکلتیں اور دوسری حرکت شدید نہیں پڑھی جاتی۔ زیر نظر مصرع میں آپ کو 'کیوں آئے' پر اعتراض ہے۔ اگر آپ اس کی ترتیب بدل لیں یا اس کی جگہ دوسرا لفظ لانے پر مصر ہیں تو بے شک اس کو یوں کر لیں۔

میں اس سے جدا ہوں مجھے کیوں آئے کہیں چین''

(مکتوب ۱۵۔۵۔۹۳ صفحہ ۷تا۹)

نظم نمبر ۱۰

اے میرے سانسوں میں بسنے والو

''آپ نے 'میری سانسوں' تجویز کیا ہے۔ ہم نے تو سانس کا لفظ ہمیشہ مذکر ہی استعمال کیا ہے۔ اور بالعموم اس کا مذکر استعمال ہی سنا ہے۔ آپ کی اس تجویز پر مَیں نے لغت بھی چیک کی ہے اس میں اس کا استعمال مذکر اور مؤنث دونوں طرح سے آیا ہے۔ جامع اللغات میں لکھا ہے 'سانس اندر کا اندر باہر کا باہر'۔ 'سانس پورے کرتا ہے'۔ 'سانس کا روگ' وغیرہ وغیرہ۔ بہر حال اگر چہ مؤنث استعمال ہوسکتا ہے اور شاید لکھنوی زبان کی نزاکتوں اور لطافتوں کے تابع وہاں مؤنث کا استعمال رائج ہو لیکن مَیں نے گھر میں اسے کبھی مؤنث نہ استعمال کیا نہ سنا۔ لغت بھی اس کے استعمال سے مانع نہیں اس

لئے اسی طرح رہنے دیں''۔ (مکتوب ۱۶/جنوری ۱۹۹۳ء صفحہ ۲۱)

......☆......☆......☆......

نظم نمبر ۱۳

کیا حال تمہارا ہوگا جب شدّاد ملائک آئیں گے

''آپ نے مسودہ میں شدّاد کے معانی کی وضاحت کرتے ہوئے حاشیہ میں سورۃ تحریم کی آیت ﴿مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ﴾ کا جو حوالہ دیا ہے وہ اطلاق نہیں پاتا، یہ آیت نہ لکھیں کیونکہ شدّاد پر شِداد کی مثال صادق نہیں آتی۔ اگر اس کا حوالہ دینا ہے تو پھر لکھ دیں کہ اگرچہ آیت میں لفظ شداد ہے لیکن اُردو میں یہی معنی لفظ شدّاد سے ادا ہوتا ہے۔ شدّاد قوم عاد کے اس بادشاہ کا نام ہے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور شعر کہتے وقت یہی میرے پیشِ نظر تھا۔ دوسرے لغوی لحاظ سے آیت میں جو لفظ شدّاد ہے وہ 'شدید' کی جمع ہے۔ شدید کی جمع کی دوسری مثال قرآن کریم میں 'اَشداء' بھی آئی ہے جبکہ مَیں نے لفظ شدّاد استعمال کیا ہے جو کہ شدید سے مبالغہ کا صیغہ ہے اس لئے اگرچہ معنوی طور پر یہاں بھی مراد وہی ہے لیکن بہتر ہے کہ آپ قرآن کریم کا حوالہ دینے کی بجائے لغت کا حوالہ دیں کہ یہ شدید سے مبالغہ کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے بہت زیادہ سختی کرنے والا یہ قوم عاد کے ایک بادشاہ کا نام بھی ہے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ لغت کے حوالے سے بس یہ نوٹ دے دیں''۔

'آزاد کہاں وہ ملک جہاں قابض ہو سیاست پر ملّاں'

خاکسار نے عرض کی کہ 'ملّاں' میں نون غنہ غیر ضروری ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا:

''آپ کی یہ تجویز کہ لفظ ملّاں کی بجائے مُلّا ہونا چاہئے 'ں' کی ضرورت نہیں۔ آپ سے اتفاق ہے۔ نون غنہ کٹوا دیں۔ آپ کی اس بہت عمدہ تجویز پر بے حد شکر یہ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (مکتوب ۲۲/اکتوبر ۱۹۹۳ء)

......☆......☆......☆......

نظم نمبر ۱۴

''تو میرے دل کی شش جہات بنے۔

اس نظم میں تبدیلیاں اور ان کی حکمتیں ملاحظہ ہوں۔ پیارے آقا تحریر فرماتے ہیں:

'' تیرے منہ کی سبک سبک باتیں

دل کے بھاری معاملات بنے

پر نظر ثانی کی آپ نے خواہش کی ہے۔ یہ مضمون دراصل حدیث ''کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ ...... سے اخذ کیا گیا ہے اور مطلب یہ ہے کہ تیرے منہ کی ہلکی ہلکی باتیں ہمارے دل کی بڑی وزنی باتیں بن جاتی ہیں۔

آپ کی بات درست ہے کہ 'بنے' کی ضمیر باتیں کی طرف جاتی ہے جو مؤنث ہے لہذا 'بنے' نہیں بلکہ 'بنیں' چاہئے تھا۔ اس مصرع کو بدل کر میں نے یوں کر دیا ہے ۔

''تیرے منہ کے سبک سہانے بول

دل کے بھاری معاملات بنے

اگر سہانے کی بجائے آپ 'رسیلے' پسند کریں تو اسے 'سبک رسیلے بول' کر دیا جائے لیکن 'سبک سہانے' زبان پر زیادہ ہلکا ہلکا لگتا ہے۔''

(مکتوب ۲۲۔۱۰۔۹۳ صفحہ ۳)

☆......☆......☆

کتنے کھنڈر محل بنائے گئے کتنے محلوں کے کھنڈرات بنے

اکثر و بیشتر تو خاکسار کے بچگانہ بلکہ بیوقوفانہ مشوروں پر تبصروں میں معرفت کے نکتے حاصل

ہوئے ۔ دو مقامات ایسے بھی ہیں جہاں ڈھنگ سے توجہ نہ دلا سکنے کی وجہ سے وضاحت موصول ہوئی ۔ مثلاً مندرجہ بالا شعر میں ' کھنڈر ' کے 'ن' کی آواز نون غنہ ہوتی تو بہتر تھا ۔ خوف اس قدر مسلّط تھا کہ نہ جانے کیا لکھ دیا ۔ مناسب وضاحت نہ کی جواب موصول ہوا ۔

'' دوسرے خط میں جو آپ نے ' کھنڈر ' لفظ پر نظر ثانی کے لئے بڑی ہی ملائمت سے توجہ دلائی ہے اس کے لئے معذرت کی تو کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن آپ نے وضاحت نہیں کی کہ اس پر اعتراض کیا ہے ۔ مجھے ابھی سمجھ نہیں آئی کہ لفظ کھنڈر پہ اعتراض کیا ہے ۔ اگر یہ وہم ہے کہ کبھی کھنڈر محل نہیں بنائے گئے تو یہ درست نہیں ۔ تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ بارہا کئی شہر اجڑے اور پھر آباد کئے گئے اور جو محل کبھی آباد تھے ان کے کھنڈروں کو آباد کیا گیا ۔

موہنجودڑو کے متعلق یہی ذکر آتا ہے ۔ ویسے بھی دنیا میں یہی ملتا ہے کہ بعض محل ویران ہوئے اور پھر ان کھنڈرات کو آباد کیا گیا ۔ اگر کوئی اور بات ہے تو بے تکلفی سے لکھیں ۔ سُقم کی طرف توجہ دلانا تو قابل تحسین ہے ۔ بے شک مجھے بتائیں کیا کمزوری نظر آ رہی ہے اور اگر اس کا کوئی اچھا حل نظر آئے تو وہ بھی تجویز کر دیں ۔

غالباً دلّی والے لفظ ' کھنڈر ' پڑھتے ہیں ۔ اگر یہ بات ہے تو شعر یوں کر لیں ؎

جو کھنڈر تھے محل بنائے گئے
اور محلوں کے کھنڈرات بنے

(مکتوب ۱۱/دسمبر ۱۹۸۹ء)

☆......☆......☆

نظم نمبر ۱۸

''بلائے ناگہاں اک نت نیا مولانا آتا ہے۔

ہر مولانا فی ذاتہٖ بلائے ناگہاں ہے۔ وہ کوئی خاص خاص مولانا نہیں جو بلائے ناگہاں ہوں۔ بلکہ ہر مولانا جب آتا ہے بلائے ناگہاں کی طرح ہی آتا ہے۔ کبھی ایک ہی بار بار آتا ہے کبھی نت نیا۔ میرے ذہن میں نت نئے مولانا کے آنے کا تصور تھا۔ بن کر آنے کا محاورہ میرے دل کی بات ظاہر نہیں کرتا۔ میں تو ہر مولوی کو ہی بلائے ناگہاں سمجھتا ہوں۔ اس لئے اسے اسی طرح رہنے دیا جائے 'نت نیا'' کہہ کر تو ان کی روزانہ بڑھتی ہوئی تعداد کی طرف اشارہ مقصود ہے اور جتنے بھی آتے ہیں ہمیشہ بلائے ناگہاں ہی ثابت ہوں گے۔'' (مکتوب ۱۶۔۱۔۹۳ صفحہ ۲۶،۲۷)

☆......☆......☆......☆

'' کچھ لوگ گنوا بیٹھے دن کو جو یار کمایا ساری رات۔

آپ کی تجویز یہ ہے کہ ' لوگ گنوا بیٹھے سب دن کو جو بھی کمایا ساری رات'۔ لیکن اس میں عمومیت سی آ گئی ہے کہ جو اچھا برا کمایا وہ دن کو گنوا دیا۔ جبکہ جو مضمون میرے پیش نظر ہے اس میں خدا کمانے اور ساری رات اس کی عبادت میں گزارنے کا مضمون ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ اگر انسان راتیں تو ذکر الٰہی میں گزارے اور دن بھر دنیا کے پیچھے بھاگتا پھرے تو یہ اچھا عمل نہیں۔ اگر 'یار کمانے' کے اظہار بیان پر اعتراض ہے۔ تو یہی محاورہ تو اس شعر میں میری جان ہے اور شعر کی بھی۔ یار یونہی نہیں مل جاتے، کمانے پڑتے ہیں۔'' (مکتوب ۱۶۔۱۔۹۳ صفحہ ۲۰)

جو آنکھیں مُند گئیں رو رو کر۔ اور گھُل گھُل کر جو چراغ بجھے

اس مصرع کے بارہ میں آپ کا مشورہ درست ہے اور 'جو آنکھیں مندھ گئیں رو رو کر' زیادہ بہتر ہے لیکن پھر اس سے اگلے مصرع کا پہلا جزو '......آں' پر ختم ہو اور دوسرا حصہ اس طرح شروع

ہو'......کھیں گھل گھل کر جو چراغ بجھے'۔تو پھر وزن درست رہتا ہے۔اگرچہ یہ سُقم ہے۔اس لئے اگر
اسے بدلنا ہے تو پھر اس سے اگلے حصہ مصرع کو بھی وزن کی درستی کے لئے بدلنا پڑے گا اور اس میں 'وہ' یا
'یوں' یا 'اور' زائد ڈالنا پڑے گا۔آپ کے مجوزہ متبادل میں پہلا تو مکمل ہے۔لیکن دوسرے میں جوڑنے
کے لئے جو لفظ چاہئے وہ غائب ہے مثلاً 'یوں گھل گھل کر جو چراغ بجھے' کر دیا جائے تو پھر ٹھیک ہے۔
پڑھنے کے انداز کے فرق سے جو سُقم سا پیدا ہوتا ہے اس کی مثالیں قادر الکلام شعراء کے حوالے سے بیان
کر چکا ہوں جو مکروہ نہیں سمجھی جاتیں۔اس لئے وزن ٹھیک رکھنے کی خاطر اگر نصف مصرع کا کچھ آخری
ٹکڑا دوسرے نصف مصرع کو شروع میں مستعار بھی دینا پڑے تو کوئی حرج نہیں۔بہر حال اس مصرع کی
شکل دو طرح بن سکتی ہے پہلی تجویز میں 'یوں' اگر زائد لگتا ہو تو اسے 'اور' کر لیں۔

ا۔جو آنکھیں مند گئیں رو رو کر۔یوں گھل گھل کر جو چراغ بجھے
۲۔جو مند گئیں آنکھیں روتے روتے۔گھل گھل جو چراغ بجھے

مجھے تو پہلی تجویز 'یوں' کی بجائے 'اور' کے ساتھ اچھی لگ رہی ہے۔آپ کو جو پسند ہو وہ رکھ
لیں۔ (مکتوب ۱۵/مئی ۱۹۹۳ء صفحہ ۱۱)

......☆......☆......☆......

ظالم نے اپنے ظلم سے خود۔اپنے ہی افق دھندلائے ہیں

کے متعلق آپ نے تجویز دی ہے کہ 'آپ' کی بجائے 'خود' بھی ہو سکتا ہے۔آپ کی تجویز منظور
ہے۔بہت اچھی ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ٹھیک ہے اس کے مطابق اب اسے یوں کر دیں:

ظالم نے اپنے ظلم سے خود اپنے ہی افق دھندلائے ہیں

(مکتوب ۵/دسمبر ۱۹۹۳ء)

......☆......☆......☆......

نظم نمبر ۴۳

کہہ رہا ہے خرام بادِ صبا   جب تلک دم چلے مُدام چلو

'خرام' مندرجہ بالا شعر میں پہلی اشاعت میں مؤنث باندھا گیا تھا۔ نظر ثانی کی مؤدبانہ درخواست پر نہ بُرا مانا ، نہ گستاخی پر محمول سمجھا۔ کھلے لفظوں میں حقیقت حال بیان فرمائی۔ اعلیٰ ظرفی اور وسیع القلبی کا ایسا مظاہرہ دنیا کے بڑوں میں کہاں دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہ حصہ صرف اس سبق کے لئے بھی بہت اہمیت رکھتا ہے کہ بڑا دل دکھانے سے کوئی چھوٹا نہیں ہو جاتا۔ وضاحت سے تحریر فرمایا:

''خِرام کے متعلق میری غلط فہمی ان شعروں کی وجہ سے ہے جن میں لفظ خرام استعمال ہوا اور جہاں ضمیر لفظِ خرام کی طرف نہیں بلکہ مضاف کی طرف جاتی ہے جیسے:

موجِ خرامِ ناز بھی کیا گل کتر گئی

اسی طرح میرے علم میں خرام کے معنوں میں جتنے لفظ مستعمل ہیں وہ سب چونکہ تانیث کا مرتبہ رکھتے ہیں جیسے چال و رفتار وغیرہ۔ اس لئے اس خیال سے بھی ہمیشہ اس لفظ کو تانیث کے درجہ پر رکھتا رہا۔ اب آپ نے توجہ دلائی تو لغات اٹھا کر دیکھیں جس سے معلوم ہوا کہ اہل ادب کے ہاں اسکو مؤنث استعمال کی کوئی سند نہیں۔ ویسے بھی یہ شعر کچھ کمزور تھا کیونکہ صبا تو صبح کی ہوا کو کہتے ہیں شام کی ہوا کو نہیں اور صبا کا پیغام صبح چلنے کا تو ہو سکتا ہے، شام چلنے کا نہیں۔ لیکن چونکہ یہ دونوں نظمیں جو جلسہ میں پڑھی گئیں جلسے سے چند دن پہلے شروع ہوئیں اور جلسہ کے ہنگامے کے دنوں میں مکمل ہوئیں اس لئے پوری طرح نظر ثانی نہیں ہو سکتی تھی۔ اگر خرام لفظ استعمال ہوتا تو پھر بھی مؤنث میں ہی ہونا تھا۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ متبادل شعر میں یہ لفظ آتا ہی نہ۔ اس لئے اگر وقت ملا تو پہلا مصرع تبدیل کر کے 'الفضل' کو ترمیم کے لئے لکھ دوں گا ورنہ اس شعر کو حذف کرنے کے لئے اعلان کروایا جا سکتا ہے''۔

(مکتوب ۱۲/نومبر ۱۹۹۱ء)

بحر عالم میں اِک بپا کر دو پیار کا غلغلہ تلاطمِ عشق

خاکسار نے پہلے مصرع میں اِک کی جگہ 'تم' تجویز کیا جو حضور نے ازراہ شفقت منظور فرما لیا مگر جب مسوّدہ اصلاح کے لئے گیا تو 'تم' کو پھر 'اِک' ہی تحریر کروایا۔ میرے توجہ دلانے پر آپ نے بڑا دلچسپ جملہ لکھا:

'بحر عالم میں اک بپا کر دو' والے مصرع میں 'اِک' کی بجائے 'تم' کی اجازت دی ہوگی لیکن بادل نخواستہ دی ہوگی کہ آپ کی ہر بات کا تو انکار نہیں ہوسکتا۔ ویسے مجھے تو 'اِک' زیادہ پسند ہے''۔

(مکتوب ۵/دسمبر ۱۹۹۳ء)

......☆......☆......☆......

اپنے دیس میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا

اس نظم میں انیسواں شعر ہے۔

آخر دم تک تجھ کو پکارا۔ آس نہ ٹوٹی دل نہ ہارا مصلح عالم باپ ہمارا۔ پیکر صبر و رضا رہبر تھا

خاکسار کی معمولی سی ترمیم کی درخواست پر آپ نے اصولی بحث کے ساتھ اچھی طرح سمجھایا تحریر فرماتے ہیں۔

''دل نہ ہارا'' کی بجائے آپ نے 'دل بھی نہ ہارا' کی تجویز دی ہے۔ وزن تو اس میں بھی نہیں ٹوٹتا۔ صرف پڑھنے کے انداز کا فرق ہے۔ کسی لفظ پر زیادہ زور دے کر پڑھا جائے یا کم زور دے کر پڑھا جائے۔ تو اس سے بعض اوقات شعر کا وزن ٹوٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مثلاً اس نظم کا پہلا مصرع ہے۔

اپنے دیس میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا

لفظ 'میں' اس مصرع کے دوسرے نصف میں واقع ہے۔ لیکن جو اسے پہلے حصہ کے ساتھ ملاتے ہیں وہ وزن توڑ دیتے ہیں۔ جیسا کہ قادیان میں پڑھنے والے نے یہ مصرع پڑھا ہے۔ اور جس جگہ زور آنا چاہئے اس سے ہٹا کر دوسرے لفظ پر منتقل کرنے کے نتیجہ میں بالکل بے وزن مصرع لگ رہا ہے

۔ پہلے مصرع کے نصف کے آخری حرف کا قدم دوسرے نصف کے شروع میں جا پڑنے کے بہت سے نمونے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی فارسی کلام میں ملتے ہیں۔ اور شعراء کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔ ایسی صورت میں اگر اس کو پہلے حصے سے ملا کر پڑھیں تو وزن ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔

بیسویں شعر میں لفظ 'انوار' کے بارے میں آپ نے لکھا ہے کہ ہندی تسلسل میں اجنبی لگ رہا ہے۔ اس وجہ سے دوسرے مصرع کو یوں ہونا چاہئے۔

جس سے نور کے سوتے پھوٹے۔ روشنیوں کا جو ساگر تھا

اس نظم کا مزاج ملا جلا ہے۔ یہ صرف سکھوں اور ہندوؤں کے لئے ہی نہیں بلکہ پاکستانیوں کے لئے بھی تھی۔ اس لئے میں نے اس نظم میں بعض جگہ عربی اور فارسی الفاظ استعمال کرنے سے گریز نہیں کیا تاکہ ہم اپنا حق بھی قائم رکھیں۔ جہاں تک انوار کے لفظ کا تعلق ہے، نور کی یہ جمع شاید زیادہ اجنبی لگ رہی ہو۔ لیکن اس کو روشنیوں کی بجائے نوروں میں تبدیل کر دیا جائے تو اور کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ لفظ نور جو پہلے آیا ہوا ہے وہ تو پھر بھی موجود رہے گا۔ جس کو نور کی سمجھ آجائے گی وہ نوروں کو بھی سمجھ جائے گا۔ پس یہ شعر یوں بن جائے گا۔

سدا سہاگن رہے یہ بستی جس میں پیدا ہوئی وہ ہستی
جس سے نور کے سوتے پھوٹے جو نوروں کا اِک ساگر تھا''

(مکتوب ۱۵۔۵۔۹۳ صفحہ ۴،۵)

اس نظم کا آخری شعر ہے۔

ہیں سب نام خدا کے سندر ۔ واہے گرو ۔ اللہ اکبر
سب فانی ۔ اک وہی ہے باقی ۔ آج بھی ہے جو کل ایشر تھا

خاکسار کی پہنچ محض لغت تک تھی۔ لغت دیکھ کر تجویز کر دیا کہ ایشر کی جگہ ایشور ہو تو وزن نہیں ٹوٹتا۔

حضور پرنور کی لفظوں پر تحقیقات کے دائروں کا اندازہ لگائیے۔ آپ نے تحریر فرمایا۔

''اول تو یہ درست نہیں کہ ایشور سے وزن نہیں ٹوٹتا۔ دوسرے جہاں تک ایشر کا تعلق ہے بات یہ ہے کہ قادیان میں ہندی دان احمدی سکالرز سے میں نے چیک کروا لیا تھا اوران سب نے اس پر صاد کیا۔ لغوی لحاظ سے اس کا اصل اِیش ہے۔ جسے اِیس بھی پڑھا جاتا ہے۔ دونوں متبادل ہیں۔ ہندی اردو لغت میں ان دونوں کا مطلب مالک، خدا، حاکم، بادشاہ، خداوندتعالیٰ دیا گیا ہے۔ یہ لفظ 'ور' یا محض 'ر' کے اضافہ کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔ اردو لغت جامع اللغات میں لکھا ہے کہ 'اِیسَرْ' دراصل وہ شہر ہے جہاں سب سے بڑے دیوتا یعنی خدا کی عبادت ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ مضمون کھول کر جامع اللغات اِیْسَر، اِیْشَرْ اور ایشور تینوں لفظ متبادل کے طور پر پیش کرتی ہے۔ جن کا مطلب بڑا دیوتا، خدا یا مالک یا خدا تعالیٰ ہے۔ اسی طرح ایسر میں ایشر لکھ کر آگے خدا، ایشور، اللہ معانی دئے ہوئے ہیں۔ گویا ایشور کا دوسرا تلفظ اِیْسَرْ اور اِیْشَرْ ہے اس لئے کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں ایشر ہی ٹھیک ہے''۔

(مکتوب ۲۲.۱۰.۹۳ صفحہ ۸)

چند دن کے بعد آپ کا ایک مکتوب موصول ہوا۔

''میرا گزشتہ خط آپ کو مل چکا ہوگا 'ایشر' کے لفظ پر۔ اس میں آپ کی تجویز کی روشنی میں تبصرہ تو کر چکا ہوں۔ لیکن اس کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی دو نظموں بعنوان 'شانِ اسلام' میں کوئی ۶ دفعہ اور ہندوؤں سے خطاب میں ۵ مرتبہ لفظ ایشر استعمال فرمایا ہے۔ اس شہادت سے تو مزا ہی آ گیا ہے۔ اس کے بعد تو کسی اور سند کی ضرورت ہی نہیں آپ نے درّثمین کی اتنی عمدہ کتابت کروائی ہے لیکن آپ نے بھی اسے نوٹ نہیں کیا۔ (مکتوب ۱.۱۱.۹۳)

نظم نمبر ۲۹

''تری بقا کا سفر تھا قدم قدم اعجاز''۔

اس نظم کو پڑھتے ہوئے ایک شعر مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

ہو موت اس کی رضا پر یہی کرامت ہے
خوشی سے اس کے کہے میں جو کھائیں سَم ، اعجاز

میں نے پڑھتے ہوئے اس پر ایک سوالیہ نشان لگا دیا کہ مزید غور کروں گی۔ پیارے آقا کی نظر اس سوالیہ نشان پر پڑ گئی میری الجھن دور کرنے کے لئے وضاحت فرمائی:

''اس نظم کے دسویں شعر کے دوسرے مصرع کے سامنے آپ نے سوالیہ نشان ڈالا ہے۔ یہ مصرع یوں ہے۔ 'خوشی سے اُس کے کہے میں جو کھائیں سم اعجاز'۔ یہاں خدا تعالیٰ کا اعجاز مراد نہیں ہے بلکہ انسان کی کرامت اور اس کا اعجاز مراد ہے۔ یہی مضمون ہے جو پہلے مصرع نے واضح کر دیا ہے۔ گویا اعجاز تو یہ ہے کہ انسان اس کے کہے میں خوشی سے زہر بھی کھا جائے اور موت کی قطعاً پرواہ نہ کرے۔ پرواہ ہو تو صرف اس کی رضا کی ہو اور اس کی خاطر انسان تلخ سے تلخ گھونٹ پینے پر ہر لمحہ مستعد رہے۔''

(مکتوب ۱۵.۵.۹۳ صفحہ ۳)

نظم نمبر ۳۰

''الفضل ۷ رمئی ۱۹۹۲ء کے شمارہ میں صفحہ اوّل پر میری ایک پرانی نظم بی بی کے وصال پر چسپاں ہونے والے کچھ نئے اشعار اضافہ کے ساتھ شائع ہوئی ہے اس پر بھی میں نے نظرِ ثانی کی ہے۔ اور اس کے علاوہ آخر پر بعض مزید اشعار کا اضافہ کیا ہے وہ بھی شامل کر لیں۔

تم جن کا وسیلہ تھیں وہ روتی ہیں کہ تم نے
دم توڑ کے توڑے ہیں ہزاروں کے سہارے
وہ آخری ایام ۔ وہ بہتے ہوئے خاموش

حرفوں کے بدن ۔ اشکوں کے دھاروں کے سہارے
بھیگی ہوئی بجھتی ہوئی۔ مٹتی ہوئی آواز

اظہار تمنا وہ اشاروں کے سہارے
وہ ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہنا دم رخصت

میں نے نہیں جینا نگہداروں کے سہارے
وہ جن کو نہ راس آئیں طبیبوں کے دلاسے

شاید کہ بہل جائیں۔ نگاروں کے سہارے
آ بیٹھ مرے پاس مرا دستِ تہی تھام

مت چھوڑ کے جا درد کے ماروں کے سہارے

آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آخری دو اشعار کی طرف توجہ دلا دی کہ ان کے درمیان کچھ کمی سی معلوم ہوتی ہے۔ مجھے بھی لگ رہا تھا۔ بہرحال آپ نے بہت اچھا کیا جو توجہ دلائی۔ شروع میں ان سے میں مخاطب ہوں مگر آخر پر وہ مجھ سے مخاطب ہیں۔ اس لئے مضمون کو مزید کھولنے کے لئے میں نے چند نئے شعروں کا اضافہ کر دیا ہے۔ امید ہے اب اس سے بات واضح ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔''

(مکتوب ۱۶۔۱۔۹۳ صفحہ ۲۸،۲۹)

اعراب اور تلفظ کی غلطیوں کے بارہ میں راہنمائی

اعراب کی غلطیاں بھی آپ نے سمجھا سمجھا کر لغات کے حوالے سے بتائیں۔ صرف چند مثالیں ملاحظہ ہوں:۔

☆ ...... ''لفظ مِناروں نہیں، مَناروں ہے۔ مِینار درست ہے جب 'ی' کے ساتھ آئے اور جب 'ی' کے بغیر ہو تو مَنار ہوتا ہے۔''

☆ ...... ''تحتَ الثّریٰ'' درست نہیں۔ یہ لفظ ''تَحتُ الثَّریٰ'' ہے۔ فیروز اللغات میں بھی اسے ''تحتُ الثَّریٰ'' ہی لکھا ہے۔

☆ ...... ''لفظ 'گرَفتار' نہیں اگر چہ عموماً بولا اسی طرح جاتا ہے۔ لغت کی کتابیں چیک کی ہیں۔ اس کا صحیح تلفظ 'گرِفْتار' ہے۔''

☆ ...... ''جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ البَاطِلُ''۔ اردو میں تو 'زَهَقَ الباطِلْ' ٹھیک ہے۔ لیکن آیت کریمہ میں اس پر پیش موجود ہے۔ تاہم عربی میں جس لفظ پر بھی قاری ٹھہرتا ہے وہ اس کی آخری حرکت کو نہیں پڑھتا، لیکن حرکت اسی طرح لکھی جاتی ہے۔ صرف وقف کی وجہ سے پڑھنے میں نہیں آتی۔ اس لئے پیش ضرور ڈالیں۔ لیکن نیچے نوٹ دے دیں کہ شعر میں چونکہ یہاں وقف کرنا ہے۔ اس لئے حرکت نہیں پڑھی جائے گی۔ بلکہ باطلُ کی بجائے باطلْ پڑھا جائے گا۔''

☆ ...... ''آپ نے مسودہ میں اُویس کے نیچے تصحیح کرتے ہوئے الف کی زبر کے ساتھ اسے اَویس لکھا ہے۔ یہ لفظ اُویس ہے، الف کی پیش کے ساتھ۔ اسے اَویس لکھنا یا پڑھنا غلط ہے۔ عربی لغت کی کتابوں لسان العرب، القاموس، المحیط اور المنجد وغیرہ میں اُویس ہی لکھا ہے۔''

☆ ...... ''مسودہ میں جاں لکھا ہے۔ یہ جاں نہیں بلکہ نون کے ساتھ جان ہے۔ ایسی چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر آپ کو گہری نظر رکھنی پڑے گی اور جہاں جہاں میں نے اعراب کو واضح کیا ہے۔ وہاں آئندہ مسودہ واضح کر کے لگوائیں۔ ان میں سے کوئی حرکت زیر زبر چھوٹنے نہ پائے۔ سب اعراب اس مقصد سے لگائے جانے چاہئیں کہ آجکل کے اردو پڑھنے والے بھی عربی کی طرح اعراب کے محتاج ہو چکے ہیں۔ خصوصاً پاکستان سے باہر پیدا ہونے والے تو اس کے بہت محتاج ہیں۔''

☆ ...... ''لفظ خاتم کے معنی ''ختم کرنے والا'' درست نہیں۔ ت کی زبر کے ساتھ اس کے معنی انگوٹھی اور مہر کے ہوتے ہیں۔ اور مراد سب سے اعلیٰ، سب سے افضل۔ جس پر مقام ختم ہو جائے اور ہر

قسم کے فیوض کا اجراء جس کی ذات سے وابستہ ہو جائے۔ یہ معنی ہیں جو کھول کر بیان کرنے چاہئیں۔''
(مکتوب ۱۵.۵.۹۳ صفحہ ۱۹)

☆......لفظ مہک کے متعلق آپ کی بات درست ہے۔ یہ مِہک اور مَہک دونوں طرح آ جاتا ہے۔ مگر مجھے تو مہک سے زیادہ لگاؤ ہے اور ہمارے گھروں میں بھی مَہک ہی پڑھا جاتا تھا۔ لیکن اہل زبان ح، ہ، ھ سے پہلے زبر آ جائے تو اس میں امالہ بھی کرتے ہیں جیسے رہنا، کہنا، سہنا وغیرہ۔ اسی طرح مَیں بھی مَہک کو مَہَک کی بجائے امالہ کر کے مہک پڑھتا ہوں لیکن بعض شعراء جب ضرورت سے زیادہ اپنی اردو جتاتے ہیں تو وہ مچل کے وزن پر مَہَک پڑھتے ہیں''۔ (مکتوب ۳/دسمبر ۱۹۹۳ء)

☆...... چاروں اور بجی شہنائی: اور پر زبر نہیں ہے۔ یہ لفظ اور ہے اَور نہیں۔ اَور کا مطلب ہوتا ہے مزید جبکہ اور کا مطلب ہے سمت۔ جس طرح چور کو چَور پڑھنا جائز نہیں اسی طرح اور کو اَور پڑھنا جائز نہیں''۔ (مکتوب ۵/دسمبر ۱۹۹۳ء صفحہ ۸)

☆...... ''لفظ ضائع کا ایک تلفظ اگرچہ ضایا بھی چل پڑا ہے مگر جب ادبی کلام پڑھا جائے تو پھر اس کو ضایا پڑھنا یا لکھنا غلط ہے اور اس کو پسند نہیں کیا گیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس سے بہت الرجک تھے۔ لیکن اب یہ عرف عام میں مستعمل ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کے اوپر کوئی گرائمیرین دھونس ڈالنی مناسب نہیں۔ زبان دانی کی دھونس لفظوں پر ضرور چلتی ہے لیکن جب کوئی لفظ غلط العام ہو جائے تو پھر اس کے سامنے ادب کی ساری لگامیں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ حضرت مصلح موعودؓ کافی عرصہ لفظ ضایا کے خلاف احتجاج فرماتے رہے ہیں مگر پھر بھی ''ضایا'' راہ پا ہی گیا۔ آپ اس ناپسندیدگی کا اظہار اکثر ایسے پڑھنے والوں پر فرماتے تھے جو آپ کے کلام میں ''ضایا میرا پیغام......'' پڑھ دیا کرتے تھے۔ اور ایسے اعلیٰ ادبی کلام میں واقعی ضائع کو ضائع ہی پڑھنا چاہئے اور ضایا نہیں کہنا چاہئے...... باقی جو عام درست الفاظ ہیں ان میں اگر کوئی غلط پڑھے تو بہت تکلیف دیتا ہے مثلاً نِشان کو نَشان پڑھنا......''۔ (مکتوب ۵/اپریل ۱۹۹۵ء صفحہ ۳)

☆ ...... درد:

......ضمناً یاد آیا کہ شعروں میں تو درد لفظ مذکر استعمال ہی ملتا ہے جیسے:

درد منت کشِ دوا نہ ہوا

دل میں اک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے

لیکن بول چال میں بسا اوقات 'سر درد ہو رہی ہے' سننے میں آتا ہے۔ یا 'مجھے درد ہو رہی ہے' اس کو آپ کس مقام پر رکھیں گی۔ غلط العام شمار ہوگا یا غلط شمار ہوگا؟

(مکتوب ۱۲/نومبر ۱۹۹۱ء)

مشکل الفاظ کے معانی (Glossary) کی تیاری

متن کے بعد دوسرا مرحلہ مشکل الفاظ کے معانی اور تلفظ کو واضح کرنا تھا۔ ابتدائی طور پر جو گلاسری (Glossary) خاکسار نے بنا کر بھیجی اس کے متعلق آپ نے تحریر فرمایا تھا:

''جہاں تک حاشیہ میں الفاظ معانی دینے کا تعلق ہے یہ بہت اچھا خیال ہے اور ضرورت بھی ہے۔ لیکن ان کا انتخاب ہر قسم کے پڑھنے والوں کی ذہنی اور علمی سطح کا خیال رکھتے ہوئے کرنا چاہیئے۔ بعض تو بہت ہی عام فہم الفاظ کے معنی آپ نے دئے ہوئے ہیں۔ لیکن بعض ایسے الفاظ جو روزمرہ مستعمل نہیں اور بعض اوقات اچھے بھلے پڑھے لکھے شخص کے ذہن میں بھی مستحضر نہیں ہوتے ان کے معانی نہیں دیئے گئے۔ اس لحاظ سے انتخاب کو Balance بنانے کی ضرورت ہے۔ اردو میں تلفظ دینے کی بجائے انگریزی میں تلفظ دیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ کیونکہ اُردو میں جس طرح تلفظ دئے گئے ہیں ان سے پڑھنے والوں کو الجھن پیدا ہو سکتی ہے۔ مثلاً مِـنَّـتْ کو مِـنْ نَـتْ، آئینہ خانے کو آئی نا خانے، مَتـیٰ نـصر اللّٰہ کو متا نص رُل لاہ، ٹیلہ کو ٹی لہ، نیّرِ ہُدیٰ کو نَیْ یِ رے ہُ دا وغیرہ وغیرہ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس میں بڑی محنت کی گئی ہے۔ لیکن پڑھنے والوں کو اس سے الجھن بھی ہو سکتی ہے۔ اسلئے ساتھ انگریزی میں بھی تلفظ دیں اور اردو میں ساتھ یہ نوٹ دے دینا چاہیئے کہ یہ لفظ ایک ہی ہے صرف پڑھتے

ہوئے صوتی لحاظ سے اس کی آواز جس طرح بنی چاہیئے اس کی وضاحت کے لئے اس طرح لکھا گیا ہے۔"

(مکتوب ۹۳۔۵۔۱۵ صفحہ ۱۸)

☆....☆....☆....☆

خاکسار نے ان ہدایات کے مطابق الفاظ معنی کو Balance کیا۔ انگریزی تلفظ اور معانی دیئے اور آپ کی خدمتِ اقدس میں روانہ کئے۔ آپ نے ایک ایک لفظ کا جائزہ لیا۔ آپ کے ساتھ ایک ٹیم کام کرتی تھی۔ جو اصلاحوں کو نوٹ کر کے کمپوز کر کے مجھے بھجوا دیتی۔ الفاظ معنی کی درستی کے بعد کمپوزنگ کا مسئلہ تھا اور کمپوزنگ سے بڑھ کر پروف ریڈنگ کا جس میں آخر تک کچھ نہ کچھ خامیاں رہیں۔

جولائی ۱۹۹۵ء میں جلسہ سالانہ پر کتاب بھیجنے کے جنون نے دن رات کام پر لگائے رکھا۔ صفحے کے ڈیزائن اور سائز تک کی منظوری حضور سے لی۔ طباعت کے کام میں سر دینے والے ہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ قدم قدم پر کیسی کیسی دشواریاں راستہ روک کر کھڑی ہو جاتی ہیں اور پھر کراچی کے مخصوص حالات میں ایسی جگہوں پر صبر آزما دیر لگتی رہی جو پہلے سوچا بھی نہیں تھا۔ مولا کریم کے فضل و احسان سے ۱۹ر جولائی ۱۹۹۵ء کو کتاب چھپ کر آ گئی۔ اور جلسہ سالانہ پر حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں ہماری قائم مقام صدر امتہ الحفیظ بھٹی صاحبہ نے پیش کی حضور نے پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور دعائیں دیں۔

اس کام میں محترمہ سلیمہ میر صاحبہ صدر لجنہ کی سرپرستی حاصل رہی۔ برکت ناصر صاحبہ نے کلام جمع کرنے میں مدد دی۔ محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب نے کلام اور گلاسری (Glossary) دونوں کی نظر ثانی کی۔ محترم عبید اللہ علیم صاحب نے قیمتی مشوروں سے نوازا اور طباعت میں شیخ داؤد احمد صاحب نے محنت کی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

......☆......☆......☆......

کلام طاہر کی طباعت پر اظہار خوشنودی اور دعائیں

پیارے حضور نے آپا سلیمہ صاحبہ کے نام مکتوب میں تحریر فرمایا:

''آپ کی سرپرستی میں ''کلام طاہر'' پر جو کام ہوا ہے وہ بہت ہی اعلیٰ ہے۔ ماشاء اللہ بہت خوبصورت پیشکش ہے۔جن کے نام آپ نے لکھے ہیں ان سب کا شکریہ اور میری طرف سے انہیں محبت بھرا سلام، اللہ تعالیٰ ان کے اموال نفوس اور اخلاص میں برکت دے اور اپنی رحمتوں سے نوازے۔''

خاکسار کے نام آقا نے تحریر فرمایا:۔

''کلام طاہر کی خوبصورت دیدہ زیب طباعت پر بے حد شکریہ۔آپ نے اس پر بہت محنت کی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔اللہ آپ سب کو علمی، ادبی، تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی خدمات سرانجام دینے کی توفیق دے اور سب بچوں کی طرف سے آنکھوں کی راحت عطا فرمائے۔سب کو بہت بہت محبت بھرا سلام''۔

روزنامہ الفضل نے تبصرہ لکھا:

''احمدیہ جماعت میں سب سے خوبصورت کتاب کاغذ، پرنٹ، جلد اور فلیپ کی خوبصورتی کو مدنظر رکھتے ہوئے چھپنے والی کتاب کا اعزاز شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کے حصہ میں آیا ہے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۲/اکتوبر ۱۹۹۵ء)

سب سے آخر میں حسین ترین بات کہ پیارے حضور نے کتب ملنے پر خاکسار کو کلام طاہر کا تحفہ بھیجا اور اس پر دستِ مبارک سے تحریر فرمایا۔

''عزیزہ امتہ الباری ناصر سلمھا اللہ، یہ پہلا نسخہ ہے جو کسی کو پر خلوص دعاؤں کے ساتھ بھجوا رہا ہوں ظاہر ہے آپ کا حق فائق ہے۔جزاک اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

دستخط (۲۵ ـ ۷ ـ ۹۵ لنڈن)

کس زباں سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

☆......☆......☆......☆

نسیم سیفی صاحب نے الفضل ۲۲؍اگست ۱۹۹۵ء کے شمارے میں ایک دلچسپ قطعہ شائع کیا۔

سلیمہ میر و باری کو تہِ دل سے مبارک ہو
بہت شایانِ شان آیا کلامِ حضرتِ طاہر
کچھ ایسی دیدہ زیب اس کی کتابت وطباعت ہے
کہ از خود ہوگیا مفہوم اس کا ظاہر و باہر

خاکسار نے جواباً لکھا:۔

کلامِ حضرتِ طاہر کی خدمت اک سعادت ہے
اسے فضلِ خداوندی کا سارا سلسلہ کہہ دوں
یہ سب اللہ کا احسان ہے اس کی عنایت ہے
لگی ہے مجھ کو اک درویش کے دل کی دعا کہہ دوں
سلیمہ میر و باری تو ہیں اک تنظیم کا حصہ
میں سب لجنہ کراچی کی طرف سے شکریہ کہہ دوں

......☆......☆......☆......

کلام طاہر کی لندن سے طباعت اور اضافے

اللہ تعالیٰ کے احسانات کا جتنا بھی شکر کروں کم ہے۔ ۲۰۰۱ء میں لندن سے کلام طاہر کا نیا ایڈیشن شائع ہوا۔حضور پرنور کے ارشاد پر نئی شامل ہونے والی نظموں کی پروف ریڈنگ اور گلاسری کی تیاری کی سعادت نصیب ہوئی۔لندن سے جو کتاب شائع ہوئی وہ بدرجہا خوبصورت ہے۔لجنہ کراچی کی اشاعت کا اسلوب برقرار رکھا جس کی ہم سب کو بہت خوشی ہے۔کتاب موصول ہوئی جس پر پیارے آقا کا دلکش نوٹ تھا:

پیاری امتہ الباری ناصر صاحبہ

کلام طاہر کے تعلق میں آپ کے بہت ہی قیمتی مشورے ملتے رہے ہیں اور بڑی محنت سے آپ نے اس کی گلوسری بنائی ہے ۔اس کا جتنا بھی شکریہ ادا کیا جائے،حق ادا نہیں ہوسکتا۔بہر حال میری طرف سے یہ عید کا تحفہ،جس میں آپ کا بڑا دخل ہے ذرا تاخیر سے پیش ہے،قبول فرمائیں''۔

والسلام خاکسار دستخط ۱۸دسمبر ۲۰۰۱ء

دستخط کر کے مجھے بھیجی کلام طاہر

آپ جیسا کوئی دلدار نہ دیکھا نہ سنا

اپنے عشاق سے یہ پیار نہ دیکھا نہ سنا

لطف اور ایسا طرحدار نہ دیکھا نہ سنا

......☆......☆......☆......

میری جھولی کے لعل و جواہر

کلام طاہر کی تیاری کے مہ وسال میری زندگی کا سنہری دور تھا۔گل تو ہوتے ہی حسین ہیں 'خار' بھی بہت حسین تھے۔حضور انور کی خدمت میں خط لکھنا:

چھیڑ خوباں سے چلی جائے اسد

والا معاملہ نہیں ہوتا۔جان وایمان ہتھیلی پر رکھا ہوتا ہے۔آپ کی طرف سے جواب موصول ہوتا تو ہر دفعہ یہ سوچ کر کھولتی کہ لکھا ہوگا۔

''عزیزہ !اگر مبلغِ علم کی کوتاہ قامتی کا یہ عالم ہے تو زحمت نہ ہی کریں جزاکم اللہ۔مگر آپ نے بڑے تحمل و برداشت بلکہ صبر سے میری کوتاہیوں سے صرف نظر فرمایا۔اور سمجھا سمجھا کر حوصلہ بڑھاتے رہے۔میر ی جھولی میں ایسے لعل و جواہر بھی ہیں جن پر مجھے بجا طور پر عاجزانہ فخر ہے۔یہ بھی کلیۃ

آپ کا حسنِ نظر ہے۔

'ظہور خیر الانبیاء ﷺ' ۱۹۹۳ء کے جلسہ سالانہ لندن اور پھر جرمنی میں پڑھی گئی۔ کچھ ترامیم و اضافے کے بعد اس کا حسن دوبالا ہو گیا تھا۔ مَیں نے حضورِ انور کی خدمت میں نظم سن کر اپنے تأثرات لکھے۔ مَیں نے تو کیا لکھا ہو گا ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں مگر آپ کا مکتوب آپ کے حسن و احسان کا مرقع ہے۔

''آپ کی طرف سے لجنہ امریکہ سے خطاب کا اردو ترجمہ اور میرے کلام کا کتابت شدہ مسودہ موصول ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اپنے خط میں آپ نے نعت ''ظہور خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم'' کے حوالے سے جو تبصرہ کیا ہے اس میں دو باتیں قابل غور ہیں۔

ایک تو یہ کہ ماشاء اللہ بہت ہی خوبصورت زبان میں تبصرہ کیا ہے اور جن جذبات کا اظہار کیا ہے وہ بھی بہت لطیف ہیں۔ اور یہ بھی بالکل درست ہے کہ اس نظم پر محض آپ کی یاد ہی نہیں آئی بلکہ جذبۂ احسان کے ساتھ یاد آتی رہی۔ کیونکہ اس کے بہت سے شعر ایسے تھے جن کے متعلق مجھے خیال تھا کہ اصلاح کے محتاج ہیں لیکن وقت نہیں ملتا تھا۔ آپ نے درست طور پر ان کی نشان دہی کی اور اصلاح کروا کے چھوڑی ورنہ مَیں کئی سال سے اسے ٹال رہا تھا اس لئے یہ نعت اور اس کے علاوہ کئی اور نظموں پر آپ کی توجہ کے نتیجہ میں جو وقت نکالا ہے یہ مواقع ہمیشہ جذبہ احسان کے ساتھ آپ کی یاد دلاتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ''۔ (مکتوب ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء)

......☆......☆......☆......

رکھتی نہیں ترتیب سے یادیں کبھی لیکن
باندھا ہے ترے نام کا اِک باب علیحدہ

میرے اس علیحدہ باب میں الگ باندھ کے رکھا ہوا ایک مکتوب مجھے بے حد عزیز ہے۔ اس میں

پیارے آقا کی شخصیت کے کئی روپ کھلتے ہیں۔دست مبارک سے تحریر فرمایا:

۹۰ ۔۹۔ ۲۹ عزیزہ مکرمہ امتہ الباری ناصر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جلسہ پر پڑھی جانے والی نظموں کے متعلق محبت بھرے رنگا رنگ خطوط ملتے ہیں لیکن سب پر محبت کا رنگ غالب رہتا ہے اس لئے پوری طرح اطمینان نہیں ہوتا کہ کسی نے متوازن تنقیدی نظر سے بھی جائزہ لیا یا نہیں۔کبھی کبھی سلسلہ کے بعض چوٹی کے شعراء اور ادیب بھی جب اپنی پسند کا اظہار کرتے ہیں تو مجھے احساس ہوتا ہے کہ تعریف تو سچی کر رہے ہیں لیکن خامیوں کے متعلق صرفِ نظر کر جاتے ہیں
۔

آپ کا آج کا خط مستثنیٰ ہے۔پہلی بات تو یہ نمایاں ہے کہ تمام تر سچ ہے اور سچ کے سوا کچھ نہیں۔ جہاں کچھ اصلاح کی گنجائش دیکھی وہ بڑے ملائم دلپسند الفاظ میں تجویز کر دی۔انکسار کی آمیزش نے ان الفاظ کو اور بھی شائستہ بنا دیا۔

دوسری نمایاں بات یہ ہے کہ آپ کے تبصرہ میں بھنورے کا سا رنگ پایا جاتا ہے۔دور ہی سے دیکھا اور سونگھا نہیں بلکہ بھنورے کی طرح ہر شعر کے دل میں ڈوب کر پردوں میں لپٹی ہوئی روح سے شناسائی کے بعد لب کشائی کی ہے۔یہ تو مَیں نہیں کہتا کہ میرے دل کی سب باتوں تک آپ اتر گئیں لیکن یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ بند کواڑوں والے گھر کو راستہ چلتے ٹھہر کر نہیں دیکھا بلکہ کواڑ کھول کر اندر سے بھی جائزہ لیا ۔

ایک اور بات یہ بھی کہہ سکتا ہوں کواڑ کھلوائے نہیں خود کھولے ہیں یعنی آپ کی اپنی چابی ہی سے تالے کھل گئے۔

جہاں تک اصلاح کے اشاروں کا تعلق ہے ذوق لطافت سے تو انکار نہیں لیکن میری سوچیں جن راہوں سے گزر چکی ہیں ان کا آپ کو علم نہیں۔

ہم نے کوئلہ کوئلہ اپنا دل ......

میں یہ امر مانع تھا کہ اوّل اس طرح ایک ایک کر کے کوئلے کے بعد دوسرے کوئلے کا تصور ابھرتا ہے جبکہ موجودہ جگہ پر کوئلہ کی تکرار پہلے ہی سے جل جل کر کوئلہ ہوئے ہوئے دل کا تصور پیش کرتی ہے۔آنچل لہرانے یا بکھرانے میں یہ روک پیش نظر تھی کہ دو تین شعر جو اس غزل میں پڑھے نہیں گئے اُن میں ایک آنچل لہرانے والا شعر بھی تھا۔دوسرے یہ نہ بھی ہوتا تو شفق کے چہرے پر آنچل لہرانے یا بکھرانے کی بجائے گیسو بکھرانے کا مضمون زیادہ برمحل معلوم ہوتا ہے۔آنچل سے یا پلّو سے چہرہ چھپایا تو جاتا ہے چہرے پر آنچل لہرایا یا بکھرایا نہیں جاتا ۔جو شعر پڑھے نہیں گئے ان میں سے جو یاد ہیں وہ لکھ دیتا ہوں ۔

خالق کی طرح پربت بھی ایک نئی شان ہر آن بدلتا ہے
موسم کے رقص و سرود نے جلووں کا دربار لگایا ہے
چمپئی ، کاسنی ، اودے ، پیلے پھول کھلے ہیں
بہکی بہکی مست ہواؤں نے آنچل لہکایا ہے
دور افق پر اور ہی رُت ہے چھائی ہے گھنگھور گھٹا
بادل نے ، بجلی نے ، گرج نے ایک کہرام مچایا ہے

اس طرح کے سچے اچھے خط آپ بے شک ، بے جھجک لکھا کریں ۔ایسے خطوں سے چلتے چلتے ، رکے بغیر سستانے کے سامان ہو جاتے ہیں ۔جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

آپ کی لجنہ کی مصروفیات کی رپورٹ دل سے دعائیں لُوٹتی ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

والسلام خاکسار (دستخط)

پیارے آقا کو خوشیاں بانٹنے کا عجیب ملکہ حاصل تھا ۔یہ الفاظ اب بھی دماغ میں گونجتے ہیں۔

ایم ٹی اے کی نشریات کے بالکل آغاز میں ۱۴ارجنوری ۱۹۹۴ء کو ملاقات پروگرام میں حضوررحمہ اللہ نے فرمایا کہ امتہ الباری ناصر یہ پروگرام سن رہی ہوں تو یہ رباعی بھی کلام طاہر میں شامل کرلیں۔

بذلِ حق محمود سے میری کہانی کھوگئی
بذل حق سے روٹھ کر وہ واصلِ حق ہوگئی
نذر راویؔ کی تھی میں نے کتنے ارمانوں کے ساتھ
ناؤ لیکن کاغذی تھی غرق راویؔ ہوگئی

☆....☆....☆....☆

وہ کرتے ہیں احساں پہ احساں ہمیشہ وراثت میں پائی ہے شانِ کریمی
ہیں مرد خدا میں خدا کی ادائیں وگرنہ مَیں کیا میری ہستی ہی کیا ہے
غنیمت ہے ناچیز ذرّوں کی خاطر شغف میرے سورج کا شعر و ادب میں
ہے سایہ فگن آسماں معرفت کا زمیں پہ بہت روپ آیا ہوا ہے
مَیں لاؤں کہاں سے وہ الفاظ جن میں ادا کرسکوں شکریہ جیسا حق ہے
بہے جا رہے ہیں تشکر کے آنسو مرا پگلا دل آج پگھلا ہوا ہے
بڑی عاجزی سے مَیں سر کو جھکائے خدا سے یہی اک دعا مانگتی ہوں
میرے آقا کی ساری دعائیں ہوں پوری ، علاوہ ازیں، چاہئے اور کیا ہے

......☆......☆......☆......

KALAM-E-TAHIR

کلامِ طاہرؔ

GLOSSARY

مشکل الفاظ، تلفظ اور معانی

Symbols for Pronunciation and Transliteration.

Vowels

a	زبر
ā	آ
e	زیر' ے
i	ای
oo, ū	او
u	پیش
au	او
ai	اے

Consonants

b	ب	f	ف
p	پ	q	ق
t	ت' ط	k	ک
t	ٹ	g	گ
s	ث' س' ص	l	ل
sh	ش	m	م
j	ج	n	ن
ch	چ	n	ں
h	ح' ھ' ہ	w	و
kh	خ	y	ی
d	د ڈ		
z	ذ' ز' ض' ظ' ژ		
r	ر ڑ		
'	ع ء		
gh	غ		

اک رات مفاسد کی وہ تیرہ و تار آئی

ik rāt mafāsid ki ....

mafāsid مفاسد

Riots, disturbances, disorder خرابیاں، برائیاں، جھگڑے

tirah-o-tār تیرہ و تار

Pitch darkness (تی را او تار) بالکل تاریک، گھپ اندھیرا

zulmāt ظلمات

Multiple darknesses اندھیرے، تاریکیاں

gumrāhi گمراہی

بے دینی، بے راہ روی

Irreligiousness, to lose the right path, crookedness

wār āee وار آئی

Sacrificed every source of light on the altar of darkness - صدقے کر آئی، نچھاور کر آئی

saf ārāee صف آرائی

جنگ یا مقابلے کے لئے سپاہیوں کی صفیں، قطاریں درست کرنا

To be arrayed in battle formation

bahr-o-bar بحر و بر

Land and sea سمندر اور زمین، خشکی اور تری

tāghūt طاغوت

Satan شیطان، گمراہوں کا سردار

chelon چیلوں

Disciples (چے لوں) شاگردوں، مریدوں

hathyā liyā ہتھیالیا

Misappropriate قبضہ کرلیا

arshe-muallā عرشِ معلیٰ

Most exalted heaven (عرشے معل لا) سب سے اونچا آسمان

sā ate noorāni ساعت نورانی

Luminous hour روشن گھڑی

khursheed خورشید

The sun سورج

kāfoor huā کافور ہوا

Vanished, disappeared غائب ہوا

zā'il زائل

To vanish, to disappear دور ہوگئے

shān-e-khud ārāee شانِ خود آرائی

To reveal one's beauty with majesty خود کو بنانا سنوارنا

ghārat غارت

Ruined, destroyed تباہ برباد

chaupat چوپٹ

Ruined, come to nought, to be scattered تباہ، برباد

yūrish یورش

Onslaught حملہ

bām بام

Roof , balcony چھت

chaman چمن

Garden باغ

jamshaidi-o-dārāi جمشیدی و دارائی

جمشید اور دارا ایران کے مشہور بادشاہ تھے مراد یہ ہے کہ دنیا کی بڑی بڑی بادشاہتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نثار ہو رہی تھیں

They would willingly sacrifice their kingdoms and all they stand for at the feet of the Holy Prophet (pboh)

bazme maho anjum بزم مہ و انجم

(بزمے مہو انجم) چاند ستاروں کی محفل

All the earliest Prophets who graced the world like a constellation of stars and moons was but a manifestation of the beauty and glory of the Holy Prophet (pboh)

adnā ادنیٰ

The most humble معمولی

minnat منت

Humble and earnest supplication عاجزی

meet میت

Intimate friend دوست

payām پیام

Massage, advice, پیغام

saide tah-e-dām صیدِ تہ دام

Trapped prey جال میں پھنسا ہوا شکار

fidā فدا

Ready to lay down one's life for the sake of a cause or a person نثار

mustafā مصطفیٰ

چنا ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک

The chosen one (title of the Prophet Muhammad)

judā جدا

Separate الگ

jalwah gāh جلوہ گاہ

Seat of glory وہ جگہ جہاں جلوہ دکھایا جائے یا دیکھا جائے

mustaqar مستقر

Temporary abode, resting place عارضی ٹھکانہ، ٹھہرنے کی جگہ

jalwah جلوہ

Unveiling of splendour ظاہر، منعکس

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ba'ad az khudā buzurg tui qissah mukhtasar

خدا تعالیٰ کے بعد بزرگ ترین وجود تیرا ہے۔

You are the noblest after God

zanue adab teh karnā زانوئے ادب تہ کرنا

ادب سے بیٹھنا، اطاعت اختیار کرنا شاگرد ہونا

To sit before someone in a humble and respectful posture

peshwā پیشوا

Leader; guide رہنما، امام

digar دگر

Any other; another دوسرا

shākh - e - bāsamar شاخ باثمر

A bough laden with fruit, Fruit bearing پھل دار شاخ یا ٹہنی

anād عناد

Grudge, enmity دشمنی

bughz بغض

Malice کینہ

kalām کلام

Poem, verse, prose بات، گفتگو، شعر، نظم، ملفوظات، تصنیف

gun gānā گن گانا

Sing praises تعریف کرنا

lab-e-bām لب بام

Edge of the balcony کوٹھے یا چھت کا کنارا

gām گام

A step قدم۔ ایک قدم کا فاصلہ

khirām خرام

Gait چلنا - ناز و انداز سے چلنا

jalwah - e - ām جلوہ عام

To unravel one's beauty سب کے سامنے آنا - نمودار ہونا

surood سرود

A melody نغمہ - راگ

ambar عنبر

Ember خوشبو

اے شاہ مکی و مدنی سید الوریٰ *ay shahe Makkio Madani ......*

sayyed ul wrā سید الوریٰ

Supreme in the entire creation مخلوقات کے سردار

aseer اسیر

A captive قیدی

habeeb حبیب

Beloved, sweetheart محبوب

kibriyā کبریا

بزرگی، شان و شکوہ، اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام

Grandeur, magnificence, an attribute of God

jilau جلو

In company of معیت، ساتھ

khake pā خاک پا

The dust under one's feet پاؤں کی دھول

nayyire hudā نیرہدیٰ

ہدایت کا سورج، مراد سیدھا چمکدار راستہ

The sun of guidance

حضرت سید ولد آدم صلے اللہ علیہ وسلم

Hazrate Sayyede wulde......

sayyed -e- wulde Adam سید ولد آدم

آدم کی اولاد میں سے سب سے محترم سردار

The best among the sons of Adam

afzal افضل

Most excellent; prominent بزرگ ترین، بہترین

akram اکرم

Most gracious بہت مہربان / بہت کریم

mukarram مکرم

Venerable عزت دیا گیا، محترم، معزز

mehr -o- māh مہرو ماہ

Sun and moon سورج اور چاند

dam tornā دم توڑنا

To breathe one's last, to die سانس اکھڑنا، مرجانا

ālam عالم

The world دنیا، کائنات

anan fanan آناً فاناً

In a twinkle of an eye ایک دم، فوراً، جلدی

uttar اتر

North شمال

dakhan دکھن

South جنوب

pūrab پورب

East مشرق

pacham پچھم

West مغرب

shāre شارع

شریعت لانے والا، شریعت والا، حاکم، راہ راست کو فروغ دینے والا

law - bearing prophet

parkhāsh پرخاش

A grudge رنج، لڑائی، نااتفاقی

"اے آں کے سوئے من....... سخت کا فرم"

ae ān ke......

داوین میں حضرت مسیح موعود کا کلام ہے، ترجمہ ہے:۔

"اے وہ جو میری طرف سینکڑوں کلہاڑے لے کر دوڑ رہا ہے

باغباں سے ڈر کیونکہ میں ایک پھلدار شاخ ہوں"

This is a poem of promissed messiah and it means 'O those who are running towards me with hatchets in their hands, beware of the gardener because I am a bough laden with fruit

faiz فیض

Beneficence, charity ,favour فائدہ، سخاوت، نیکی بھلائی

'ajam عجم

Non - Arabs عرب کے سوا کوئی بھی ملک

kal - adam کالعدم

As if non - existent نہ ہونے کے برابر

lahzah لحظہ

A passing moment ثانیہ، سیکنڈ، پل، لمحہ، دم بھر

dam ba dam دمبدم

ہر سانس کے ساتھ

Breath by breath (continuously), every moment

sū-e-haram سوئے حرم

In the direction of the house of God خانہ کعبہ کی طرف

"ایں چشمہ رواں -------- محمد است" داوین میں حضرت مسیح موعود کا کلام ہے

een chashma - e - rwān

ترجمہ :- معارف کا دریائے رواں جو میں مخلوق کو دے رہا ہوں یہ محمدؐ کے کمالات کے سمندر میں سے ایک قطرہ ہے۔

This is a poem of the Promised Messiah and it means The flowing rivers of wisdom that I am giving to mankind is but a drop in the ocean of excellences of Muhammad (pboh)

khātam **خاتم**

انگوٹھی، مہر، سب سے اعلیٰ، سب سے افضل، جس پر مقام ختم ہوجائے اور ہر قسم کے فیوض کا اجراء جسکی ذات سے وابستہ ہوجائے

Fountainhead of beneficence (pinnacle)

afsāne **افسانے**

Tales, legend قصے، کہانیاں

irfān **عرفان**

Profound knowledge خدا شناسی، پہچان

sāqi -e- kausar **ساقیِ کوثر**

جنت کی نہر، کوثر سے پانی پلانے والے، روحانی علوم سکھانے والے

Steward of the eternal spring in paradise

mast **مست**

Intoxicated خدا تعالیٰ کی معرفت کے نشے میں چور

peer-e-mughān **پیرمغاں**

Master of revelry, a tavern keeper مے خانے کا سردار

bādah-e-athar **بادہ اطہر**

Very pure wine پاک شراب

ghir ānā **گھر آنا**

To hover, امنڈ آنا۔ چاروں طرف سے آنا

ghanghūr ghatāin **گھنگھور گھٹائیں**

گہرے سیاہ بادل

Thick dark grey clouds gathered from all sides

makhmoor **مخمور**

Intoxicated نشہ میں چور، مدہوش

abr **ابر**

Clouds بادل

āb-e- hayāt **آبِ حیات**

Elixir امرت جس کے پینے سے آدمی کو ہمیشہ کی زندگی مل جاتی ہے

pasti **پستی**

Low lying places نشیب

bulandi **بلندی**

Every height اونچائی

bādah kash **بادہ کش**

Given to drinking wine شراب پینے والے

masti **مستی**

Intoxication خمار، نشہ

zarf **ظرف**

Capacity, vessel برتن۔ پیمانہ۔ جام

chārah gar **چارہ گر**

Physician معالج

imdādi **امدادی**

Helper مددگار

berāhrawon **بے راہروں**

The waywards گمراہوں - غلط رستوں پر چلنے والوں

hādi **ہادی**

Guide ہدایت دینے والا

ārif **عارف**

خدا کو پہچان لینے والا

One who delves deep into the secret of things

munādi **منادی**

A proclaimer پکارنے والا

yaksān **یکساں**

Equal, alike, even برابر - ایک سا

ridā **ردا**

A cloak چادر

muhyee **محی**

Life giver (an attribute of God) زندہ کرنے والا

صلِ علیہ کیف یحی

sall - e - alaihe kaifa yuhye

اس پر درود ہو اس نے کیسا زندہ کیا

Seek blessings of Allah upon him how wonderfully he revives the dead

sheereen bol **شیریں بول**

Man of sweet words میٹھی باتیں

anfās **انفاس**

The breaths نفس کی جمع۔ سانس

mutahhar **مطہر**

Purified and holy نہایت پاکیزہ

khasā'il خصائل

خصلت کی جمع۔ نیک عادات والا

Characteristics, someone with excellent conduct, of good disposition and habits

shamā'il شمائل

Good natured, good qualities عادتیں۔ خصلتیں

hāmil حامل

Bearer, carrier رکھنے والا۔ اٹھانے والا

āmil عامل

عمل کرنیوالا

The one who not only speaks of good things, but also performs good deeds

kāmil کامل

Perfect, complete مکمل

sarkār سرکار

August presence بادشاہت

paltā deè kāyā پلٹادی کایا

حالت یکسر بدل دی

Metamorphosed, complete transformation. How completely has he transformed

khām خام

Raw, imperfect نامکمل حالت میں۔ کچا

janā thā جنا تھا

Had given birth پیدا کیا تھا

wahshi وحشی

Savage جنگلی۔غیر مہذب۔جو انسانوں سے گھبرائے

hilm حلم

Forbearance بردباری۔ تحمل

mo'ti معطی

Donor عطا کرنے والا۔ دینے والا

shuhrah -e-ālam شہرہ عالم

Renowned, famous پوری دنیا میں مشہور

āli عالی

High, sublime. بلند

sā'il سائل

Begger, an applicant سوال کرنے والا۔ فقیر

sartāj سرتاج

A chief, a leader آقا

abnā-e-ādam ابنائے آدم

Adam's children اولاد آدم

mi'rāj معراج

The loftiest celestial point which مرتبہ۔ بلندی the Holy Prophet (pboh) reached in a grand vision showing that he was the closest to God.

jast جست

Leap, spring, jump چھلانگ

haft marāhil ہفت مراحل

سات مرحلے۔ یعنی ہر قسم کی مشکلات

To leap the seven stages of heaven in one bound.

afsūn افسوں

Magic, charm جادو

moh liā موہ لیا

جیت لیا

To enamour and to fascinate with one's charms

paikar پیکر

Personification چہرہ۔شکل و صورت

khū bū خوبو

Style and bearing خصلت۔ رنگ ڈھنگ

nakhwat نخوت

Arrogance, pride, pomp گھمنڈ

isār ایثار

Modesty, sacrifice قربانی

khār خار

Thorn, thistle کانٹا۔ ناگوار

but kadah بتکدہ

House of idol worship مندر۔ مورتی کی پوجا کی جگہ

lāt-o-manāt لات و منات

Names of idols بتوں کے نام

ālam hu ka (ہو کا عالم) عالم ہو کا

عالم لاہوت اجاڑ۔ ویرانہ عالم ذات الٰہی جہاں سالک کو فنائی اللہ کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ بتکدہ ہائے لات و منات فنا ہو گئے صرف ذات الٰہی باقی رہ گئی۔

Complete annihilation of all that was other than God, a state of bewilderment

zulmāt ظلمات

Darkness, regions of darkness اندھیرے

جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا (بنی اسرائیل: 82)

ja al haqqo wa zahaqal bātilo innal bātila kānā zahūqā.

حق آگیا اور باطل چلا گیا باطل کو تو جانا ہی تھا

It is in the nature of falsehood to flee in the presence of truth. Truth has come and falsehood has fled.

gār denā گاڑ دینا

Firmly planted the flag of unity ٹھونک دینا

parcham پرچم

A flag جھنڈا

ذکر سے بھر گئی ربوہ کی زمیں آج کی رات ***zikr sey bhar ....***

wāqiatan واقعتہً

In fact, in reality دراصل - حقیقت میں

khulde bareen خلد بریں

سب سے اونچا آسمان - عرش الٰہی

The most exalted paradise

wā dar-e-giryah وا۔در۔گریہ

کھلا۔دروازہ۔رونا' جی بھر کر رونا

To weep bitterly, the opening of the gate of wailing or moaning

kushā deedah-o-dil کشادیدہ ودل

کھلی آنکھیں اور دل۔ کھلے دل سے استقبال کرنا

The eyes and heart feel free and the lips are at liberty

khāk nasheen خاک نشیں

Humble, dervish عاجز لوگ

matā nasrullāh متی نصراللہ

اللہ کی مدد کب آئے گی

When will come the aid of God?

lā jaram لا جرم

Undoubtedly بے شک' یقیناً

nusrat نصرت

Help مدد

qareen قریں

Near, close at hand قریب

ghaltān غلطاں

Engrossed لڑھکتا ہوا

kāfir gar کافرگر

کافر بنانیوالا

To give verdict about someone who is a non-believer

sākin ساکن

Inhabitant رہنے والا

mulhid ملحد

An infidel خدا تعالیٰ کو نہ ماننے والا

dajjāl دجال

The Anti - christ جھوٹا

ushshāq عشاق

Lovers چاہنے والے

mol مول

Price, value قیمت

hijr ہجر

Separation جدائی۔ فراق

simin سیمیں

Silvery نقرئی۔ چاندی جیسے

ہیں بادہ مست بادہ آشام احمدیت

hain bādah mast badah ....

bādah بادہ

Wine, spirits شراب

mast مست

Intoxicated سرشار

āshām آشام

One who drinks پینے والا

meenā مینا

A long-necked flask شیشہ۔ شراب کی بوتل

jām جام

A goblet پیالہ۔ شراب پینے کا برتن۔ گلاس

tishnah تشنہ

Thirsty پیاسا۔ خواہشمند

sabū سبو

Wine jug, ewer, pitcher, jar گھڑا۔ مٹکا

gulfām گلفام

Rosy پھول جیسے رنگ والا' معشوق

dahriyat دہریت

Atheism الحاد۔ خدا کو نہ ماننا

masmoom مسموم

Polluted or poisoned air زہریلا

ilhād الحاد

Aostasy سیدھے راستے سے پھر جانا' ملحد ہوجانا۔ مرتد ہونا

wabā ain وبائیں

متعدی بیماریاں' وہ بیماری جو ہوا کے خراب ہونے سے پھیلتی ہے۔

Epidemics

munādi منادی

proclaimer پکارنے والا۔ اعلان کرنے والا

zad زد

Hit, stroke, target مار۔ چوٹ۔ نشانہ

zulminan ذوالمنن

(ذل م نن) صفت خداوندی بخشش اور احسان کرنے والا

Forgiver, bestower (attribute of God)

seenchna سینچنا

To irrigate, آبپاشی کرنا۔ کھیتوں کو پانی دینا

chaman چمن

A flower garden باغ کے قطعات۔ گلزار۔ پھلواری

anjuman انجمن

Union, society, congregation مجلس۔ محفل۔ کمیٹی

nāle نالے

فریادیں - واویلے - فغاں - شوروغل

Lamentations, bewailings

khush lahn خوش لحن

Melodious sweet voice اچھی آواز والا۔ سریلا۔ خوش گلو

māh-e-tamām ماہ تمام

Full moon چودھویں رات کا چاند۔ بدر

gumān گمان

خیال - اندازہ - شک وشبہ - وہم

Suspicion, guess, perception

dām دام

Net, snare جال۔ پھندا۔ دھوکا

mudām مدام

Forever, eternally, always, everlasting ہمیشہ۔ سدا۔ دائم

pisar پسر

Son, child بیٹا۔ لڑکا۔ فرزند

az از

From, than, by, of, out of (حرف جر) سے

taizgām تیزگام

Swift, quick, تیز چلنے والا

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو......

do ghari sabr se kām lo sāthio......

ghari گھڑی

Moment رات، دن کا ساٹھواں حصہ' 24 منٹ کا وقفہ۔ قلیل وقت

zulmat -o- jor ظلمت وجور

Darkness and tyranny تاریکی۔ اندھیرا۔ ظلم۔ جفا

rut رت

Weather, season موسم

kibr-e-namrūd کبر نمرود

تکبر۔ نمرود' وہ بادشاہ جس نے حضرت ابراہیم کا مقابلہ کیا تھا اور انہیں بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈلوا دیا تھا (مراد نمرود کا تکبر)

Arrogance of Namrud. Namrud was the king who opposed Hadhrat Abraham and intended to have him thrown into a burning fire

'ijāz اعجاز

Miracle, wonder معجزہ' کرامت

'asā عصا

سونٹا۔ حضرت موسیٰ کے ہاتھ کی لکڑی جس سے وہ معجزہ دکھاتے تھے۔

Staff, the rod of Moses with which he worked miracles

sāhir ساحر

Sorcerer, magician جادوگر

rāigān رائیگاں

In vain, فضول۔ بے کار

phūl phal jānā پھول پھل جانا

To flower and to bear fruit درختوں میں پھول پھل لگنا

phūl phal lānā پھول پھل لانا

سرسبز ہونا۔ بامراد ہونا ترقی کرنا

To flower and to bear fruit, to prosper

rabb-ul-warā رب الوریٰ

Lord of creation مخلوقات کا رب

lekhū لیکھو

لیکھرام (ایک آریہ مذہبی لیڈر جس کے حق میں حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی پوری ہوئی اور وہ مقررہ میعاد میں مرگیا)۔

Lekhram was an Aryan religious leader who used to abuse the Holy Prophet in the vilest terms. The Promised Messiah warned him; 'If you do not desist from abusing our holy master, then I will pray against you in response to his prayers he saw a dream that an angle of revenge would kill Lekhram with a sharp dagger. The prophecy fixed the time to within six years, with the addition that the day of his death would be adjacent to Eid.

Lekhram on his part made a counter prophecy declaring 'you talk of six years, God has told me it was Satan talking to you. God has told me that you will be totally annihilated within three years and no-one in Qadian would even remember your name. so a spiritual duel began and resulted in the death of Lekhram as prophecied. His own prophecy came to nought.

taigh تیغ

Sword, dagger, تلوار

izn اذن

Leave, permission, command اجازت' خدا تعالیٰ کا حکم

املی لھم ان کیدی متین

Umli lahum in na kaidee mateen

سورہ اعراف آیت 184 "اور میں انہیں سررست ڈھیل دے رہا ہوں میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔"

Surah Al-Araf, ch. 7, v. 184. means'I give them respite, surely my plan is mighty.

lā jaram لا جرم

Doubtless بے شک

bil yaqeen بالیقیں

With certainty یقین کے ساتھ

nawā نوا

Voice, sound آواز

moje - khoone - gul موجِ خونِ گل

پھول کے خون کی لہر(خون کی طرح سرخ)

A wave of colour born out of the swaying of blood red roses

gul badan گل بدن

Delicate like a flower, flower like in build نازک اندام

pairahan پیرہن

Dress جسم کا لباس

āzurdah آزردہ

Sorrowful, sad اداس۔

shād شاد

Pleased, happy خوش

barq-e-tapān برقِ تپاں

A bolt of lightening جلانے والی بجلی

nihāl نہال

Exalted, pleased, happy خوش۔ بے فکر۔

khirman خرمن

Stockpile of grain کھلیان' غلے کا ڈھیر

wādee-e-aiman وادیٔ ایمن

(وادی اے اے من) وہ جنگل جہاں حضرت موسیٰ اپنی بیوی کو چھوڑ کر آگ کی تلاش میں نکلے تو ایک درخت پر خدا کی تجلی نظر آئی یہ مقام کوہ طور کے دائیں طرف تھا اس لئے وادیٔ ایمن مشہور ہوا۔

The blessed valley by the side of mount Sinai where Moses had a glimpse of God.

tūr طور

کوہ سینا۔ جزیرہ نمائے سینا۔ جہاں حضرت موسیٰ پر تجلی الٰہی کا ظہور ہوا اس مصرع میں غم کا پہاڑ مراد ہے۔ دوسرے مصرع میں موسیٰ اور وادی ایمن کے ذکر سے معنوی حسن نمایاں ہے۔

Mount Sinai. Here, metaphorically, it means mountain of grief.

nāmah bar نامہ بر

Carrier of a message, courier چٹھی رساں۔ قاصد

ban bāsi بن باسی

جنگل میں جاکر رہنے والا۔ جلاوطن

Exiled, dweller of the wilderness

pal پل

پلک جھپکنے کا عرصہ بہت تھوڑا وقت۔ لحظہ۔ سیکنڈ

In the twinkling of an eye. A fleeting moment.

asr عصر

Time, age, زمانہ

chārah چارہ

Treatment, remedy علاج

پیغام آرہے ہیں کہ مسکن اداس ہے

Paighām ārahe hain keh ....

maskan مسکن

Home, residence رہنے کی جگہ' گھر

ta'ir طائر

Bird پرندہ

nasheman نشیمن

Nest, residence گھونسلا

sar wo saman سرو سمن

Cypress tree, jasmine درخت پودے

nargis نرگس

پھول کا نام جسے شعراء آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں

Daffodil, narcissus. Flower with which the poet compares a beautiful eye.

nam نم

Moist, damp, گیلا

lale kā dāgh لالے کا داغ

گل لالہ' سرخ رنگ کا پھول

Black spot in the heart of a poppy

hazin حزیں

Sad, sorrowful غمگین

sosan سوسن

آسمانی رنگ کا پھول جسے شعراء زبان سے تشبیہ دیتے ہیں

A lily, the iris with which the poet compares a tongue

madh مدھ

Nectar شہد۔ شیریں

madhur geet مدھر گیت

Sweet songs میٹھے شہد جیسے گیت

amar deep امردیپ

Eternal lamp کبھی نہ ختم ہونے والے چراغ

reet ریت

Custom, rite, رسم، دستور، طریق

gham-e-furqat غم فرقت

Grief of separation جدائی کا غم

dildāri دلداری

Solace, to soothe and comfort, to treat someone with special kindness and love with the purpose to soothe and console ہمدردی

baseron بسیروں

Lodgings ٹھکانوں

thikānā karna ٹھکانا کرنا

کسی جگہ رہنے لگنا

Shelter for temporary or permanent abode

sar - e - rah سرِرہ

Edge of the road راہ میں

rāziatan marziyah راضیتہ" مرضیتہ

تو اسے پسند کرنے والا ہے اور اس کا پسندیدہ بھی

Portion of a verse from the Holy Quran, meaning 'to be pleased with one who is pleased with you.'

be tāb بے تاب

Restless, impatient بے قرار

kāshif-e-asrār کاشفِ اسرار

Discoverer of secrets پوشیدہ راز بتانے والا

tamannā تمنا

Desire, request آرزو، خواہش

ashk اشک

Tears آنسو

khāk āloodah خاک آلودہ

Dusty جس کو مٹی لگی ہو

man من

Heart دل

majnun مجنوں

محبت میں پاگل

A lover who became a legend because he was madly in love.

dasht دشت

Wilderness صحرا۔ جنگل

jhari lagnā جھڑی لگنا

Incessant rain بارش ہونا، متواتر مینہ برسنا

jhānjhan جھانجھن

پائل، پاؤں کا ایک زیور

Dancer's anklet fitted with small bells

rāgan راگن

Female singer گانے والی

اے مجھے اپنا پرستار بنانے والے ay mujhay apnā pristār . . . . .

paristār پرستار

پوجا کرنے والا، پرستش کرنے والا

A worshiper, an adorer, a devoted servant

jot جوت

Flame of love لگن۔ آگ

preet پریت

Love, affection محبت

hardey ہردے

Heart, breast سینہ، دل

sarmadee praim سرمدی پریم

Everlasting love ہمیشہ رہنے والا پیار

āshāon آشاؤں

Longings, hopes, desires آرزوؤں

dheere dheere دھیرے دھیرے

Slowly, slowly آہستہ آہستہ

parāgandah **پراگندہ**

In a shattered and miserable state پریشان حال

zabūn hāl **زبوں حال**

In a miserable condition, in a pitiable condition برا حال

zānū **زانو**

گھٹنا، گھٹنے پر بٹھانے کا مطلب توقیر دینا، قریب کرلینا Knee,lap

hol **ہول**

Terror, horror, fright خوف، ڈر

ghairat **غیرت**

Sense of honour لحاظ۔ شرم۔ حیا۔ حمیت

inān **عناں**

A reign نظام۔ باگ ڈور

kam auqāt **کم اوقات**

Ignoble, lowly کم حیثیت

gardūn **گردوں**

The heavens in orbit آسمان

chāp **چاپ**

Sound of footsteps قدموں کی آواز

bāri **باری**

Turn موقع۔ نمبر

ayyām **ایام**

Days, time دن۔ زمانہ

کیا موج تھی جب دل نے جپے نام خدا کے

kiā mauj thi jab dil . . . . . .

---

dhuni ramānā **دھونی رمانا**

کسی جگہ آگ جلا کر جوگیوں کی طرح بیٹھ جانا۔ فقیر ہو کر بیٹھ جانا

Like a hermit who sits lost in the memory of God with incense burning before him

sail - e - rawān **سیل رواں**

Flood تیز سیلاب

usloob **اسلوب**

Way, style, manner طریقہ۔ طرز۔ روش

karb-o-balā **کرب و بلا**

Anguish, affliction دکھ۔ مصیبت

uksānā **اکسانا**

To excite, to arouse, to agitate ابھارنا۔ اٹھانا۔ تحریک دینا

sitam gar **ستم گر**

Tyrant, oppresser ظلم کرنے والا

lāj rakhnā **لاج رکھنا**

عزت کی حفاظت کرنا

To protect the honour, to have a sense of shame

sattār **ستار**

عیبوں کو ڈھانپنے والا۔ خدا تعالیٰ کی ایک صفت

One who covers other's faults (an attribute of God)

putle **پتلے**

Image, puppet مورتی

salāsil **سلاسل**

Chains سلسلہ کی جمع۔ بیڑیاں۔ زنجیریں

paimān **پیماں**

Promise, agreement عہد

armān **ارماں**

Wish, desire خواہش

zebā **زیبا**

To behove, becoming مناسب

auqāt **اوقات**

Status, position حیثیت

dars **درس**

To reveal one's face to someone, admonition سبق

chākar **چاکر**

Servant نوکر

sadā **سدا**

Ever ہمیشہ

shāhrāh شاہراہ

Highway بڑی سڑک

deene mateen دینِ متین

مضبوط معقول دین - یعنی اسلام

Solid and sound religion (Islam)

darrānā درانا

Without any fear بلا خوف

gām gām گام گام

Step by step قدم قدم

> آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے.....
>
> *ā ay woh din keh ....*

taskeen تسکین

Comfort سکون

havaidā ہویدا

To appear ظاہر

qalb-e-tapān قلبِ تپاں

Burning heart تڑپنے والا دل

be gharaz بے غرض

Selfless بے مطلب

be riyā بے ریا

Without any show or formality, sincere بغیر دکھاوے کے

dilnasheen دلنشیں

دل میں گھر کرنیوالا

Something or someone who finds a place in one's heart. 'The one who has occupied my heart is also the one who has carried it away.'

dilrubā دلربا

دل پر اثر کرنے والا

The one who steals one's heart, enchanting, fascinating, carries away.

> دیارِ مغرب سے جانے والو! دیارِ مشرق کے باسیوں کو
>
> *diyāre maghrib say jāne .....*

diyār دیار

Country, region شہر، علاقہ

bāsi باسی

Dweller, inhabitant رہنے والا

gharib -ul- watan غریب الوطن

Living in exile مسافر، پردیسی

zā'iche زائچے

Horoscope جنم پترا۔ مستقبل یا قسمت کے متعلق اندازے

mo - an - won معنون

Dedicated (م عن ون) کسی کے نام سے منسوب کیا گیا

insirām انصرام

Management, organisation انتظام

alam الم

Agony, pain, torment, grief غم، رنج

sajood سجود

Prostrations سجدے

qiyām قیام

Standing posture in prayer نماز میں کھڑے ہونا

zu'm زعم

Presumption گمان، ظن

bagūle بگولے

Whirlwinds ہوا کے چکر، گردباد

zeb زیب

Behove مناسب

zere nagin زیرِ نگیں

Subjugated تحت۔ زیرِ حکومت

bisāt بساط

A chess board حوصلہ۔ چوسرا شطرنج کھیلنے کا تختہ

kleede fath-o-zafar کلیدِ فتح و ظفر

Key to ultimate victory فتح اور کامیابی کی چابی

karb-o-balā کرب وبلا

Anguish تکلیف۔دکھ

badais, āshiān بدیس' آشیاں

غریب الوطن۔پردیس میں رہنے والا

Someone expected back home but seeming to be settled elsewhere.

cārvān کارواں

A caravan قافلہ

nichhāwar نچھاور

To shower, to make an offering نثار کرنا۔ قربان کرنا۔

amrat امرت

Elixir اکسیر۔ آب حیات۔ شہد

qurratulain قرۃ العین

Coolness of eyes آنکھوں کی ٹھنڈک

sārbān ساربان

A camal driver, leader اونٹ چلانے والا۔ میرکارواں

tofeeq-e-parwāz توفیق پرواز

اڑنے کی ہمت۔ موقع طاقت

Ability or strength to undertake a journey

par shikastah پرشکستہ

جس کے پر ٹوٹ گئے ہوں۔ مجبور

Helpless , with broken wings

chashmak چشمک

To bear grudge, to jeer رنجش۔ مخالفت۔ تحقیر

rūdad روداد

Narration کہانی۔داستان۔ماجرا

raqam رقم

To Write لکھنا

gosha-e-mohtaram گوشہ محترم

قابل عزت کونا۔ عزت والی جگہ

A special space reserved for someone as a mark of honour and respect

āh-o-fughān آہ وفغاں

Cry of pain آہ بھرنا۔ رونا

ufuq افق

وہ جگہ جہاں آسمان اور زمین ملے ہوئے دکھائی دیتے ہیں Horizon

qaus-e-quzah قوس قزح

وہ سات رنگ کی کمان جو آسمان پر بارش کے بعد دکھائی دیتی ہے۔

A rainbow

paikar پیکر

Face, appearance چہرہ۔شکل و صورت

ālame khāb عالم خواب

In a world of dreams (عالمے خاب) نیند کی حالت

khuftagān خفتگاں

Asleep سوئے ہوئے

zinat زینت

Beauty, elegance خوبصورتی

fart-e-ulfat فرط الفت

With overwhelming love محبت کی زیادتی

bose بوسے

Kisses چومنا

mudda'ā مدعا

Objective, goal مقصد

bilyaqeen بالیقیں

Most certainly یقین کے ساتھ

habs حبس

Detention, imprisonment قید

pābah zanjeer پابہ زنجیر

Feet In chains پاؤں میں زنجیر ہونا

yurish یورش

Attack, storm, حملہ' دھاوا

ta'ir طائر

Bird پرندہ

āshiyānah آشیانہ

Nest گھونسلا

mahsoor محصور

Fortified, surrounded گھرا ہوا

جاء الحق و زحق الباطل ان الباطل کان زھوقا

jā al haqqo wa zahaqal bātilo innal bātila kāna zahooqā.

حق آگیا ہے اور باطل بھاگ گیا۔ اور باطل تو ہے ہی بھاگ جانے والا

The truth has come and falsehood has fled, it is in the nature of falsehood to flee.

'ājiz عاجز

Humble کمزور، بے بس، مجبور، لاچار

amānat امانت

Trust (سپرد کی ہوئی چیز (یہاں مراد خلافت ہے

kathin. kathan کٹھن

Difficult مشکل

bār بار

Burdon, load بوجھ، وزن، ذمہ داری

maheeb, muheeb مہیب

Formidable, dreadful, frightful خوفناک، خطرناک، ڈراؤنا

marāhil مراحل

Challenges منزلیں۔ درجے

khālon کھالوں

Garb چمڑی

gurg گرگ

Wolf بھیڑیا

maqtūlon مقتولوں

Slain جنکو قتل کردیا گیا

bepharnā, bapharnā بپھرنا

Ride back. To become enraged. Charge at بے قابو ہونا

ban bāsi بن باسی

بے وطن، جنگل کا رہنے والا

In exile, a dweller of the wilderness

lalkārā للکارا

Challenged پکارا، مقابلے پر بلایا

mubāriz مبارز

Courageous مقابلہ پر چڑھ کر لڑنے والا، سپاہی، جنگجو

mushkil kushā مشکل کشا

One who removes or solves difficulties مشکل دور کرنیوالا

bad balā بدبلا

Evil things , misfortune مشکل

دیکھو اک شاطر دشمن نے کیسا ظالم کام کیا
Dekho ek shatir dushman nen .....

shātir شاطر

Sharp-shooter, devious شوخ، عیار، چالاک

makr مکر

دھوکا، فریب، ریا، نفاق، چالاکی، عیاری، چال

Deception, cheating, fraud, cunning

tā'ir طائر

Bird پرندہ

tuhmat تہمت

Accusation, or an unfounded accusation الزام

jallādi جلادی

Butchery سفاکی، ظلم

'abas عبث

In vain, useless بے فائدہ، بیکار

dajl دجل

Fraud, deception, duplicity جھوٹ، فریب، دھوکا

tasht az bām طشت ازبام

ظاہر، مشہور، عام، عیاں

For the truth to come out, for the sins and follies to be disclosed. Expose

tadbeerain تدبیریں

Schemes

daghā دغا

Artifice

nafs نفس

Spirit, person, self, soul جان، روح، وجود

How long can flimsy excuses be of avail.

fraib فریب

Deceit دھوکہ

chaurāhā چوراہا

Crowded market place وہ جگہ جہاں سے راستے نکلتے ہیں

Phoota پھوٹا

Exploded ٹوٹ گیا۔

چوراہے میں بھانڈا پھوٹنا

chaurāhe main bhandā phootnā

سب کے سامنے راز کھل جانا

Exposing a secret resulting in public disgrace

کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا

khoda pahār aur niklā choohā

To dig up a mountain and discover only a mole

garhā گڑھا

A hole, a pit گہری جگہ، کھائی

منارے *manāre* (لفظی مطلب چراغ دان)

Minarets مسجد کے مینار

aray آڑے

Troubled مشکل

ufuq افق

Horizon وہ جگہ جہاں زمین و آسمان ملتے دکھائی دیتے ہیں۔

deep دیپ

A small earthen lamp, a light دیا

talism طلسم

Illusory, a spell, an enchantment, a magic جادو

پورب سے چلی پرنم پرنم باد روح و ریحان وطن

poorab say chali purnam purnam...

pūrab پورب

East مشرق

mubahal مباھل

One who is challenged to mubahalah جسکو مباہلہ کا چیلنج دیا گیا ہو

dil gurdah دل گردہ

Guts, Courage ہمت، طاقت، حوصلہ

pitta پتا

Courage, valor حوصلہ، ہمت

mardehaq مرد حق

Man of truth سچا انسان

rūposh روپوش

Absconde چہرہ چھپانا۔ منہ چھپائے پھرنا۔

بلّی بھاگوں چھینکا ٹوٹا ***billi bhāgon cheenkā tootā***

A windfall اس چیز کا ہو جانا یا مل جانا جس کا خیال بھی نہ ہو

mureedon مریدوں

Devotees

'honkee dhool جھونکی دھول

Throw dust

qaryah قریہ

Place

fitnah gar فتنہ گر

Hooligans

pakar dhakar پکڑ دھکڑ

Capture, general arrest عام گرفتاری

mismār مسمار

Ruined, demolish گرایا ہوا، منہدم

معابد *ma 'ābid* (معبد کی جمع)

Places of worship عبادت خانے

joothā جوٹھا

Used articles or food پس خوردہ، مستعمل

kāth ki handiyā کاٹھ کی ہنڈیا

محاورہ ہے جھوٹ بار بار فائدہ نہیں دیتا۔

purnam پرنم

With tears بھیگی ہوئی، آنسوؤں سے بھری ہوئی

bād باد

wind ہوا

rauh روح

fragrance آسائش و فرحت، تازگی، ٹھنڈی ہوا، خوشبو

Freshness,

raihān ریحان

تلسی، مجازاً" شراب، گل سرخ کے سوا تمام پھولوں پر بھی صادق آتا ہے

The fragrant flower of sweet basil

باد روح ریحان وطن

bād-e-rauho raihān- e-watan

وطن کی طرف سے آنے والی ہوا کے فرحت بخش مشکبار جھونکے

A breeze laden with the memory of comfort and fragrant flowers of one's homeland

pachham پچھم

West مغرب

sundar سندر

Beautiful خوب رو

murghān-e- watan مرغان وطن

وطن کے پرندے مراد ہم وطن لوگ

Song birds of my homeland

barkhā برکھا

Rain, clouds برسات، بارش

umdeen امڈیں

Welled up, to overflow اتریں

bārān باراں

Rain بارش، مینہ

sukkān سکان

Inhabitants, citizens رہنے والے، باشندے

yārān یاراں

Friends دوست

ku-e-dār کوئے دار

place of execution by hanging پھانسی گھاٹ

su-e-yār سوئے یار

To the beloved one محبوب کی طرف

dūr uftādah دور افتادہ

جو فاصلے پر ہو، توجہ سے محروم

Distant, forgotten, abandoned

lakhte jigar لخت جگر

جگر کا ٹکڑا، اولاد

A part of one's life, a piece of one's heart, a darling child

ovais اویس

حضرت اویس قرنیؒ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں یمن میں اسلام قبول کرچکے تھے، مگر اپنی والدہ کی خدمت میں مصروف رہنے کی وجہ سے آنحضورؐ کی صحابیت کا شرف حاصل نہ کرسکے۔ آنحضورؐ نے اس خدمت کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا اور بسا اوقات یمن کی طرف منہ کرکے فرماتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آنحضورؐ نے حضرت اویس قرنیؒ کو سلام بھجوایا اور حضرت عمرؓ کو نصیحت فرمائی کہ ان سے دعا کی درخواست کریں۔

Ovais Qarni, although not a companion of the Holy Prophet (pboh), but because of exceptionally profound love for him, the Holy Prophet (pboh) held him very dear to his heart. Among the contemporaries, he is the only one to whom the Holy prophet (pboh) sent his salaams as an expression of his love. He was prevented from visiting the Holy Prophet (pboh) for the only reason that his mother was ill and constantly needed attention.

tan āsān تن آسان

Easy going, indolent سست، کاہل

jorojafā جوروجفا

Tyranny, oppression and cruetly. ظلم، تکلیف، ایذا
To treat one's lover without mercy.

nagri نگری

A town, a village گاؤں، قصبہ

iyān عیاں

Manifest واضح، ظاہر، نمایاں نظر آنے والا

sitam ستم

Oppression, tyranny ظلم، زیادتی، آزار

kathā کتھا

کہانی، بیان، روایت Tale

nālon نالوں

آہ و بکا، آنسو، فریاد Lamentations

sandese سندیسے

پیغامات، خوشخبریاں Messages

masā مسا

شام Evening

subh-o-masā صبح ومسا

صبح و شام، جاری، مسلسل Day and night

bad bakht بدبخت

بری قسمت والا The cursed one

hākim حاکم

حکومت کرنے والا، بادشاہ A ruler, king

āzurdah آزردہ

ناراض، ناخوش، خفا Unhappy

mahkūmon محکوموں

تابع، رعایا، حکم کیا گیا Vassals and subjects

bair بیر

دشمنی، عداوت Enmity, hostility

takhta-e- mashq-e-sitam تختۂ مشقِ ستم

جن پر بے دردی سے ظلم ہو Under the tyranny

gahne گہنے

زیور Ornaments, jewels,

jabinon جبینوں

پیشانیاں، ماتھے The foreheads

zindān زندان

قید خانہ، جیل Jail, prison

bhāg بھاگ

حصہ، قسمت Luck, fortune

thapere تھپیڑے

تیز ہوا کے جھونکے Gusts

munādi منادی

پکارنے والا، ڈھنڈورچی A proclaimer

nāg ناگ

پھن دار سیاہ سانپ Viper, cobra

zāgh زاغ

کوا Crow

zaghan زغن

چیل Kite (bird of prey)

manderon منڈیروں

دیوار کا اوپر کا حصہ جو ڈھلوان ہوتا ہے، پشتہ Ledge

kāg کاگ

کوا Crow

murghān -e- khush ilhān مرغانِ خوش الحان

خوش آواز پرندے Birds of song with melodious voice

ma'dūm معدوم

مٹایا گیا، نابود Non-existent, vanished

sikka naokar shāhi سکہ نوکر شاہی

اثر حکم، سرکاری افسر

The bureaucracy reigns supreme, influence, bureaucrats

kālā dhan کالا دھن

حرام کا مال Black money

frawāni فراوانی

زیادتی، کثرت، افراط Abundance

majzūm مجذوم

کوڑھی Leprous

qābiz قابض

قبضہ کرنے والا، دخیل Someone in occupation, occupier

bā wardi darbān باوردی دربان

فوجی نگران A uniformed watchman

bahre zulmāt بحر ظلمات

اندھیروں کا سمندر، جہالت کا سمندر An ocean of darkness

tughyāni طغیانی

سرکشی، سیلاب Violent upsurge

dhāre دھارے

چشمے، سوتے، دریا Storm flood, column of water

jalbe zar جلب زر

To be frustrated in one's designs, to be completely defeated

mān مان

گھمنڈ۔ غرور

To be confident of someone,s loyalty, friendship

pārah, pārah پارہ پارہ

Pieces, slices ریزہ ریزہ۔ ٹکڑے ٹکڑے

ufuq افق

Horizon وہ جگہ جہاں زمین و آسمان ملے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

kajlānā کجلانا

مدھم ہوجانا۔ سانولا پڑجانا

After sunset, the dusk becomes murky

falak فلک

Sky, heaven آسمان

shaddād شداد

قوم عاد کے ایک بادشاہ کا نام جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا

A king who became a symbol of cruelty and despotism. The name of the king of the people of 'Aad' who claimed that he was god.

thāth ٹھاٹھ

Dignity, pomp شان و شوکت۔ تکلفات

dharā reh jānā دھرارہ جانا

To remain useless رکھارہ جانا۔ بیکار رہ جانا

banjārā بنجارا

A grain merchant, a roving trader carrying merchandise on his back غلے کا سوداگر۔ بیوپاری

ān آن

This word has 3 meanings : شان و شوکت۔ فخر

1. Honour, modesty, coyness
2. Fleeting moment
3. Instead of ' Aa ' ' Aan' is sometimes used in poetry and it means ' to come'

تو مرے دل کی شش جہات بنے
too mere dil ki shash jihāt....

shash jihāt شش جہات

The whole universe, all six sides چھ اطراف' تمام عالم

Greed for wealth, avarice دولت کا حاصل کرنا

muflis مفلس

Poor, penniless غریب' کنگال

tā had -de- nazar تاحد نظر

As far as one can see جہاں تک نظر کام کرے

sail-e-isyān سیل عصیاں

A flood of sins گناہوں کا سیلاب

be kas بے کس

Helpless بے یار و مددگار'

abr-e-karam ابر کرم

A cloud of mercy بخشش کا بادل۔ بادل کی طرح سخاوت

matwāle متوالے

Intoxicated محبت میں مست۔ مدہوش۔ مخمور

wāli والی

Mentor, supporter مالک۔ سردار۔ دوست

jūd جود

Charity بخشش۔ سخاوت

sakhā سخا

Charity, generosity فیاضی۔ بخشش۔ خیرات

pujāri پجاری

A worshipper, a priest پوجنے والا۔ عبادت کرنے والا

makkār مکار

Cunning, deceitful مکروفریب کرنے والا۔

makr مکر

Conspiracy, plotting, cunning, ploy دھوکا۔ چالاکی

bāzi بازی

Play کھیل۔ تماشا۔ داؤ

malā'ik ملائک

Angels فرشتے

khā'ib خائب

Unsuccessful محروم۔ ناامید

khāsir. خاسر

loser گھاٹا کھانے والا۔ نقصان اٹھانے والا

khā'ib -o- khāsir خائب و خاسر

ka'inat کائنات

The world, universe عالم رنگ و بو، دنیا

neech نیچ

Low, mean کمینہ، ذلیل

munqati' منقطع

Disjoined, broken, cut off کٹا ہوا، الگ

gul bute گل بوٹے

Roses and flowering plants پھول پودے مراد زیب زینت

tawahhamat توہمات

Imagination, superstition وہم، گمان، شک

muzlimat مظلمات

مظلمہ کی جمع ہے جو ظلم سے باب افعال میں اسم فاعل ہے اسکے بنیادی معنی تو تاریکی کے ہیں لیکن سوالات کے مظلمات بننے سے یہاں مراد یہ ہے کہ (1) وہ تاریک چیزیں یا سوالات جو سمجھ میں نہیں آرہے اور خود مبہم ہیں (2) اندھیرے پیدا کرنے والے یعنی ایسے سوالات جن کے نتیجہ میں انسان اندھیروں میں کھویا جائے دونوں صورتوں میں مراد ایسے لاجواب سوال ہیں جن کا کوئی جواب نہیں اور جس طرح رات اندھیری ہوتی ہے اور دوسروں پر اندھیرا ڈالنے والی ہوتی ہے اسی طرح ان سوالوں کی حقیقت ہے اور بعینہ ویسا ہی مضمون ہے جیسا کہ اِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا میں بیان ہوا ہے'

Multiple darkness, things incomprehensible or something dark which casts shadows over other things so that they become indiscernible and also things which cast shadows of doubt.

paimanah -e- sifat پیمانہ صفات

صفات کو سمجھنے کا ذریعہ، آلہ

A goblet sparkling with God's attributes

meezan میزان

Balance, scale, measure ترازو، تقسیم

alame hairati عالم حیرتی

Wonder world حیران کن دنیا

mazhar مظہر

One who reflects something ظاہر کرنے والا

hama, ust ہمہ، اوست

سارا، تمام، کل وہی ہے، صوفیانہ تصور ہے کہ سب کچھ خدا ہی ہے، خدا کے سوا کسی کا وجود نہیں ہے اور یہ خدا ہی ہے جو مختلف شکلوں میں جلوہ گر ہے

Wholly, entirely, he is everything Pantheism It is a Sufi concept that everything is God, nothing exists beside God. It is God who is manifested in all creation.

ayne zat عین ذات

خدائی صفات اور ذات کا مظہر، اس حد تک مظہر کہ گویا وہی ذات ہو جانا

God's attributes personified

mansoor منصور

ایک ولی اللہ کا نام جنہوں نے حالت جذب میں انا الحق کا نعرہ بلند کیا جس کی پاداش میں انہیں سولی دی گی۔

Name of a holy man who believed in Pantheism and negated himself as a separate entity from God.

sare dar سردار

On the gallows پھانسی کے تختے پر، سولی پر

ta'alliyat تعلیات

Boastings, bragging لاف، گزاف، بڑکیں

uzza عزیٰ

A well known idol of the Arabs عربوں کا بت

lat لات

A well known idol of the Arbas Uzza and عربوں کا بت Lat were two imaginary gods of the Arabs

mahmood محمود

تعریف کیا گیا، محمود غزنوی جس نے ہندوستان پر حملے کے دوران سومنات کے مندر سے بت توڑے تھے۔

Praiseworthy - a name which refers to Mahmud Ghaznavi who invaded India 17 times and succeeded at last in demolishing the Somnaat temple.

somnat سومنات

گجرات (انڈیا) کا مشہور بت خانہ

The most revered temple in India

khandar کھنڈر

Ruins ٹوٹا ہوا مکان، ویرانہ

be sabāt بے ثبات

Mortal, perishable, frail فانی

jeet جیت

Victory, gain فتح

māt مات

Defeat شکست

subuk سبک

Light, delicate ہلکا' کم وزن' تیز

suhāne سہانے

pleasant دل پسند' بھلا

ہر طرف آپ کی یادوں پہ لگا کر پہرے
har taraf āp ki yādun ....

pehre پہرے

Watch, guard نگہبانی' رکھوالی

jee karā karnā جی کڑا کرنا

سخت کرنا
To brace oneself, to muster one's courage

nāgahān ناگہاں

Suddenly اچانک

ہم آن ملیں گے متوالو بس دیر ہے کل یا پرسوں کی
ham ān milain ge matwālo ....

matwālo متوالو

Those intoxicated by love. (محبت میں) مست' مخمور' مدہوش

deed دید

To see دیکھنا

fart-e-tarab فرط طرب

Overwhelming pleasure خوشی کی زیادتی

sarson phūlnā سرسوں پھولنا

سرسوں کے پودوں پر پھول آنا' زرد ہی زرد نظر آنا

Flowering of the rape seed plants 'when you see riots of golden colour'

khoshon خوشوں

bunches گچھا' بالی

sājan ساجن

A lover, sweetheart محبوب

darson درسوں

To make a public appearance دیکھنا

laikhon لیکھوں

Account حساب کتاب

lāf لاف

Vain boasting جھوٹ

nātars ناترس

بے خوف' نڈر

Audacious, fearless, devoid of God's fear

kulfat کلفت

Exhaustion, fatigue, weariness رنج ' تکلیف

milan ملن

Meeting of two friends ملاقات

گلشن میں پھول باغوں میں پھل آپ کیلئے
gulshan main phūl ....

kanwal کنول

Lotus, water lily جاتی میں کھلنے والا پھول

pironā پرونا

To stringe دھاگہ ڈالنا

miygān مژگاں

Eye lashes پلکیں

raushnā'i روشنائی

'Ink سیاہی

jal جل

Tears, water پانی

charnon چرنوں

Feet قدموں

izn اذن

Permission, command اجازت' حکم

jān gusal جان گسل

A profound sorrow which kills جان کو گھٹانے والا

bāz gasht بازگشت

Echo گونج

naghmah sarā نغمہ سرا

Singer, نغمہ گانے والے۔ غزل سرا

dasht دشت

Wilderness صحرا۔جنگل

jabal جبل

Mountain پہاڑ

juz جز

Except سوائے

wasl وصل

Meeting, union ملنا

uqdah عقدہ

Knot, mystry بھید۔معمہ۔راز

firāq فراق

Separation, distance دوری

darāz دراز

Long or stretched out طویل۔لمبا

sakhiyān سکھیاں

Bevy of merry making girls سہیلیاں

azal ازل

Beginning, source, origin, eternity ابتداء

تری راہوں میں کیا کیا ابتلا روزانہ آتا ہے
teri rahon main kiā kiā .....

ibtilā ابتلا

Trial, persecution آزمائش

ohud احد

مدینہ منورہ کی ایک پہاڑی جس کے دامن میں جنگ احد لڑی گئی جس میں مسلمانوں نے اپنے سے بہت زیادہ تعداد میں کفار قریش سے شدید جنگ لڑی

A hill in Medina near which the battle of Ohud took place

be āb -o- dānah بے آب و دانہ

Without food and water بغیر پانی اور کھانے کے

kinār-e-āb کنار آب

ندی کے پانی کے کنارے

By the bank of a brook, river or stream

Karā veerānah کڑا ویرانہ

Inhospitable desert سخت

sangistān-e-kābul سنگستان کابل

Rock terrain of Kabul Afghanistan کابل کا پہاڑی علاقہ

shahzādah شہزادہ

Prince, princely

حضرت شہزادہ عبداللطیف شہید مراد ہیں جن کو کابل افغانستان میں 1903ء میں حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے کی پاداش میں نہایت ظالمانہ طریق پر سنگسار کر دیا گیا۔

Refers to Shahzada Abdul Latif who was martyred by being cruel, stoned to death only because he believed in the Promised Messiah.

sangsār karnā سنگسار کرنا

Stoned to death پتھر مارنا' پتھر مار مار کر مار دینا

dam-e-tasbeeh دم تسبیح

تسبیح کے وقت

Like the beads of a rosary, while lost in the memory of God (he was being stoned to death)

ahl -e- jafā اہل جفا

Tyrant ظلم کرنیوالے

ahl -e- wafā اہل وفا

The faithful وفا کرنیوالے

rami رمی

Showering stones پتھر پھینکنا

sare dār سردار

On the gallows

pisrān-e-bātil پسران باطل

Children of falsehood جھوٹ کی اولاد یعنی جھوٹے لوگ

nar نر

Male مرد

Mardān مردان

صوبہ سرحد کا ایک شہر جہاں ایک خاتون رخسانہ کو 1986 میں گولی مار کر شہید کر دیا گیا

A town of North West Frontier where in 1986. A lady by the name of Rukhsana was martyred by the local men. She was shot down.

shewah شیوہ

Mode طریقہ، عادت

سکھر۔ سکرنڈ۔ پنوں عاقل۔ وارہ۔ لڑکانہ۔ حیدر آباد۔ نواب شاہ

Sukhar, Sakrand, Punnonāqil, Wārā, Lārkānā, Hyderābād, Nawābshāh

صوبہ سندھ کے شہر جہاں احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ لڑکانہ دراصل لاڑکانہ ہے ضرورت شعری کیوجہ سے لڑکانہ کیا گیا ہے۔

In each of these towns of the Sindh district in Pakistan, Ahmadis were martyred.

qatil - e - Hyderabad قتیل حیدر آباد

سندھ میں ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر 1974 میں حیدر آباد میں شہید کر دیئے گئے۔

One murdered in Hyderabad. In 1974 Dr. Aqeel, son of Abdul Qadir was martyred in Hyderabad, Sindh.

Nawāb shāh نواب شاہ

جناب عبدالرزاق کو بھریا روڈ نواب شاہ میں 1985 کو شہید کر دیا گیا نواب شاہ شہر میں بیت الصلواۃ محمود ہال کو آگ لگائی گئی جماعت کے مربی اور متعدد احمدیوں کو زدوکوب کیا گیا۔

The tale of misery relating to Nawabshah. In 1986 Abdur Razzaq was maryred in Bhiriya Road Nawabshah. Mahmud Hall the place of worship in the town was set on fire and the missionary as well as many other Ahmadis were beaten up, attacked and stoned. All worshippers were imprisoned. Wagon loads of people were stoned and stabbed by a mob led by Mullas.

Quetta کوئٹہ

صوبہ بلوچستان کا شہر جہاں بیت الصلواۃ پر تالا ڈال دیا گیا۔ اور متعدد احمدیوں کو جیل میں رکھا گیا۔

A city of Balochistan district where our place of worship was locked up and many of the Ahmadis were put in jail.

saffāki سفاکی

Cruelty, sheddering of blood ظلم

اوکاڑہ۔ لاہور۔ خوشاب۔ ساہیوال۔ فیصل آباد۔ سرگودھا

Okārah, Lahore, Khushāb, Sāhiwāl, Faisalābād, Sargodha

صوبہ پنجاب کے وہ شہر جہاں مظالم توڑے گئے کلمہ کا بیج لگانے، بیوت الصلواۃ کے صدر دروازوں پر کلمہ لکھنے اوردیگرای قبیل کے "جرائم" کی پاداش میں زدوکوب کا نشانہ بنایا گیا مقدمات قائم کر کے قیدوبند کی صعوبتوں سے دوچار کیا گیا اور بعض کو راہ خدا میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے کی توفیق ملی۔

Cities of Punjab district where atrocities were unleashed. Houses were burnt, shops were gutted, some Ahmadis were martyred. Many were imprisoned for declaring the Kalima Shahada.

***lahu pāshi* لہوپاشی**

Bloodshed خون بہانا

***sānihah* سانحہ**

A tragic occurrence واقعہ، حادثہ

***topi* ٹوپی**

صوبہ سرحد میں مردان کے قریب شہر جہاں احمدیوں پر مظالم توڑے گئے۔

A city near Mardan in the NWFP where atrocities were unleashed against the Ahmadis.

***balā-e-nāgahān* بلائے ناگہاں**

اچانک آنیوالی مصیبت

Sudden unexpected appearance of Maulana like a bolt of the blue.

***nit nayā* نت نیا**

Everyday a new freak ہر دفعہ نیا
of a Maulana appear like a bolt of the blue.

***maābid* معابد**

Places of worship عبادت گاہیں

***ibadullāh* عباداللہ**

Servants of God اللہ کے نیک بندے

***dil barmānā* دل برمانا**

To drill through one's heart دل کو زخمی کرنا

chalan چلن

Vile conduct طریقہ

ravish روش

Walk, path طور' طریقہ

ghol-e-bayābān غول بیاباں

جنگل کے شیاطین

Hobgoblins, demons of the wilderness

ab -e- baqā آب بقا

Elixir, the water of life زندگی کا پانی' آب حیات

amar امر

Everlasting جس کو فنا نہ ہو

adū عدو

Enemy دشمن

misl مثل

Like, as, resembling کی طرح

sabā صبا

A gentle breeze, a morning breeze صبح کی نرم تازہ ہوا

sastānā ستانا

To rest a while آرام کرنا

Nankānā ننکانہ

صوبہ پنجاب کا ایک قصبہ

A town in Punjab, Pakistan where all Ahmadi houses were set ablaze

rind رند

Thirsty for a drop of wine شرابی

tishnah lab تشنہ لب

پیاسے ہونٹ

One with thirsty, parched lips - as if a bartender

yāde yār se یادِ یار سے

The memory of the beloved pours down like a rain of wine

hijre yār ہجر یار

In separation of one's beloved

rindānah رندانہ

Like a drunkard

sara'e سرائے

Roadside inn مسافرخانہ

دشت طلب میں جا بجا بادلوں کے ہیں دَل پڑے

dashte talab main jā bajā ....

dal دَل

Layers of dense clouds بہت گہرا ابر' گھنے بادل

ashkbār اشکبار

Shedding tears آنسو بہانا

tishnah تشنہ

Thirsty پیاسا

dard-e-nihān دردِ نہاں

Concealed pain چھپا ہوا درد

sūd-o-ziyān سود و زیاں

Gain and loss نفع نقصان

suroor سرور

Ecstacy, delight خوشی۔ مسرت

zeer-o-bam زیر و بم

Ebb and tide نیچے۔ اوپر

bād-e-samūm بادِ سموم

Blazig wind گرم ہوا

ās آس

Longing, desire, hope امید' خواہش

yās یاس

Despair ناامیدی

deep دیپ

Lamp دیا' چراغ

lau لو

Flame موم بتی کا شعلہ

tall طل

Heavy dew or light drizzle شبنم

tajalliāt تجلیات

تجلی کی جمع' ظاہر ہونا' روشنی' خدا تعالیٰ کے جلوے

Illuminations, divine manifestations

gesu گیسو

Tress سر کے لمبے بال، لٹ

man mohan من موہن

دل موہ لینے والا

Charms one's heart away, charmer of heart

mukhrā مکھڑا

Visage, countenance, the face منہ، چہرہ

dagh-e-judāi داغ جدائی

جدائی کا غم

An aching spot in the heart left by separation

furqat فرقت

Separation جدائی

kumlānā کملانا

To wither مرجھانا، خشک ہونا

chandarmā چندرما

Full moon, eclipsed چاند، مہتاب

N.B. As a phrase :
Having dressed his precious memory in an attire of rosy coloured twilights,
The madman is swinging that memory on a swing of a rainbow

gahnānā گہنانا

To eclipse گہن لگنا، رونق گھٹنا

dard badāmān درد بداماں

دامن میں درد لئے ہوئے

Carrying deep pathos, sadness, the grey misty air laden with sorrow has darkened the entire horizon

ghani غنی

Rich, wealthy آسودہ، مطمئن، دولت مند

thohar تھوہر

ایک خاردار زہریلا پودا جس کے پتے سبز اور پھول رنگ برنگے ہوتے ہیں

Cactus

haft aflāk ہفت افلاک

Seven heavens سات آسمان

panchi پنچھی

A bird پرندہ، پکھیرو

dair دیر

temple, place for idol worship مندر

haram حرم

خانہ کعبہ کی چاردیواری

The sacred house of God in Mecca

nāsih ناصح

Admonisher نصیحت کرنیوالا

phāns پھانس

Sprinter لکڑی کا ننھا سا ریشہ، تنکا، خلش، اندیشہ، فکر

kal parnā کل پڑنا

To be at ease چین آنا

be mahal بے محل

Out of place, improper بے جگہ، غیر مناسب

marg مرگ

Death موت

izn اذن

Leave, permission اجازت

یہ دل نے کس کو یاد کیا.....

yeh dil ne kis ko yād .....

---

supnoṉ سپنوں

Dreams خواب، رؤیا

būtoṉ بوٹوں

plants چھوٹے درخت، پودے

amberbār عنبربار

Showering fragrance خوشبودار

pairāhan پیراھن

robe, attire, garment لباس، کپڑا، کرتا

qaus-e-quzah قوس قزح

Rainbow دھنک

paingoṉ پینگوں

Swings جھولے

ākāshi آکاشی

Heavenly آسانی' آفاقی

be murshid بے مرشد

Without a spiritual guide بے راہ نما

chaupāyā چوپایا

A quadroped, an animal چارپاؤں کا مویشی

tan تن

Body جسم' شخص

man من

Conscience, heart , soul دل' ضمیر

dhan دھن

Wealth مال' قسمت

prāe پرائے

Stranger غیر' بگانہ' اجنبی

ان کو شکوہ ہے کہ ہجر میں کیوں تڑپایا ساری رات
un ko shikwah he ke .....

dard batānā درد بٹانا

Shared pain دکھ میں شریک ہونا

komal کومل

Soft, tender نرم و نازک' شیریں

kajlāi کجلائی

Leaves are all coverd with soot سرمئی' کاجل لگی ہوئی

piyā پیا

Beloved, sweetheart محبوب

premi پریمی

Lover محبت کرنیوالا

kat͟hā کتھا

Tale کہانی

sūje nain سوجے نین

Swollen eyes سوجی ہوئی آنکھیں

giryān گریاں

Weeping, crying روتے ہوئے

tarsān ترساں

Afraid خوفزدہ' ڈرے ہوئے

kutyā کٹیا

Cottage, hut جھونپڑی

dipak دیپک

A poor man's small earthen lamp ننھا چراغ

aflās افلاس

Poverty غربت' ناداری

mān kā jāyā ماں کا جایا

Born of the same mother, سگا' ماں کی اولاد

sid-diqon صدیقوں

The truthful, the steadfast صدیق کی جمع' سچے

dolā ڈولا

Stagger لڑکھڑایا

peyār ki paingain پیار کی پینگیں

Swings of love پیار کے تعلقات

جائیں جائیں ہم روٹھ گئے اب آ کر پیار جتائے ہیں
jāin jāin ham rooth .....

nain نین

Eyes آنکھ

ruthe روٹھے

To shame, anger خفا' ناراض

bhāg jagāe بھاگ جگائے

To awaken one's sleeping fortune قسمت جگائی

mund gaeen مند گئیں

Closed بند ہو گئیں

neer نیر

Tears پانی' آنسو' دریا

milan ملن

Meeting of lovers ملاقات' ملنا' میل جول

sarmad سرمد

Everlasting ہمیشہ رہنے والا

sarfarāz سرفراز

Exalted, and honoured ممتاز' سربلند' معزز

jāya **جایا**

Born of the same mother بیٹا، فرزند، لڑکا

وقت کم ہے، بہت ہیں کام، چلو
waqt kam hai ......

malgajee **ملگجی**

Light grey, after dusk میلی، مٹی کے رنگ کی

khirām **خرام**

(colloquially-kharam) walk or stately gait ناز و ادا کی چال

bād-e-sabā **بادصبا**

وہ ہوا جو مشرق سے چلے، موسم بہار میں چلنے والی ہوا

Morning breeze

mudām **مدام**

Always ہمیشہ، سدا

mahv **محو**

Engrossed ,absorbed, charmed زائل، دور، گم

qurbatain **قربتیں**

Nearness, intimacies نزدیکی، رشتہ، پاس

barq gām **برق گام**

Swift as lightening بجلی کی تیزی سے، انتہائی تیز رفتاری سے

abr **ابر**

Cloud بادل، گھٹا

mah-o-nujūm **مہ و نجوم**

Moon & stars چاند و ستارے

zimām **زمام**

Rein, bridle باگ، نکیل

peshwā'i **پیشوائی**

Guidance, leadership, reception رہبری، رہنمائی، استقبال

khushā **خوشا**

Happy, how fortunate, blessed بہت اچھا، خوب

dil bayār dast bakār **دل بیار دست بکار**

دل میں ہر وقت خدا تعالیٰ کی یاد، اچھی چیز کا خیال معروفیت میں بھی دل سے دور نہیں ہوتا

A proverb - a person, whilst engaged in his daily tasks remains simultaneously constant in his rememberance of God.

dāiman **(دائمن) دائماً**

Continuously, Always ہمیشہ سے، لگاتار

zer-o-bam **زیروبم**

Low and high, eb and tide نیچا اور اونچا

mojzan **موجزن**

Stormy, tumultuous ٹھاٹھیں مارنے والا

surayya **ثریا**

جھمکا، وہ سات ستارے جو پاس پاس رہتے ہیں

Pleides, (cluster of seven 7 stars in taurus)

ghulghulah **غلغلہ**

Tumult ہنگامہ، شوروغل

talatum **تلاطم**

Storm موجوں کا زور، پانی کے تھپیڑے، موج، لہر، جوش

جو درد سسکتے ہوئے حرفوں میں ڈھلا ہے
jo dard sisakte hue .....

sisakte hue **سسکتے ہوئے**

Sobbing, sighing سسکیاں لیتے ہوئے

dhala hai **ڈھلا ہے**

Moulded into شکل پائی ہے، رواں ہوا ہے

aghosh **آغوش**

Lap گود

mareez-e-shab-e-gham **مریض شب غم**

غم کی رات کا مریض

A patient tormented by the night of grief

ras **رس**

Juice شیرینی، مٹھاس

umr-e-khizar **عمر خضر**

Eternal طویل عمر

mihmān sarā **مہمان سرا**

مہمان خانہ، مہمانوں کے ٹھہرنے کا مکان

Caravan serai - a roadside inn

salāsil **سلاسل**

Chains بیڑیاں، زنجیریں

گرفتار بلا *garīftār-e-balā*

آزمائشوں میں مبتلا

Chained, imprisoned, prisoner of calamities

اسیر *aseer*

قیدی، بندی Captive

رشتہ جاں *rishta-e-jan*

سانس لینے کا سلسلہ

Bondage like lifeline, relationship like a lifeline

ربط بہم *rabt-e-baham*

آپس میں تعلق، آپس میں جوڑ یا رشتہ Mutual relationship

مسا *masā*

شام Evening

زنداں *zindān*

قید خانہ، جیل Prison

وا *wa*

کھلا ہوا، کشادہ Open

باز آنا *bāz ānā*

پلٹنا، پیچھے واپس آنا To abstain

جلوت *jalwat*

باہر، عام جگہ To be in company

نقرئی *nuqrai*

چاندی کا بنا ہوا، چاندی جیسا سفید Silvery

ضیا *ziyā*

روشنی، چمک، رونق Light, splendour,

حشر برپا کرنا *hashr bapā karnā*

قیامت، آفت، شور و غل - برپا، کھڑا، قائم

To cry or wail, to create an uproar

پیکر *paikar*

چہرہ، شکل، صورت Personification, embodiment

پہلو *pahlū*

کروٹ، بغل، طرف Angle, side

گدا *gadā*

فقیر، بھکاری، منگتا Beggar

داں *dān*

نذر، خیرات، تحفہ Alms, charity

چوکھٹ *chaukhat*

دروازے کی چار لکڑیاں جس میں پٹ لگائے جاتے ہیں Threshold

گم گشتہ *gum gashtah*

کھویا ہوا، بھاگا ہوا، بھولا ہوا One who is lost

کشکول *kashkol*

فقیروں کا پیالہ، زنبیل Begging bowl

خیرات *khairāt*

صدقہ، نیکی Alms, chairty

صدا *sadā*

گونج، آہٹ Voice, call

رہائی *rihā'i*

نجات، فراغت، معافی، آزادی Liberation

گھٹا کرم کی ہجومِ بلا سے اٹھی ہے
ghatā karam ki hujoome .....

گھٹا *ghatā*

ابر، بادل، کالی بدلی Dense, dark clouds

کرم *karam*

بزرگی، عنایت Kindness, grace

ہجوم بلا *hujum -e- balā*

آزمائشوں کا ہجوم، ابتلاوں کی کثرت Trials

The whole phrase means: The thick clouds which are about to shower the blessings of Allah, rose from the storms of overwhelming calamities.

کرامت *karāmat*

معجزہ Miracle

درد آشنا *dard āshnā*

درد سے واقف، ہمدرد

Aware of pain, sympathiser (A miracle has arisen from the heart, long accustomed to sorrow)

زمین بوس *zameen bos*

جو شخص حاضر ہو کر اظہار ادب کے لئے زمین چومے

Wonder at its reach that it has started talking to God on high while it was merely a thing lying on the dust, but raised by the command of Allah.

khamoshion خموشیوں

Moments of absolute silence سکوت، سناٹا

khanakne lagi کھنکنے لگی

To jingle, jingling بجنے لگی، کھڑکنے لگی

kasak کسک

Stitches of pain ٹیس، ہلکا سا درد

hūk ہوک

Excruciating groan وہ درد جو دل یا سینے میں ٹھہر ٹھہر کر اٹھے

be nawā بے نوا

Soundless, silent بے آواز - زبان، فقیر

iltija التجا

To beseech, to entract آرزو، منت سماجت، درخواست

na katkhadā نا کتخدا

Virgin بن بیاہا، کنوارا

adā ادا

Captivating style انداز، قرینہ

nidā ندا

Voice, call آواز، پکار

qaule balā قول بلیٰ

To say yes ہاں کہنا

(قرآن پاک کی آیت: "الست بربکم قالو بلیٰ" کی طرف اشارہ ہے)

According to Holy Quran, even before the creation of life in the blue print of Gods scheme of creation, He enquired form each soul;
" Am I your Lord or not? "
they all responded; " why not, why not? "

bakhudā بخدا

By God...refers to the verse 7:173 خدا کی قسم

shabeeh شبیہ

Portrait, image, resemblance شکل، تصویر، مانند

khak -e- pā خاک پا

پاؤں کے نیچے کی مٹی، عاجز، مسکین

The image is that image which rises form the dust under your feet.

rasā'i رسائی

reach پہنچ، دخل، واقفیت

qalb قلب

Heart, soul دل، ضمیر

tahtussarā تحت الثریٰ

زمین کا سب سے نیچے کا طبقہ، مٹی کے نیچے

Under the earth the deepest region of the earth

azal ازل

Eternity (in past tense) آغاز

khalā خلا

A void خالی جگہ

sāda سدا

Always ہمیشہ، دائم، ہروقت

ibleesiyat ابلیسیت

Satanic سرکشی، فتنہ انگیزی

bāng بانگ

Call آواز

zabun زبوں

عاجز، ضعیف

ibā اباء

Rebellious rejection انکار، نفرت، نافرمانی

siyah bakht سیہ بخت

بدنصیب، بدبخت

Extremely ill-fated, one who's fate is charred

nesh zan نیش زن

Ever-stinging, vicious برائی کرنے والا

mardūd مردود

Accused رد کیا گیا، بے عزت کیا گیا

karbalā کربلا

رنج و آفت کا مقام، بیابان عراق میں اس جگہ کا نام جہاں حضرت امام حسینؓ نے شہادت پائی، وہ جگہ جہاں پانی نہ ملے

The battlefield where Imam Hussain, the second son of Hazhrat Ali, was martyred mercilessly. It is a place near the bank of the Euphrates. No family members were allowed to take water.

mahbat-e-anwār مہبط انوار

نور کے اترنے کی جگہ

Place where manifestations of God's light constantly descend.

sadā صدا

گونج، گنبد کی آواز، آواز

The same voice which is eternally raised time after time.

hawā -e- aisho -o- tarab ہوائے عیش و طرب

lust for luxurious life خوشی اور چین کی خواہش

jatan جتن

کوشش، سعی، تدبیر، تجویز، علاج، محنت

Ploy, manouevres, strategums, measures

bedār بیدار

Awake, watchful ہوشیار، چوکنا، جاگتا ہوا

māti ماتی

Intoxicated سرشار، مست، متوالی

> **اپنے دیس میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا**
>
> ***apne dais main apni basti . . . .***

sundar سندر

Beautiful خوبصورت، حسین

kathāain کتھائیں

Tales بیاں، مقولے، قصے

man من

Conscience, heart, soul, spirit دل، جی، ضمیر

jantā جنتا

People گروہ، بہت سے آدمی، مجمع، بھیڑ

faiz rasān فیض رساں

Bountiful, gereous, beneficient فائدہ پہنچانے والا

bandah parwar بندہ پرور

Cherisher of servants, patrons غلام کو پالنے والا، بندہ نواز

uchchi اچی

High, tall, elevated بلند، اونچی

arsh nasheen عرش نشیں

Heavenly ممتاز جگہ پر بیٹھنے والا

khāk basar خاک بسر

In a miserable state پریشان حال، خراب و خستہ

ākāshi آکاشی

Heavenly آسمانی، آفاقی

dharti دھرتی

Earth زمین، دنیا، مٹی

parjā پرجا

The earthly occupants who are illuminated with the light of God. رعایا، محکوم، مخلوق

parkāshi پرکاشی

Manifest, shining ظاہر ہونا، فاش ہونا، روشن ہونا

mutalāshi متلاشی

Seeker تلاش کرنے والا، جستجو کرنے والا

pankh pakherū پنکھ پکھیرو

Visitor on wings بازو، پر، بال

bustan بستاں

Garden باغ

jā جا

Room, place, shop جگہ، مقام، موقع

dankā bājā ڈنکا باجا

Beat of a drum نقارہ بجانے کی لکڑی، نقارہ، شہرت

peetam پیتم

Most beloved, sweet heart محبوب، معشوق، نہایت پیارا

konhiyyā (کن، ہی، یا) کنہیا

سری کرشن جی، خوبصورت لڑکا، معشوق

One who plays with a flute (name of Krishna)

murlee dhar مرلی دھر

کرشن جی کا لقب، اکثر ہندوؤں کا نام ہوتا ہے

One who plays the flute (name of Krishna)

shahnāi شہنائی

نفیری' ایک ساز جسے منہ سے بجاتے ہیں Clarion

bhajan بھجن

وظیفہ' خدا کی تعریف کا راگ A hymn

dhūm دھوم

شور و غل' شہرت Fame, pomp

rut رت

موسم' سماں Season, weather

bhagwān بھگوان

خدا تعالیٰ' پرمیشر' ایشر God, supreme being

milan ملن

ملاقات' میل جول Meeting of lovers

darshan درشن

دیدار' نظارہ To look at, interview

gotam buddhā گوتم بدھا

بدھ مذہب کے بانی کا نام

The name of the founder of Budhism

daras درس

نظارا' درشن' دیدار Seeing, showing, displaying

buddhi بدھی

دانائی' عقل' سمجھ' فہم' گیان Wisdom

rishion رشیوں

خدا پرست' سادھو Saintly people

mazhar مظہر

ظاہر ہونے کی جگہ' تماشاگاہ Manifestation, spectacle

isā عیسیٰ

حضرت عیسیٰ ابن مریم' اللہ تعالیٰ کے نبی Jesus

noor - e - nazar نور نظر

آنکھ کی روشنی Apple of the eye

manzoor - e - nazar منظور نظر

پسندیدہ مقبول A favourite

dildār دلدار

تسلی دینے والا' معشوق Charming, beloved

āshā آشا

امید' آرزو Desire, hope

chākar چاکر

نوکر' خادم' ملازم Servant

kiwār کواڑ

دروازہ Doors

eeshar ایشر

بھگوان' خدا God

māyā مایا

خدا کی قدرت' رحم' پیار' دولت' رونق' کرشمہ

Wealth

rūpā روپا

چاندی Silver,

kulfat کلفت

رنج' تکلیف Trouble, distress

mandir مندر

ہندوؤں کی عبادت گاہ A temple

kirpā کرپا

مہربانی' عنایت Pity, mercy

pāpi پاپی

پاپ کرنے والا' گنہگار' مجرم' ظالم' بدکار The sinful

narāin نارائن

قدیم' ہمیشہ رہنے والا' خدا The supreme being

kiree کیڑی

چیونٹی Ant

(The visit by the most supreme being, to the the most humblest of creatures.)

birhā برہا

ہجر' جدائی' فراق Separation

hadd -e- nazar حد نظر

دیکھنے کی حدود' آنکھوں کی پہنچ As far as one can see

praimi پریمی

محبت کرنے والا' دوست Lover

کبھی اذن ہو تو عاشق دریار تک تو پہنچے

kabhi izn ho to āshiq .....

izn اذن

Permission

dare yār دریار

Threshold of one's beloved دروازہ، محبوب

nigārish نگارش

Plea, humble request تحریر، لکھا ہوا

nigār نگار

Beloved تصویر، بت، خوبصورت

sharāb'e'nāb شراب ناب

Grape liquer خالص شراب

naseem نسیم

پچھلی رات کی نرم و معطر ہوا، صبح کی ٹھنڈی ہوا

Let the breeze of my sigh reach the blossoming of flowers.

chāh چاہ

Love خواہش آرزو، محبت، مزہ، ضرورت، مانگ

halāwat حلاوت

sweetness مٹھاس، لذت

rag'e'khār رگ خار

The lifeline of the thorn کانٹے کی رگ

(Let the sweetness of my love, reach the lifeline of the thorn.)

bughz بغض

ill - will نفرت، عداوت، دشمنی

hisār حصار

Fortification احاطہ، قلعہ، گھیرا

nafkh'e'rūh نفخ روح

Breath of life روح کا پھونکنا

dil -e- zār دل زار

The lamenting heart پریشان دل، تکلیف میں

rūp nagar روپ نگر

Land of the beloved خوبصورتی کا مرکز

wasse وسے

The love of God dwells on their faces ظاہر ہو

akhiyan اکھین

Eyes آنکھیں

mai مے

Wine, spirit شراب

peet پیت

love محبت، عشق، دوستی

deedah war دیدہ ور

One who has vision دانا، ہوش مند

higr ہجر

Separation, absence جدائی، مفارقت، علیحدگی

dūbhar دوبھر

hard to bear دشوار، مشکل

ās آس

Desire امید، خواہش، آرزو

muslih مصلح

Reformer اصلاح کرنے والا، درست کرنے والا

suhāgan سہاگن

وہ عورت جس کا خاوند زندہ ہو

A woman whose husband is alive

hasti ہستی

Existence وجود، قیام، موجودگی

saute سوتے

Spring, fauntain پانی نکلنے کی جگہ، سرچشمہ

sāgar ساگر

Sea, ocean سمندر

wāhe gurū واہے گرو

One and only God ایک خدا

naqde jan, naqde dil **نقد جاں' نقد دل**

I will shower the treasures of my life, دل اور جان
but at least it should pass by my house.

nichhāwar **نچھاور**

Offering, sacrifice نثار

dār **دار**

House, place, country گھر' جگہ' مقام

barq pā **برق پا**

With the speed of lightening تیز قدموں والا

dil rubā **دلربا**

Steeler of hearts دل لبھانے والا' معشوق

jameel **جمیل**

Beautiful, elegant حسین' خوبصورت

ghubāre nālah **غبار نالہ**

Let my lamentation reach the dust گرد' رنج' ملال

نہ وہ تم بدلے نہ ہم' طور ہمارے ہیں وہی
na wuh tum badle na ham .....

taur **طور**

Habits حالت' طرز' قسم

qurb **قرب**

Close پاس' نزدیکی' مرتبہ

bazm -e- jahān **بزم جہاں**

The universe دنیا کی محفل

jhutpaton **جھٹپٹوں**

Twilight صبح یا شام کی سیاہی

chaubārā **چوبارا**

کوٹھا' مکان کے اوپر کا وہ کمرہ جس کے چار دروازے ہوں یا چار کھڑکیاں ہوں

A room on the housetop with four doors or windows, a summer house

ghurāb **غراب**

Crow کوا

shikastah **شکستہ**

(bird with) broken wing ٹوٹا ہوا' خراب

nidā **ندا**

Call آواز

naveed **نوید**

Glad tidings خوشخبری' بشارت

chākar **چاکر**

Servant نوکر' خادم' اہل کار

shajar khizān raseedah **شجر خزاں رسیدہ**

درخت' جس پر خزاں آئی ہو

The tree which has not seen the desolation of another autumn.

wasl **وصل**

Meeting between lovers ملاقات' معشوق سے ملنا

habl **حبل**

Rope, cord رسی' موٹا دھاگا

anā **انا**

Ego شعور' خودی' خودداری

but -e- nār **بت نار**

Idol shaped of fire آگ کا پتلا

āqibat **عاقبت**

Destination, fate, final outcome آخر' انجام' نتیجہ

raheen -e- marg **رہین مرگ**

Prisoner of death مرنے والا

datā **داتا مراد حضرت داتا گنج بخش**

The idolised saint Data Gang Baksh دینے والا' سخی

himār **حمار**

Donkey, ass گدھا' خر' احمق

sawār khāhad āmad **سوار خواہد آمد**

a rider is about to arrive سوار آنا چاہتا ہے

bazm ārāi بزم آرائی

To arrange a meeting محفل آراستہ کرنا

shafaq شفق

سرخی جو طلوع آفتاب سے پیشتر صبح اور غروب آفتاب کے بعد شام کو

Twilight نمودار ہوتی ہے

gulshan گلشن

Flower garden باغ، پھلواری

jharnon جھرنوں

Cascade, waterfalls پانی کی چادر، آبشار

madhur مدھر

Sweet, melodious شیریں، میٹھا، سریلا

madhosh مدہوش

Astonished, drunk, senseless بدمست، متوالا، حیران

nilgun نیلگوں

Azure نیلے رنگ کا، آسمانی رنگ کا

rūd رود

Creek, stream ندی، نہر، نالا

gul posh گل پوش

Covered with flowers پھولوں کا لباس پہنے ہوئے

mai مے

Wine, liquor شراب

sāqi ساقی

A cup bearer, the beloved one شراب یا حقہ پلانے والا

ranjish رنجش

Grief, unpleasantness غم، آزردگی، بگاڑ

mudāwā مداوا

Remedy, cure علاج، تدبیر

chārah چارہ

Cure, remedy, medicine علاج، تدبیر

āngan آنگن

Courtyard گھر کے اندر کا صحن

qazā قضا

Destiny, decree, death حکم خدا، فرمان الٰہی

gohar گہر، گوہر

Pearl موتی، جوہر، مادہ

lab -e- sāhil لب ساحل

River bank کنارا

nā'o ناؤ

Boat کشتی

sabāt ثبات

Steadfastness, stability قرار، پائیداری

kathan کٹھن

Difficult, hard سخت، دشوار

تری بقا کا سفر تھا قدم قدم اعجاز
tiri baqā kā safar thā . . . . .

baqā بقا

Eternity قیام، باقی رہنا، زندہ رہنا

i'jāz اعجاز

Miracle معجزہ

fanā فنا

Mortality, death موت، ہلاکت

dosh دوش

Shoulder, کندھا، شانہ

zer -o- bam زیروبم

نیچا اور اونچا سر۔ طبلے یا نقارے کا دایاں بایاں رخ

Ebb and tide

karishmah کرشمہ

Wonder, miracle کرامت

paiham پیہم

Incessently, repeatedly لگاتار، متواتر، پے درپے

naheef نحیف

Weak دبلا، پتلا، کمزور، لاغر، ناتواں، ضعیف

murtasam مرتسم

To be etched on. نشان کیا گیا، مہر لگایا گیا

nam نم

Moist گیلاپن، رطوبت

ghanā غنا

Indifferent / independant تونگری، دولت مندی

'fān عرفان

شناخت، اللہ تعالیٰ کی معرفت، خدا شناسی

knowing the underlying

bandagi بندگی

Humility, worship عبادت، عجز

jūd - o - atā جودوعطا

Generosity, charity انعام، بخشش، سخاوت

bachashm - e - nam بچشم نم

With tearful eyes آنسو بھری آنکھوں کے ساتھ

kham karnā خم کرنا

To bend, to twist جھکانا، موڑنا، گھمانا

shamātat شماتت

کسی کے نقصان پر خوش ہونا، خندہ زنی

Rejoicing over an enemy's misery or misfortune

a ' dā اعداء

Enemies دشمن، مخالف

sitam ستم

Tyranny, outrage, injustice ظلم، زیادتی، غضب، قباحت

samm سم

Poison زہر

baham بہم

Together اکٹھے (ایک دوسرے کے ساتھ) باہم کا مخفف

istighfār استغفار

begging for forgiveness بخشش چاہنا، توبہ کرنا

nawā نوا

Call, sound, voice آواز، صدا، راگ، نغمہ

malakuti ملکوتی

Angelic فرشتوں کے متعلق، فرشتوں جیسی

zabt ضبط

نگہبانی، حفاظت

Self - control, control of one's sorrow, suppress sorrow

amr امر

Command حکم، فرمان

amar امر

Eternal, immortal, imperishable نہ مرنے والا، لازوال

adam عدم

Non-existence نہ ہونا، نیستی، غیر حاضری، نقصان

ihyā-e-nau احیائے نو

Revival of the dead دوبارہ زندہ کرنا

wasilah وسیلہ

ذریعہ، واسطہ، سہارا

Who intercedes, intercessor, link between the two

dam tornā دم توڑنا

نزع کی حالت میں ہونا، سانس اکھڑنا

To breathe one's last

ashk اشک

A tear, tears آنسو، ٹسوا

dhārā دھارا

Stream, current چشمہ، سوتا

nigahdār نگہدار

Guardian, keeper نگہبان، پاسبان، محافظ

rās ānā راس آنا

To agree with موافق آنا، ٹھیک ہونا

dilāse دلاسے

تسلی، تشفی، تسکین

Comfort, encouragement, consolers, commisorators

nigār نگار

Painting, picture تصویر، بت، خوبصورت زیبائش

dast - e - tihi دست تہی

The empty hand خالی ہاتھ

یہ پر اسرار دھندلکوں میں سمویا ہوا غم
ye pur asrār dhundalkon .....

mubham مبہم

Undifinable مشکوک، گول مول بات، غیرواضح

alam الم

Grief رنج، غم، دکھ

ze ز

With سے (از کا مخفف)

rāhguzār راہ گزار

Path راہ گزر، راستہ

ہے حسن میں ضو غم کے شراروں کے سہارے
he husn main zau gham .....

zau ضو

Light روشنی، چمک

sharāre شرارے

Sparks of fire چنگاری

mu'allaq معلق

Suspended, hanging لٹکا ہوا، آویزاں

larzān لرزاں

Trembling, fearing لرزنے والا، ہلنے والا

sar -e- gor سرگور

By the graveside قبر کے کنارے

mazār مزار

A tomb زیارت کرنے کی جگہ

umangain امنگیں

Longing, excessive desire جوش، ولولے، شوق

nādāri ناداری

Poverty مفلسی، تنگی

bakhshish بخشش

Forgiveness معافی، درگزر

be chārgi بے چارگی

Helplessness بے بسی، مجبوری

nigahbān نگہباں

Guard, keeper, watchman چوکیدار، محافظ

dulāre دلارے

Dear, darling, beloved پیارے، لاڈلے، عزیز

nā'o ناؤ

Boat کشتی

khiwayyā کھویا

A boatsman, a sailor ملاح، کشتی چلانے والا

mihmān srā مہمان سرا

Roadside inn مہمانوں کے ٹھہرنے کی جگہ

huzn حزن

Grief, sorrow رنج' ملال' غم

ziyāratgah زیارت گہ

زیارت گاہ۔ ایسی جگہ یا شخص جس کی زیارت کی جائے

A place of pilgrimage

sad qāfilah hā'e صد قافلہ ہائے

Hundreds of caravans سو قافلے' مراد ان گنت قافلے

jogan جوگن

جوگی کی مونث' جوگی وہ مرد جس نے دنیا ترک کرکے فقیری

Female ascetic اختیار کرلی ہو

āzār آزار

Pain and sorrow personified بیماری' تکلیف

rāhib راہب

Hermit زاہد یا عابد' دنیا چھوڑ دینے والا

chirāgh 'charāgh چراغ

A lamp, a light دیا' شمع

surāgh سراغ

Search, tracks کھوج' پتہ' نشان

sastānā ستانا

To repose a little آرام کرنا

ot اوٹ

From behind a cover روک' پردہ' نقاب

tirgi تیرگی

Darkness, obscurity تاریکی

yās یاس

Despair مایوسی

sahar سحر

Morning صبح' فجر

nāla -e- shab نالۂ شب

Lamentation of night رات کے وقت رونا

sharaf شرف

Mark of honour بزرگی' برتری' عزت

mohsin محسن

A benefactor, generous احسان کرنے والا

qashqah قشقہ

تلک' ٹیکا جو ہندو ماتھے پر لگاتے ہیں

Mark on forehead indicating a Hindu sect

imāmah عمامہ

A turban پگڑی' دستار

saleeb صلیب

A cross وہ لکڑی جس پر رومی عیسائیوں کو لٹکاتے تھے

'irfān عرفان

Profound understanding, insight شناخت

ruswāi رسوائی

Disgrace, dishonour بدنامی' ذلت

mudāwā مداوا

Cure علاج' چارہ' تدبیر

wābastah وابستہ

Bound, attached بندھا ہوا' متعلق

maljā ملجا

Place of refuge وہ مقام جہاں پناہ ملے

māwā ماویٰ' ماوا

Refuge جائے پناہ' گھر' ٹھکانہ

بہار آئی ہے دل وقف یار کر دیکھو *bahār a'i he dil waqfe yār .....*

jā al masih جاء المسیح

The Promised Masiah has come مسیح آگیا

waqf -e- yār وقف یار

Dedicated to God صرف خدا تعالیٰ کے لئے

khirad خرد

Wisdom, intelligence عقل

Nazr نذر

An offering پیش کرنا

bichār بچار

Consideration , thinking سوچ - غور - فکر

zuhoor ظہور

Appearance ظاہر ہونا

firāsat فراست

Preception , understanding دانائی - تیز فہمی

lā - jaram لا جرم

Undoutedly بے شک - یقیناً

aqeedat عقیدت

Faith, firm blief, a creed اعتقاد، مذہبی اصول پر بھروسا

nizām نظام

Order, arrangement, system سلسلہ، ترتیب، انتظام

Shams شمس

The sun سورج، آفتاب

gardish گردش

Revolution, circulation چکر

lail لیل

Night رات شب

nahār نہار

Day روز، دن

khirām خرام

Stately gait, walk چال

hisāb -e- charkh حساب چرخ

Calender of solar system آسمان کا حساب، نظام شمسی

be - i'tebār بے اعتبار

Untrustworthy, Unreliable جس پر اعتبار نہ ہو، ناقابل اعتبار

chārah چارہ

Remedy, cure علاج، تدبیر

peyāde پیادے

Infantry پیدل چلنے والے فوجی

charh daurnā چڑھ دوڑنا

To attack حملہ کرنا

pa'e پئے

For واسطے، وسیلہ سے۔

junūn جنون

دیوانگی، پاگل پن، دھن یہاں مراد ہے جوبن، نکھار
Full bloom, Madness, insanity

ghazab غضب

Violence, oppression, anger شدید غصہ

ham kinār ہم کنار

Embrace گلے لگانا

ta as subāt تعصبات

Prejudice, religious persecution مذہبی جانبداری

barchi برچھی

A small spear چھوٹا بھالا، بلم، نیزہ

nuhūsat نحوست

Bad presage, omitune, evil, misfortune منحوس ہونا، بد نصیبی

bhagandar بھگندر

Fistula in rectum, a boil in or close to anus. ایک قسم کا پھوڑا

peer -e- tasma pā پیر تسمہ پا

To stick, to cling, to dog, to be pasted. پیچھا نہ چھوڑنا

manār -e- baizā منار بیضا

White minarret روشن سفید مینار

jā -e- adab جائے ادب

Place of respect or courtesy ادب کی جگہ

āngan آنگن

Courtyard صحن

mā'idah مائدہ

Food کھانا، نعمت

lillāh للہ

For God sake, in the name of God اللہ کے لیے

bus -o- kinār بوس و کنار

Kissing, embracing چومنا، گلے لگانا

ہیں آسمان کے تارے گواہ سورج چاند
hain āsmān ke tāre gavāh.....

mānd parnā ماند پڑنا

Aclipsed, faded, dull, fair مدھم ہوجانا - ر

تو خوں میں نہائے ہوئے ٹیلوں کا وطن ہے

Too khoon main nahāe hue .....

بوسنیا ہرزگووینا۔

Bosnia Herzegovina is a sovereign state which came into existence in 1992 after the collapse of Soviet Union. Yugoslavia, which was a communist country (outside the Soviet Union) broke up into three parts Serbia, Croatia and Bosnia Herzegovina - along ethnic lines. Bosnia has a mix of the three races with Muslims in majority.

shafaq شفق

Twilight in the evening شام کی سرخ روشنی

Khūn bār خوں بار

Shedding blood خون بہانا

gharnā جھرنا

A spring, a water fall چشمہ، آبشار

nau khez نوخیز

Newly risen, youngsters نوجوان

qateel قتیل

Killed, murdered قتل کیا گیا

maqtal مقتل

A place of slaughter or of execution قتل کرنے کی جگہ

dam دم

Blood خون

pā پا

Foot پاؤں

bastah بستہ

Tied, bound, helpless بندھا ہوا

sayyād صیاد

Hunter شکاری

dukhtar دختر

Daughter بیٹی

'arsh nasheen عرش نشیں

Heavenly ممتاز جگہ پر بیٹھنے والا

carzār کارزار

Combat, battle, war لڑائی، جنگ

atal اٹل

Firm inevitable نہ ٹلنے والا

ghul ghapārā غل غپاڑا

بیحد شور و غوغا، حد سے زیادہ چیخ و پکار

Disturbance, brawl, shouts

chātian peetnā چھاتیاں پیٹنا

ماتم کرنا

To lement, to beat the breast in sorrow

kusūf کسوف

Solar eclips سورج گرہن

bhrās nikālnā بھڑاس نکلنا

جی کا بخار نکلنا (غبار کینہ عداوت)

To vent one's rage or spleen

qafas قفس

A cage پنجرا، جال، پھندا

do do hāth karnā دو دو ہاتھ کرنا

لڑائی کرنا، آزمائش کے لئے تھوڑی سی لڑائی کرنا

To be at war, to make a querrel

babar ببر

A lion بڑا شیر جس کی گردن پر بال ہوتے ہیں

ban بن

A forest, jungle, a wood جنگل، بیابان، صحرا

ānkhain chār karnā آنکھیں چار کرنا

To come face to face روبرو ہونا

'ijz عجز

Humility, submission کمزوری، شکست، مسکینی

ikhtiyār اختیار

Adopt, choose پسند کرنا، قبول کرنا

Called back بلا لیا

pan sutti پن سُٹی

Broke loose توڑ پھینکی۔

arshān tāeen عرشاں تائیں

Upto the heavens عرش تک' آسمانوں تک

lāi tāri لائی تاری

Jumped

mār udāri مار اڈاری

Flew, moved very fast اڑنا - اڑان

kalle کلّے

All alone اکیلے

Umar handāee عمر ہنڈائی

Throughout the life عمر گزاری

sevak سیوک

Servant خادم۔

Pā'i پائی

Brother - friendly

nit نت

Always ہمیشہ

kam کم

Works , deeds

bandā see بیندا سی

Used to sit

thal le تھلے

Down نیچے

chāti dā'i چھاتی ڈائی

To charge head on تابعداری کی' فرمانبرداری کی

pāpar welay پاپڑ ویلے

Toiled, laboured بہت مشکلات' برداشت کیں

jhameele جھمیلے

Hazards مشکلات

jhalle جھلے

Faced,, Tolerated برداشت کیے

rolnā رولنا

To roll, to pick up پھٹکنا' چھاننا' اکٹھا کرنا

dafeenah دفینہ

Hidden treasure خزانہ

āngan آنگن

Courtyard صحن

gulrang گلرنگ

Red, rosy پھولوں کے رنگ والا

raqam رقم

To write, to note تحریر خط

satwat سطوت

Power, authority دبدبہ' رعب

tanwir تنویر

Enlightenment روشنی' نور' چمک

seena -e- shamsheer سینۂ شمشیر

Blade of sword تلوار کا پھل

hāmi حامی

A protector, a supporter حمایت کرنے والا' مددگار

ilhād الحاد

Atheism, Apostasy سیدھے راستے سے ہٹ جانا

آؤ سجنو مل بیٹھیے......
ao sajno mil ba'iay ......

sajnon سجنوں

Friends, companions ساتھیو - دوستو

mil bai ay مل بیٹھیے

Let us sit together

turdey ٹردے

On the way, while travelling

dāne muk gaey دانے مک گئے

زندگی کے دن گنے گئے۔ یا دنیا سے اسکا رزق اٹھ گیا۔ وفات پا گیا۔

Expression meaning days that were numbered

sad māri صد ماری

M. T. A ایم ٹی اے
Mulsim Television Ahmadiyya

ghabroo گھبرو
Youth جوانی

chār chaferey چار چفیرے
All around چاروں طرف

po'eyā پوئیا
Walked, on foot پیدل چلا

mun͟de kuryān͟ منڈے' کڑیاں
Boys & girls

chonvain͟ chonvain͟ چونویں چونویں
Selected چنیدہ - منتخب

walle ولے
Collected, brought together

māre mote ماڑے موٹے
Simple, unexppensive worthless, ordinary معمولی

talle ٹلے
Clothes کپڑے

baron باروں
Apparently اوپر اوپر سے

dar vat rakh khi دڑوٹ رکھی
Kept quite خاموش رہے

kakh nā hove palle ککھ نہ ہووے پلے
Divested of every thing. کچھ بھی پاس نہ ہونا۔

neb͟hāwan نبھاون
نباہنا' نبھانا'
To be constant in relation. To be faithful

dassan͟ دساں
To Express. To tell بتاؤں

tethon͟ تیتھوں
From you تم سے

Koore کوڑے
False جھوٹے

La ila ha il lal lah لا الہ الا اللہ
There is no God but Allah اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

Alla humma salle اللھم صلے
Blessings upon the Holy Prophet

مرے درد کی جو دوا کرے۔ کوئی ایسا شخص ہوا کرے
merey dard ke ,o dawa karey ......

āh̤o bukā آہ و بکا
Groan, cry رونا' نالہ و فریاد کرنا

qrār قرار
Rest Tranquillity آرام' سکون

qesas قصص
Fiction, narration, stories (قصہ کی جمع) کہانیاں' داستانیں

ferāq فراق
Separation جدائی

mūndnā موندنا
Shut, close cover بند کرنا' ڈھانپنا

nuzūl نزول
Decent اترنا

junūn جنون
Madness. have a zeal دیوانگی' دھن' سودا

qazā قضا
Divine decree حکم' حکم خدا' فرمان الٰہی

rafeeq رفیق
Friend ساتھی' دوست

.k͟halwat خلوت
Privacy تنہائی' علیحدگی' گوشہ نشینی

āsoodah آسودہ
Contented, Satisfied مطمئن، خوشحال

nehāl نہال
Happy, Prosperous خوش، مطمئن، مسرور

malool ملول
Dejected, depress اُداس، رنجیدہ، غمگین

khasta خستہ
In a miserable state خراب، بدحال، مفلس

> سوچا بھی کبھی تم نے کہ کیا بھید ہے مُلّاں
> **socha bhi kabhi tum ne ke kia bhaid he mullan**

belā reib بلا ریب
No doubt بیشک، بے شبہ، قطعی درست

'ayyāri عیاری
Craftiness, cunningness فریب، دغا، دھوکہ بازی

jallādi جلّادی
Cruelty, butchery سخت ظلم، سنگدلی، بے رحمی

saffāki سفّاکی
Mercilessness بے رحمی، ستمگری، ظلم، خوں ریزی

ausāf-e-hameedah اوصافِ حمیدہ
Praiseworthy qualities وصف کی جمع خوبیاں

> جھوٹو تم نے ٹھیک الزام دھرا ہوگا
> **ghooto tum ne theek ilzām dharā hogā**

bak bak ghak ghak بک بک جھک جھک
Babble gabble بکواس کرنا

'adālat عدالت
A court of justice

> اک برگد کی چھاؤں کے نیچے
> **ik bargad ki chāon ke neeche**

mudda'ā مُدّعا
Objective, goal مقصد

hājāt حاجات
Needs ضرورتیں

muztarib مُضطرِب
Agitated, Uneasy بے چین، بے قرار

> خدا کرے کہ مرے اک بھی ہم وطن کے لئے
> **Khuda kre ke mire ik bhee ham watan ke lie**

wabāl وَبال
Clamity بوجھ، عذاب، آفت، مصیبت

ragaidnā رگیدنا
To pursue, To chase پیچھا کرنا، تعاقب کرنا

pā-e-māl پائمال (پائے مال)
Ruined, tampered پامال، روندا ہوا، کچلا ہوا

gule ra'nā گلِ رعنا
A beautiful delicate rose سرخ و زرد پھول، محبوب

indemāl اِندمال
Healing of a wound زخم بھرنا

auj اَوج
Highest, summit اونچائی، بلندی، شان

ghāzi-e-guftāro qeeloqāl غازیِ گفتار و قیل و قال (غازی اے گفتار و قیلو قال)
غازی - لڑنے والا، گفتار - گفتگو، قیل و قال - جھگڑا فضول بحث
Champion of vain talk

sabt ثبت
An impression نقش، تحریر

razā-e-bāri رضائے باری

Pleasure of Allah اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

> توحید کے پرچارک مرے مرشد کا نام محمدؐ ہے
> **tauheed ke parchārak mere murshid ka nām Mohammad he**

parchārak پرچارک

Preacher مبلغ، پرچار کرنے والا

murshid مُرشِد

Spiritual guide ہدایت دینے والا، پیشوا، رہنما، پیر

japnā جپنا

To repeat the name of God بار بار ایک ہی نام لینا، خاموشی سے ذکر الٰہی کرنا، پوجا کرنا

idrāk ادراک

Perception, Comprehension سمجھ بوجھ، عقل، فہم، رسائی

kheinā کھینا

To row کشتی چلانا

> دن آج کب ڈھلے گا کب ہوگا ظہورِ شب
> **din āj kab dhalay ga kab hoga zuhoor-e-shab**

zuhoor ظُہور

To appear, To become visible ظاہر ہونا

greibān گریباں

The opening or breast of a garment لباس کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے رہتا ہے

chāke greibān چاکِ گریباں

Slit of a garment گریباں کا کھلا حصہ

huzoor حُضور

Presence, Presence of a superior authority سامنے، مجلس میں

āh-o-bukā آہ و بُکاہ

Wailing رونا، فریاد کرنا

fughān فُغاں

Cry of pain or distress رونا

tuyoor طُیور

Birds طائر کی جمع، پرندے

tābe deed تابِ دید

Endurance of sight دیکھنے کی طاقت

tajalli تجلّی

Manifestation ظاہر ہونا

toor طُور

Mount Sinai کوہِ سینا، وہ پہاڑ جہاں حضرت موسیٰؑ پر اللہ تعالیٰ کی تجلّی ہوئی

imshab اِمشب

Tonight آج کی رات

na suboor ناصُبور

Devoid of patience, impatient, restless بے صبر، کم حوصلہ

laelā-e-shab لیلائے شب

Night of darkness اندھیری رات

seemāb سیماب

Mercurial بے قرار

zeib-e-tan زیبِ تَن

To adorn one's body پہننا

kawakeb کواکِب

Stars کوکب کی جمع، ستارے

tahoor طَہور

Pure, Purifying انتہائی پاک، پاک کرنے والا

nāgāh ناگاہ

All of a sudden یکدم، اچانک

koozah کوزہ

A small earthen pot for water, Pitcher, goblet مٹی کا برتن

tahi-nūjoom تہِ نجوم

Under the stars, at night ستاروں کے نیچے یعنی رات کے وقت

soor phoonkna صُور پھونکنا

To blow a horn اعلان کرنا

suroor سُرور

Slight intoxication, Pleasure ہلکا ہلکا نشہ خمار

روٹھ کے پانی ساگر سے جب بادل بن اُڑ جائے
rooth ke pāni sāgar se jab bādal ban ur jāe

sāgar ساگر

Ocean, Sea سمندر

badais بدیس

Abroad, foreignland دیس سے باہر

Someone expected back home but seeming to be settled elsewhere.

hirdey ہردے

Heart دل، قلب، ضمیر

neer نیر

Tears آنسو

Birhā برہا

Seperation ہجر، جدائی، فراق

agni اگنی

Fire آگ

jawālāmukhi جوالامکھی

Volcano آتش فشاں پہاڑ

sanyāsan سنیاسن

Hindu ascetic woman
A religious mendicant ہندو فقیر عورت جس نے دنیا چھوڑ دی ہو

dohā دوہا

A Hindi couplet دو مصرعوں کا ہندی شعر

sansār سنسار

World, The universe, The mankind جہان، دنیا، عالم

reet رِیت

Custom, fashion, manners, habit رسم

parbat پربت

Mountain پہاڑ

kutnāpā کٹناپا

Cunning چاپلوسی، مداھنت

samay سمے

Weather, time, season, state وقت، مدت، موسم، رُت

tān urānā تان اُڑانا

To strike up a tune. To sing گانوں میں سُروں کو خوبصورت انداز سے ادا کرنا۔

تم نے بھی مجھ سے تعلق کوئی رکھا ہوتا
tum ne bhee mujh say ta'alluq ko'i rakhā hotā

shoridah شوریدہ
Desperately in love محبت میں دیوانہ

khoon-nābah خُونابہ

Tears of blood خون کے آنسو

sailāb-e-balā سیلابِ بلا
Flood of calamities مصائب کا ریلا

'āriz عارِض

The cheek گال

.ack of harmony بے ترتیبی

tahleel تحلیل

Dissolve گھل جانا

aflāk افلاک

The heavens آسمان

neelgoon نیلگوں

Azure or blue coloured نیلے رنگ کا، آسمانی رنگ کا

moujetarab موجِ طرب

A wave of pleasure خوشی کی لہر

mehrāb محراب

Dome of prayer. Curvature of feet قوس کی شکل میں یا خم دار

ma'bad معبد

Place of worship عبادت گاہ

منصورہ لے کر آئی ہے ***Mansoora ley kar ai he***

houl ہول

Horror, fear, fright ڈر، خوف، اندیشہ، گھبراہٹ

lam dheengi لم ڈھینگی

Long legged قد آور

ہارٹلے پول میں کل ایک کنول ڈوب گیا **Hartleypool main kal aik kanwal doob gia**

najeeb نجیب

Person of noble birth, gentle, honourable شریف، بزرگ

geeti گیتی

The earth جہان، دنیا، عالم، زمانہ

āfāq آفاق

Horizons افلاک، آسمان

be sood بے سود

Unprofitable, Useless بے فائدہ

maljā ملجا

Place to refuge وہ مقام جہاں پناہ ملے

māwā ماویٰ

Resort, refuge, shelter جائے پناہ، گھر، ٹھکانہ

mudāwā مداوا

Cure, remedy علاج، چارہ، تدبیر

اذنِ نغمہ مجھے تو دے تو میں کیوں نہ گاؤں **izne naghma mujhe too de to main kioon na gā oon**

kaunomakān کون و مکاں

The universe عالم، موجودات، دنیا، جہان

bun-nā بُننا

سلائیوں کی مدد سے اُون سے سویٹر وغیرہ بنانا، معنوی طور پر کوئی گیت بنانا

To spin a song

kasāfat کثافت

Impurity, filth غلاظت، بوجھ، گندگی

jamood جمود

Staleness ٹھہراؤ

berabtgi بے ربطگی

mudām مُدام

Ever, always ہمیشہ

ghulāme khairul ambiyā غلامِ خیرالانبیاء

The servent of the Best Prophet of Allah رسول اللہ ﷺ کا غلام

naqueeb نقیب

A proclaimer تشہیر کرنے والا

sulhoāshti صلح و آشتی

Peace & Harmony امن

roodbār رُودبار

Creek, stream, gulf, strait area ندی، نالہ، نہر

وہ روز آتا ہے گھر پر ہمارے ٹی وی پر
wo roz āta he ghar par hamāre T.V. par

peishwā-i-karnā پیشوائی کرنا

Going out to receive, To welcome استقبال کرنا، خوش آمدید کہنا

ballion ochalnā بلیوں اُچھلنا

Leeping high, high leap دل بہت دھڑکنا

qālib قالب

Frame, A mould, A model سانچہ

dabal دَبَل

Excessive (Punjabi expression) خوب، زیادہ

gouth گوٹھ

A village (Sindhi expression) گاؤں، دیہہ

thal تھَل

A desert area in Pakistan پاکستان کا ایک صحرائی علاقہ

garweedah گرویدہ

Captivated دلدادہ، فریفتہ

boobās بُوباس

Smell, fragrance خوشبو

jagrātā جگراتا

Sleepless night جاگتے ہوئے رات گزارنا

اے عظیم انڈونیشیا
ae azim Indonesia

chashmhā-e-tar چشم ہائے تر

Eyes full of tears بھیگی ہوئی آنکھیں

bahrawar بہرہ ور

Prosperous, fortunate فائدہ اٹھانے والا، خوش قسمت

nargis نرگس

Narcissus پھول کا نام جسے شعراء آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں

khisāl خِصال

Habits, Ostentation عادتیں

beriyā بےریا

Without any show or formality دکھاوے کے بغیر

tasal lut تَسلُّط

Domination, Command حکومت، غلبہ، قابو

sarmadi سَرمَدی

Eternal, Everlasting ہمیشہ رہنے والا

quboor قبُور

Graves قبر کی جمع

khal کھل

Khal means standing according to the usage of Thal کھڑے ہوکر

تیرے لیے ہے آنکھ کوئی اشکبار دیکھ
Tere liye he ān̲kh̲ ko'i ashkbār daikh̲

ashkbar **اشکبار**

Weeping. Shedding tears. آنسو برسانے والا، رونے والا

zāro nezār **زارونزار**

weak کمزور

nawā'e jigar Kharāsh **نوائے جگر خراش**

جگر کاٹ دینے والی آواز، انتہائی دکھ بھری آواز

A heart rending voice

barbat **بربط**

A kind of harp ایک قسم کا ساز

wa'dah-e zabte alam **وعدۂ ضبطِ الم**

غم برداشت کرنے کا وعدہ

Assurance to control anguish, severe misrey.

bande shakaib **بندشکیب**

Tie of endurance. Bounds of endurance صبر کی قید

lālah zār **لالہ زار**

A bed of tulips سرخ پھولوں والا باغ

لوح جہاں پہ حرف نمایاں نہ بن سکے
lohe jahān̲ pe harfe .....

loh -e- jahān̲ **لوح جہاں**

Face of the earth سطح زمین پر

be nishān̲ **بے نشاں**

Without name بے نام و نشاں

cheene jabeen̲ **چین جبیں**

Frown پیشانی کے بل

ehle jahān̲ **اہل جہاں**

People of the world دنیا والے

bad gumān̲ **بدگماں**

Suspicious, mistrustful بے اعتبار شک کرنا

soz - e - drūn̲ **سوز دروں**

Hidden fire دل کی جلن

bazm -e- tarab **بزم طرب**

A joyful assembly خوشی کی محفل

tabassum kanān̲ **تبسم کناں**

Smiling مسکراتے ہوئے

maqāsid **مقاصد**

Objects, aims مقصد کی جمع

een̲ - o - ān̲ **ایں و آں**

This and that یہ اور وہ

zu'f **ضعف**

Weakness. feebleness کمزوری

shādmān̲ **شادماں**

Happy خوش

pasbān̲ **پاسباں**

Guard, watchman محافظ

nā murādi **نامرادی**

Frustration, disappointment مایوسی' ناکامی

jān̲ balab **جاں بلب**

Dying, at the point of death مرنے کے قریب

atish bajān̲ **آتش بجاں**

The soul is aflame جس کے بدن میں آگ لگی ہو

بہیں اشک کیوں تمہارے انہیں روک لو...

bahain ashk kiyon.....

dil shikastagi دل شکستگی

ٹوٹ پھوٹ At the breaking of my heart, the scenario is like a boat capsising the only hope which I cherished, deserted me.

gharq غرق

Drown, sink ڈوبا ہوا

kinārā karnā کنارہ کرنا

Headed for the shore

shama' rukh شمع رخ

radiant face, the reflection of the lamp- چہرہ کی چمک of the beauty

partau پرتو

Reflection عکس

yārā یارا

Strength, courage, power طاقت' ہمت

کبھی اپنا بھی اک شناسا تھا

kabhi apnā bhee ik......

āsrā آسرا

Support سہارا

Matlūb مطلوب

The desired one, beloved طلب کیا گیا' محبوب

sarāpā سراپا

Personification سرسے پاؤں تک

jamāl جمال

Beauty خوبصورتی' حسن

sar ta pā سرتاپا

From head to foot, totally سرسے پاؤں تک

husne san'at حسن صنعت

Creative skills کاریگری

mu'jizah معجزہ

A miracle وہ کام جو انسانی طاقت سے باہر ہو

nargis -e- chashm نرگس چشم

نرگس کے پھول کی طرح حسین آنکھیں

Beautiful eyes like narcissus flower

neem bāz نیم باز

Half open, intoxicated آدھی کھلی

barg برگ

Leaf پتہ

dahan دہن

Mouth (دہان کا مخفف) منہ

neem wā نیم وا

Half open آدھی کھلی

tabindah تابندہ

Bright, luminous روشن

takallum تکلم

Conversation بات کرنا' گفتگو

khush adā خوش ادا

Graceful, charming خوبصورت انداز

be riyā بے ریا

Withont austentation سیدھا' صاف' بے تکلف

karishmah کرشمہ

A miracle انوکھی بات کرامات

fusūn فسوں

Fascination افسوں' جادو

purasrār پراسرار

Mysterious سر' بھید' پوشیدہ باتیں

mujassamah مجسمہ

Personification بت

surūd سرود

A melody نغمہ راگ

میرے بھائی آپ کی ہیں سخت چنچل سالیاں

Mearye Bhai ap ki haen sakht......

chanchal **چنچل**

playful, naughty شوخ کھلنڈری

shů'lah-ejawwalah **شُعلہ جوالہ**

گرداگرد پھرنے والا شعلہ مراد ہے شوخ، بے قرار

An encircling flame. mischievous

parkālah **پرکالہ**

A spark چنگاری

bar'gad **برگد**

بڑ کا درخت، اس درخت کے ریشے شاخوں سے لٹک کر زمین تک پہنچتے ہیں۔

A banyan tree

daliān **ڈالیاں**

Branches ٹہنیاں۔ شاخیں۔

منتظر مَیں ترے آنے کا رہا ہوں برسوں

muntazir main tere āne ka rhā hoon barsoon

furqat فُرقت

Seperation ہجر، جدائی

zaboon hāl زَبُوں حال

Miserable condition, pitiable بُرا حال، خراب حال

kulfat کُلفت

Affliction, trouble, distress رنج، تکلیف، مصیبت

mahjoob مجوب

Bashful, modest, veiled حجاب میں، پوشیدہ، مخفی

ghazal sarā **غزل سرا**

Singer of an ode ترنم سے غزل پڑھنے والا

dā'im **دائم**

Perpetual, permanent ہمیشہ، سدا

firāq **فراق**

Separation جدائی

wasl **وصل**

Meeting, union ملاقات

sarmādi **سرمدی**

Eternal دائمی

naghmah sarā **نغمہ سرا**

One who sings a melody گیت سنانے والا

tā'ifah **طائفہ**

Troupe گروہ

kangāl **کنگال**

Penniless مفلس، محتاج

asāsah **اثاثہ**

Wealth جمع کیا ہوا سرمایہ

wahimah **واہمہ**

وہ طاقت جس سے ایسی باریکیاں معلوم ہوتی ہیں جن کا تعلق محسوسات سے ہے۔

Illusion, fancy, imagination

hayūlā **ہیولیٰ**

Aetherial image, outline خاکہ

dam dilāsa **دم دلاسا**

Consolation بہلاوا

deedah **دیدہ**

The eye آنکھ

nārasā **نارسا**

Unfulfilled love نہ پہنچ سکنے والا

ma'e **مئے**

Wine شراب

atwār-e-nazar اَطوارِنظر

Manners of looking at دیکھنے کے طریق، طرز، ڈھنگ

bām o dar بام و در

Roof, terrace, balcony and doors mean residences چھت اور دروازے یعنی رہائش گاہیں

hamogham ہم وغم

Anxiety, Grief, sadness, worry and grief دکھ، تکلیف، غم

اِک پیسہ پیسہ جوڑ کر بھائیوں نے شوق سے
Ik pesa pesa jorr kar......

buddhoo بُدھو

A fool, devoid of sense بے وقوف

thitharnā ٹھٹھرنا

کپکپانا، سردی سے لرزنا

To shiver. To be numb. to be chilled

kamand کمند

A rope ledder for scaling رسی کی سیڑھی، پھندا

dahan دَہَن

mouth منہ

butkadah بُت کدہ

An idol temple مندر

یہ دو آنکھیں ہیں شعلہ زا یا جلتے ہیں پروانے دو
ye do ānkhain hain shola za ya jalte hain parwāne do

sholah zā شعلہ زا

Blazing, flashing جلتی ہوئی

zeest زِیست

Life, Existence زندگی، عمر

marqad مَرقَد

Grave, Tomb قبر

ہیں لوگ وہ بھی چاہتے ہیں دولت جہاں ملے
Hain log wo bhi chahtey hain......

but kade بُت کدے

Idol temples مندر

darse wahdate khuda درسِ وحدتِ خدا

A lesson of oneness of God خدا تعالیٰ کے ایک ہونے کا سبق

khushā naseeb خوشا نصیب

خوشا، خوشی کا کلمہ ہے۔ بہت خوب قسمت، خوش قسمت

How fortunate. Extremely fortunate

ameere kārwān امیرِ کارواں

The leader of the caravan سالارِ قافلہ

umre jāwedān عمرِ جاوداں

Eternal life ہمیشہ کی زندگی

tifl طِفل

An infant. A child بچہ

peer پیر

An old man بوڑھا، عمر رسیدہ

اف یہ تنہائی تری الفت کے مٹ جانے کے بعد
ūf yeh tanhā'i teree ulfat ke .....

ūf اُف

آہ، اوہو، درد یا رنج کے اظہار کیلئے کہا جاتا ہے

O, woe (a sad sigh)

tanhā'i تنہائی

Lonliness اکیلاپن

ulfat الفت

Love, friendship محبت' چاہت

fūrqat فرقت

The days of parting. A separatiion جدائی' فراق' دوری

umr bitānā عمربتانا

Span of life, spending time عمرگزارنا

hosh ہوش

To come to one's senses حواس میں آنا

uqdah عقدہ

A question unsolved, entanglement گرہ' معما' پیچیدہ بات

A riddle,

saudā'i سودائی

Melancholic, crazy, mad. دیوانہ' پاگل

pardah dār پردہ دار

Covers of coyness حجاب' شرم رکھنا

ma'soom معصوم

Modest. Simple. Pure. Innocent بے گناہ' بے قصور

ruswā'i رسوائی

بدنامی' بے عزتی

Blame, dishonour, ill reputation, disgrace

wā'ay وائے

کلمہ افسوس جو اظہار مصیبت یا رنج و الم کے موقع پر زبان پر آتا ہے

Oh (an expression of torment) Alas, Woe

peeri پیری

Old age بڑھاپا

pashemāni پشیمانی

Regret, Repentance شرمندگی' ندامت' افسوس

junoon جنون

Craze, madnese دیوانگی

sharmindah شرمندہ

Ashamed شرم سار' نادم

ā'eenah آئینہ

A looking glass, mirror شیشہ